تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم و خلفاے راشدین و بنی امیہ

و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان سنہ ۶۲۵ھ تک کا

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد اول

جس مین ابتداے آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسی علیہ السلام سے پیشتر تک کے انبیا اور اونکی معاصر

عرب اور عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال بڑی تفصیل سے مندرج ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۱۳ھ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد اول

تمت

اے کارساز قبلۂ حاجات کبریا	آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

چونکہ آجکل ہمارے ہند کے مسلمانون کو نہ صرف تاریخ کا شوق ہے بلکہ اون کو اپنی ترقی کیواسطے اوس کے پڑہنے کی بہت ضرورت ہی ہے اس واسطے مین نے عربی کی تاریخون مین سے نہایت عمدہ اور مفصل و معتبر تاریخ جس کا نام تاریخ کامل ہے ترجمہ کے واسطے منتخب کی ہے۔ اوس کے مصنف کا نام ابوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الملقب بہ عزالدین ہے۔ اور ابن الاثیر الجزری کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

علامہ موصوف ۴ رجمادی الاول ۵۵۵ھ کو جزیرہ ابن عمر مین جو دجلہ اور فرات کے مابین واقع ہے پیدا ہوا تہا۔ اور وہین اوس کی طفولیت کا زمانہ بہی گزرا تہا مگر عین ابتدائے شباب مین اوسکا باپ مع تمام اپنے عیال اطفال کے موصل کو چلا آیا اور وہین سکونت اختیار کر لی تہی۔ لیکن اوسی جزیرہ کی اصل سکونت کی وجہ سے جزری ہی کہتے ہین۔

عز الدین نے موصل مین آکر ابو الفضل عبد اللہ بن احمد الخطیب الطواشی وغیرہ سے علم حدیث
حاصل کیا۔ اور جو کچھہ اوس مین کمی رہ گئی بغداد مین آکر ابو القاسم یعیش بن صدقۃ الفقیہ الشافعی
اور ابو احمد عبد الوہاب بن علی الصوفی وغیرہ سے اوس کی تکمیل کی۔ اور پہر بہی جب طبیعت کو سیری
نہ ہوئی تو شام اور قدس کی طرف گیا۔ وہان بہی کتنے ہی عالمون سے استفادہ کیا۔ اور جب
تحصیل علم سے فراغت کلی اور ہر طرح سے سیری حاصل ہوگئی تو موصل مین آکر خانہ نشینی اختیار
کرلی اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف اور دیگر مشاغل علمیہ مین مصروف ہوگیا۔
عز الدین کے اور بہی دو بہائی تہے۔ وہ بہی اسیطرح کے صاحب علم و فضل تہے۔ بڑے
بہائی کا نام ابو السعادات مجد الدین المبارک تہا۔ جو ۵۴۴ہ ہجری مین پیدا ہوا اور ۳۰ ذی الحجہ
۶۰۶ھ کو بروز پنجشنبہ موصل مین مرا تہا۔ اسکی تصانیف سے المثل السائر وغیرہ کتابین
یادگار ہین۔ دوسرے بہائی کا نام ضیاء الدین ابو الفتح نصر اللہ تہا۔ جو حاکم موصل کا وزیر تہا۔ اور
جس نے بغداد مین جاکر ۶۳۷ھ ہجری مین وفات پائی ہے۔
عز الدین خود بہی حاکم موصل کے یہان بڑے درجہ کے امرا مین داخل اور امورات سلطنت
مین اوس کا بڑا مشیر اور معتمد تہا۔ چنانچہ جب کبہی ضرورت ہوتی تہی تو اوس کی طرف سے بغداد
کو بطور سفیر کے جایا کرتا تہا۔ اوس کی امارت کا حال ابن خلکان کی جو اوس کا ہم عصر تہا ایک
اور روایت سے بہی معلوم ہوتا ہے۔
وہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ سِن اخیر ۶۲۶ھ مین حلب کو گیا تہا۔ وہان
عز الدین کو مین نے دیکہا۔ کہ وہ والی حلب کے یہان بطریق مہمان کے قیام پذیر ہے
والی حلب اوس کی یہان خود اکثر آیا کرتا اور اوس کی بڑی تعظیم و تکریم کیا کرتا تہا۔ میرا بہی عز الدین
سے ملاقات کا اتفاق ہوگیا۔ جب میری اوس سے بات چیت ہوئی تو مین نے دیکہا۔ کہ وہ
فضائل و کمالات مین بڑا مکمل اور اخلاق و تواضع مین بہت ہی بے نظیر ہے۔ چونکہ عز الدین

سے اور میرے والد سے بہت بڑی محبت و موانست تہی - اس سے اور نیز اوس کی
خوش خلقی کے سبب سے مین اوس کے پاس جانے آنے لگا - وہ میرے ساتہ بڑی رعایت
واکرام سے پیش آتا تہا - کچہہ دنون بعد سنہ ۶۲۷ھ مین وہ دمشق کو چلا گیا - لیکن دوسرے سال
سنہ ۶۲۸ھ مین وہ حلب کو پہر آیا - اوس وقت بہی مین اوس کے پاس عادت مستمرہ
کے بموجب جاتا آتا رہا - پہر وہ ایک عرصہ قلیل کے بعد موصل کو چلا گیا - اس کے بعد غالبًا
پہر وہ موصل سے باہر نہین نکلا - اور شعبان سنہ ۶۳۰ھ مین پچہتر برس کی عمر مین وفات پائی -
عزالدین اگرچہ والی موصل کے بہت بڑے امرا مین سے تہا - اور یقینًا اوسے بہت بڑا
وظیفہ بہی ملتا ہوگا - مگر پہر بہی وہ مشاغل علمیہ کو دل سے پسند کرتا تہا - اور تعلیم و تعلم سے اوسے
کچہہ ایسا جبلی طور پر لطف آتا تہا - کہ کسی امر مین اوسے دوسری جانب دلی میلان ہی نہ تہا -
اور چونکہ وہ ملنسار بہی بڑا تہا اور ہر کسی سے بخندہ پیشانی اور نہایت محبت و مدارات سے
پیش آتا تہا - اس سے اوسکے علمی مذاق اور امارت و ملنساری کا یہہ نتیجہ ہوا - کہ اوس
کا مکان مجمع علما و فضلا بن گیا - اور چارون طرف سے اہل علم وہان آآ کر کثرت سے جمع ہوگئے
موصل کے تمام اہل علم اور وارد و صادر اوسی جگہہ شب و روز جمع رہتے اور درس و تدریس
کا چرچا رہتا تہا - اپنے زمانہ مین وہ فن حدیث اور اوسکے متعلقہ علوم کا امام مانا جاتا تہا اور تاریخ
قدیم و جدید اور انساب عرب ایام و وقائع عربستان مین نہایت واقف و ماہر تہا -
جس زمانہ مین اوسکی علمی شہرت بہت بڑہ گئی - اوس وقت اوس نے یہ کتاب جس کا ہم نے
ترجمہ کیا ہے تصنیف کی اور حتی الامکان تمام واقعات تاریخیہ کو سنہ ۶۱۸ھ تک اوس نے جمع
کر دیا - اور واقعات تاریخیہ کو بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتہ قلمبند کیا - فقط مذہبی اور عقائد کی
باتون مین البتہ اوسنے اپنے بدنامی کے اندیشہ سے درایت کو بالاے طاق رکہدیا ہی
وہان وہ اسی طرح روایات لکہہ مارتا ہے - جیسے اوسنے دوسرے مورخون کی کتابون

دیکھی ہین - اور چونکہ وہ خلفاے عباسیہ کا ہم عصر اور اوسی ملک کا رہنے والا تہا جن کے
یہان بنی ابی طالب کی ضرورت سے زیادہ عزت تہی - اس سے حضرت علی اور اون کے
اولاد کی نسبت بہی اوس نے بہت کچہہ رعایت کے ساتہہ حالات لکہے ہین - جس سے
بعض جگہہ شیعہ مذہب کی حمایت مترشح ہوتی ہے - مگر یہ بات مجبوری کے سبب سے ہے
وہ خود اعتقاد کا اچہا اور اہل سنت وجماعت سے تہا - چنانچہ اس مجبوری کی نسبت اوس
نے بعض مقامات پر اشارہ بہی کر دیا ہے - باقی اوس کی کتاب بہت ہی محققانہ لکہی
گئی ہے - کہین انگشت اوٹہانے کی گنجایش نہین ہے -

اس کتاب کی اگر مین کچہہ مجمل فہرست مضامین بہی لکہون تو بہی کئی صفحہ چاہئین - مین نے
جو اسکی فہرست مرتب کی ہے - وہ چہہ سو صفحے سے زیادہ مین سماے گی - اور اصل
کتاب اس جلد کی تقطیع کے مطابق بارہ ہزار صفحہ سے کم مین نہ ہوگی - ایسی بڑے حجم
وضخامت کی کتاب کو مین نے یہ مناسب سمجہا ہے کہ چہوٹی چہوٹی جلد وںمین چہاپ دون
تاکہ خریدارون کو خریدنے مین بار نہ گذرے - اور پڑہنے والونکو پڑہنے مین آسانی ہو -

اخیر مین اتنا کہنا اور ضروری خیال کرتا ہون - کہ چونکہ میری استعداد بہت کم ہے - اگر میرے ترجمہ مین
ناظرین با تمکین کہین غلطی ملاحظہ فرمائین - تو بنظر نوازش وکرم اوسکی اصلاح کر دین - اور براہ عنایت
بندہ کو اطلاع دیدین کہ طبع بار ثانی مین اوسکی درستی کر دیجاے کہ بر کریمان کارہا دشوار نیست -

اب اللہ تعالی سے امید ہے - کہ جیسے اوس نے ابتدا کی توفیق عطا فرمائی ہے - اسی طرح وہ
اسکو پورا بہی کرادے - اور جو جو ضرورتین اس کے چہاپنے اور مشتہر کرنے مین مجہے عائد ہو رہی
ہین اون کو رفع کر دے - آمین یا رب العالمین بحق النبی الامی الامین -

راقم

محمد عبد الغفور خان رامپوری

ا۔ حمد پروردگار عالم و نعت النبی صلعم

اللہ کے ہی لیے سب تعریف ہے جو قدیم ہے۔ اوس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ وہ ایسا دایم اور کریم ہے کہ جس کے نہ تو بقا کی انتہا ہے اور نہ اوسکے جود کی نہایت ہے۔ وہ ایسا حقیقی بادشاہ ہے کہ اوس کی حقیقت کنہ تک عقل کی رسائی نہین ہوسکتی۔ ایسا قادر ہے کہ جو کچھ عالم مین ہے سب اوسی کی قدرت سے ہے مقدس ہے کہ حوادث کا اوس پر کچھ اثر نہین ہوتا۔ منزہ عن التغیر ہے کہ جس کے سوا اوس سے کسی کو نجات نہین۔ خلایق کی رفعت و پستی کھولنا باندھنا جوڑنا توڑنا مارنا جلانا موجود اور فنا کرنا ہدایت و گمراہی عزت و ذلت دینا سب اوسی کے دست قدرت مین ہے۔ جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت مین پھانستا ہے۔ اوسی کے ہاتھ مین خیر ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ قرون ماضیہ اور اُمم گزشتہ کا مٹانے والا ہے۔ اونھین اوس کے دستِ فنا

کے ہاتھ سے کوئی پناہ اور قلعہ بچا نہ سکا۔ اب اون مین سے کوئی بھی نظر نہین آتا اور نہ کسی کی
آواز سنائی دیتی ہے۔ نفع و ضرر سب اوسی کی تقدیر پر منحصر ہے۔ اور خلق اور امر کا وہی مالک
ہے تبارک اللہ تعالیٰ رب العالمین جو نعمتین اوس نے دی ہین۔ اور آدمیون کی
تقدیر مقرر کرنے مین اوس نے بڑی مہربانی و بخشش کی ہے مین اوس پر اوس کی حمد کرتا ہون
اور درود و صلوۃ بھیجتا ہون اوس کے رسول محمد صلعم پر جو سید العرب والعجم ہین اور جمیع الامم
کے واسطے مبعوث ہوئے ہین اور نیز اون کے آل واصحاب پر جو ہدایت کے نشان اور
تاریکی کے چراغ ہین۔ صلعم۔

۲۔ کتب تواریخ کا تاریخی مقاصد پر حاوی نہ ہونا

بعد حمد و نعت کے جاننا چاہیئے کہ مجھے کتب تواریخ
کے پڑہنے اور اونکے مضامین کے معلوم کرنے کا ہمیشہ سے شوق تھا۔ اور حوادث جلیہ و خفیہ
تاریخی کی واقفیت کا اشتیاق تھا۔ اور معارف و آداب و تجارت کا جو اوس مین مندرج اور مودع
ہوتے ہین میلان رہتا تھا۔ جب مین نے اون (کتب تواریخ) پر غور کیا تو معلوم ہوا۔ کہ اونمین
تاریخی مقاصد نہین ہین۔ اور جوہر معرفت بدل کر عرض بن گیا ہے۔ کوئی تو اون مین بڑے
ہین جن مین طرق مختلفہ اور روایات متباینہ بیان کیے گئے ہین۔ اور کوئی چھوٹے ہین۔ کہ اون
مین بہت سی وہ باتین چھوٹ گئی ہین جن کا آیندہ (اس کتاب مین) ذکر آتا ہے۔ بلکہ (دونو طرح
کی کتابون مین) بڑے بڑے حوادث اور مشہور واقعات چھوڑ دیئے گئے ہین۔ اور جو باتین
چھوٹی چھوٹی ہین کہ جن سے اعراض بہتر تھا اور جن کا لکھنا نہ چاہیئے تھا اون سے اوراق کے
اوراق سیاہ کردیئے گیے ہین۔ جیسے لکھدیا ہے کہ فلان ذمی بنئے تولنے والے کے (کم تولنے
کے جرم مین) شانہ نکال ڈالے گیے۔ یا کسی نے بھاؤ مین آدھ سیر بڑھادیا یا کسی کی عزت ہوگئی
یا کسی کی ذلت ہوگئی۔ اور ہر ایک (مصنف) نے اپنے زمانہ تک کا حال لکھا ہے پھر جو لوگ

بعد مین آئے اونہون نے اونکی (کتابون) مین ذیل لگادئے۔ اور اون کے زمانہ کے بعد کے حالات اون مین اضافہ کردئے۔ پھر مشرقی مصنفون نے مغربی حالات کم لکھے۔ اور مغربیون نے مشرق کے احوال چھوڑ دئے۔ اس لیے جب کوئی تاریخ کے پڑہنے کا ارادہ کرتا ہے تو اوسے ضرور ہے کہ کتب متعددہ اور مجلدات کثیرہ کی طرف رجوع کرے حالانکہ اون مین بھی افراط اور تفریط تھی (اور ان بہت سے کتب کے دیکھنے پر بھی مقصود حاصل نہین ہوسکتا تھا)

۳ مصنف کا ایک جامع کتاب لکھنا۔ جب مین نے دیکھا کہ یہ حالت ہے۔ تو مین نے ایک تاریخ (کی کتاب) کا تالیف کرنا شروع کیا۔ کہ جس مین مشرق و مغرب اور ان کے درمیانی ممالک کے حالات کل ہون۔ اور میرے لیے وہ ایک تذکرہ کے طور پر ہے کہ جب مجھے بھو لنے کا اندیشہ ہو تو اوسے دیکھ لون۔ اور اوس مین جتنے حوادث و واقعات ابتداے زمانہ سے ہوئے ہین وہ سب اب تک ترتیب وار لکھدون۔ پھر بھی مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے تمام حوادث تاریخی کو اس مین لکھدیا ہے۔ کیونکہ جو شخص موصل مین رہتا ہوا وس سے یہ نہین ہوسکتا کہ جو واقعات مشرق و مغرب کی انتہا پر واقع ہوئے ہون وہ اون مین سے کسی کو نہ چھوڑدی۔ لیکن مین اتنا تو کہہ سکتا ہون کہ جس قدر زیادہ مین نے اس کتاب مین جمع کردیا ہی اوسقدر کسی اور ایک کتاب مین مجتمع نہین ہی جو شخص ذرہ تامل کریگا اوسے میرے قول کی تصدیق ضرور ہوجائیگی۔

۴ مصنف کا تاریخ طبری اور اور کتابون سے مضامین لینا پھر مین نے اوس تاریخ کبیر سے ابتدا کی جو امام ابوجعفر طبری نے تصنیف کی ہے۔ کیونکہ کافۃ الناس کے نزدیک وہ کتاب معوّل و معتبر ہے۔ اور جب کبھی اختلاف ہوتا ہے تو اوسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ اوس مین سے مین نے تمام تراجم اور ابواب لے لیے۔ ایک عنوان بھی نہین چھوڑا۔ مگر مصنف نے

اکثر حوادثات مین روایات متعددہ بیان کیے ہین اور ہر ایک (دوسری روایت) یا تو ویسی ہی ہے جیسی پہلی ہے یا اوس سے کچھ کم ہے۔ اور کبھی اون مین کچھ کچھ کم و بیش بھی ہوتا ہے تو ایسے مقامات پر مین نے یہ کیا ہے۔ کہ جو روایت سب سے اتم و اکمل ہے اوس کو لیا ہے۔ اور باقی اور روایات مین سے جو اوس مین نہ تھا ے کر اوس مین بڑہا دیا ہے اور ہر ایک واقعہ کو اپنی جگہہ پر رکھدیا ہے۔ اس سے اس حادثہ کی سب صورتین ملکر ایک سیاق مین منسلک ہو گئی ہین۔ جیسا کہ آپ خود دیکھ لین گے۔ پھر جب مین اس تاریخ طبری سے فارغ ہو چکا تو مین نے اور مشہور تاریخین لین۔ اور اونہین مطالعہ کر کے اون کے وہ مضامین لیے جو تاریخ طبری مین نہ تھے اور اونھین بھی اپنی تالیف مین بڑہا لیا۔ اور ہر ایک چیز کو اپنے اپنے موقع پر رکھدیا مگر اون معاملات مین مین نے رد و بدل کچھ نہ کیا جو اصحاب رسول اللہ صلعم کے درمیان واقع ہوئے ہین۔ اون مین مین نے ابو جعفر کی تحریر سے کچھ زیادہ نہ کیا۔ البتہ اوس مین وہین کچھ زیادتی کی ہے جہان کہین کچھ بیان کی زیادتی ہے یا کسی آدمی کا نام زیادہ ہے۔ یا وہ بات بڑہائی ہے کہ جس کے راوی پر کسی طرح کا طعن کسی نے نہین کیا ہے۔

۵ مضامین کی صحت اور مین نے جو تمام مورخین مین سے ابو جعفر پر اعتماد کیا ہے اوس کی وجہہ یہ ہے کہ وہ امام فن اور بڑا متیقن و محتاط و جامع العلوم ہے۔ اور اوس کا اعتقاد بھی اچھا ہے۔ اور وہ صادق و سچا شخص ہے علاوہ برین مین نے جو اور کتابون سے بھی مضامین لیے ہین تو اونھین لوگون کے کتب مشہورہ اور تواریخ مروجہ سے لیے ہین۔ جو اپنے بیانات کے صادق ہین۔ اور اون کی تدوین پر اعتماد ہے۔ مین ایسا نہین ہو گیا ہون۔ جیسے کوئی اندہیری رات مین بھٹکتا چلے اور کنکر پتھر موتی سب جمع کر لے۔

۶ کتاب کے مضامین کی ترتیب وغیرہ

اور مین نے دیکھا۔ کہ مصنفین ایک ہی واقعہ (کے ٹکڑون) کو کئی کئی سالون مین (متفرق) بیان کرتے ہین۔ اور ایک ہی مہینے مین کئی کئی چیزون کا بیان کر دیتے ہین۔ اس سے یہ ہوجاتا ہے کہ ایک واقعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے ہین اون سے غرض معلوم نہین ہوتی۔ اور جب تک کہ خوب غور نہ کرو مطلب سمجھ مین نہین آتا اس لیے مین نے ایک واقعہ کو ایک ہی جگہ اکٹھا بیان کر دیا ہے۔ اور ہر بات کو لکھدیا ہی کہ یہ فلان مہینے یا فلان سال مین ہوئی ہے۔ اس سے سیاق کلام درست ہوگیا۔ اور مضامین ایک دوسرے سے مربوط ہوگیے اور مین نے ہر سنہ مین ہر بڑے حادثہ کے واسطے ایک عنوان جدا مقرر کیا ہے۔ جس مین فقط وہ ہی واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن جو چھوٹے چھوٹے ایسے واقعات ہین کہ جن کے لیے جدا جدا عنوان نہین ہوسکتے اون سب کے لیے مین نے سنہ کے اخیر مین ایک عنوان "حوادث متفرقہ" یا "دیگر واقعات" مقرر کیا ہے۔ اور جب مین کسی ایسے شخص کا ذکر کرتا ہون کہ جس کے کچھ لوگ تابع ہوئے ہین۔ اور اوسے ملک کے کسی حصہ مین بادشاہ یا حاکم مانا ہے اور اوس کا زمانہ کچھ طویل نہین ہوا ہے۔ تو اوس کا حال ابتداے امر ہی مین نے اول سے آخر تک ایک ہی جگہ لکھدیا ہے۔ کیونکہ اگر اوس کا حال متفرق سنین مین بیان کیا جاتا تو اوس کا حال مشہور نہ ہونے کے سبب سے سمجھنے مین دقت پڑتی۔ اور ہر سنہ کے آخر مین مین نے اون علماے مشہور اور اعیان و فضلا کا ذکر بھی کر دیا ہے جنھون نے اوسی سنہ مین وفات پائی ہے۔ اور جو نام اور اسما مشتبہ اور ایسے حروف سے مرکب ہین جو مختلف خط مین لکھے جاتے ہین اون کے حروف الفاظ مین بیان کر دیے ہین تاکہ اشکال دور ہوجاے اور نقطون کے اور اعراب کے لگانے کی ضرورت نہ رہے۔

۷ کتاب کے اتمام مین کم توجہی اور دوستون کی اوس کی سماعت کے یئے تاکید

پھر جب مین نے اس کا
اکثر حصہ جمع کر لیا تو کچھ ایسے حوادث اور موانع متواتر آ کر پڑے کہ ایک مدت دراز تک مین
نے اوس کی تحریر کو چھوڑ دیا۔ اس سے میری ایک یہ بھی غرض تھی کہ مجھے اس قسم کے
مضامین کی واقفیت بھی کامل طور پر ہو جائے۔ اسی مین میرے کچھ بھائی اور عالم فاضل
دوست آ ئے جن کی محادثت و مکالمت کو مین اپنا دلی مقصد سمجھتا ہون۔ اور جنہین مین
اپنے مجالس کے اعیان اور بات چیت کرنے والون مین جانتا ہون۔ اونہون نے
مجھے ترغیب دلائی کہ مین اونہین یہ کتاب سنا دون تاکہ وہ مجھ سے اس کی روایت
کرین۔ مین نے اون سے عذر کیا کہ مین نے اوسے چھوڑ رکھا ہے اور ابھی اوس کی
تکمیل نہین کی ہے۔ کیونکہ مین نے ابھی اوس کے مسودہ پر نظر ثانی نہین کی تھی۔ اور نہ اوس
کے غلط و سہو اصلاح طلب کی اصلاح کی تھی اور جو باتین کہ اسقاط و محو کی محتاج تہین اونھین
ساقط بھی نہین کیا تھا۔ مین ایک مدت تک ایسا ہی کرتا رہا۔ مگر اونہون نے میرا پیچھا
نہ چھوڑا۔ اور اعراض سے برابر اعراض ہی کرتے رہے۔ اور قبل اس سے کہ کتاب
تمام ہو اور اوس کی اصلاح کی جاے اونہون نے اوس کا سننا شروع ہی کر دیا۔ اور جس
کی حاجت ہے اوسے لکھنے اور جس کا نکالنا چاہیئے اوسے نکالنے لگے۔ حالانکہ اوس
کے اتمام پر میرے عزم مین فتور ہو رہا تھا اور میرا عجز ظاہر تھا مین (خانہ داری کے) اور
لابدی اشغال مین پہنسا ہوا تھا۔ کہ جن مین کوئی میرا معین و مددگار نہین تھا۔ اور مجھ پر رنج و
الم متواتر اور مصائب متتابع چلی آتی تھین۔ جن سے مین نے کام کو ناتمام چھوڑ رکھا اور
سستی مین ڈال رکھا تھا۔ اور مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مین تیز رفتار گھوڑے کی چال چلتا تھا۔

۸ مصنف کا بادشاہ کی تائید سے کتاب کا تمام کرنا اور اپنا انکسار ظاہر کرنا

یہی حالت ہو رہی تھی۔ کہ یکایک

اوس شخص کا حکم صادر ہوا کہ جس کی طاعت فرض و واجب ہے۔ اور جس کے فرمان کا اتباع لازم ہی وہ ایسا شخص ہی کہ نفایس فضل و علم کا اوسی کے اقبال سے رواج ہو رہا ہے۔ اور اوس کے اعراض سے جہل کی روحین مردہ ہوگئی ہین۔ اوس نے مردہ مکارم کو زندہ کر دیا۔ اور اون مین از سر نو جان ڈالدی ہے۔ اوس کا عدل و نوال رعیت پر عام ہو رہا ہے۔ اوس کا فضل و احسان سب کو شامل ہے۔ جس کا نام مولانا الملک الرحیم عالم موید منصور و مظفر بدر الدین رکن الاسلام و المسلمین ہے۔ عالم مین اوس نے عدل کے قواعد کو زندہ کیا ہے۔ خدا اوس کی دولت کو ہمیشہ رکھے۔ اس حکم کے پہونچتے ہی مین نے سستی کی قمیص اُتار دی اور کسل کی چادر کو پہینک دیا۔ اور دوات مین صوف ڈال قلم کو درست کیا۔ اور کہا هٰذَا اَوَانُ الشَّدِّ فَاشْتَدِّیْ زِیَم (یہ دوڑنے کا وقت ہے (میرے گھوڑی زیم اب دوڑ) اور اوس کے مکمل کرنے کو مین نے اپنا اہم مطلب سمجہا واقعی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کام (کے پورا کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اوس کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ اس وقت سے مین نے اس کے اتمام کی جلدی شروع کی کیا تعجب کی بات ہے کہ سکیت (شرط مین کا اخیر دسواں گھوڑا یعنی راقم) بھی آگے ہونے کا قصد کرتا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے مین مین نے اپنے تئین ہدف تیر ملامت بنایا ہے۔ اور ملامت کنندون کے اقوال کا نشانہ کیا ہے۔ کیونکہ جب اچھے اچھے مہذب تصانیف پر مواخذہ ہوا کرتے ہین۔ اور جو مجموعات مرتب ہین اور جن پر مکرر نظرین اور تنقیحین ہو چکی ہین اور اون کی تالیف اور تصحیح کا خوب خیال کیا گیا ہے اون مین اعتراضات و استدراکات ہو سکتے ہین تو اون تحریرات مین تو بدرجہ اولیٰ اعتراضات کا موقع ہے جن کی درستی و اصلاح اچھی طرح نہین ہوئی ہے علاوہ برین مین تو اپنی تقصیر کا مقر ہون۔ اور یہ نہین کہتا کہ میری

قلم سے غلطی اور سہو ہو گیا ہے بلکہ مین اس بات کا معترف ہون کہ تھوڑی باتین مین جانتا ہون اور بہت باتین نہین جانتا ہون۔

۹ بعض لوگون کا تاریخ کو نظر حقارت سے دیکھنا - اور مین نے اس کے مضمون کی مناسبت سے اس کا نام "الکامل فی التاریخ" رکھا ہے - مین نے بہت لوگون کو دیکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ معرفت و درایت کا دعوی کرتے ہین - اور اونہین روایت و علم مین اپنے تبحر کا بڑا گمان ہے - مگر تاریخ کو ایک حقیر اور ناقص چیز سمجھتے ہین - اور اوس سے اعراض کرتے اور اس لیے لغو جانتے ہین کہ اوس کا غایت فائدہ یہ ہے کہ وہ قصے کہانیان ہین اور اون کے علم کی نہایت یہی ہے - کہ اون سے کچھہ احادیث اور قصہ گوئی آجاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ حال صرف اونہین لوگون کا ہے جو چھلکے ہی کو دیکھتے اور مغز پر نظر نہین کرتے ہین اور اوس کے جوہر کو چھوڑ دیتے ہین -

۱۰ تاریخ کے دنیوی فوائد اور اللہ تعالی نے جسے طبع سلیم عطا فرمائی ہے - اور صراط مستقیم کی اوسے ہدایت کی ہے وہ جانتا ہے کہ اوس کے فوائد کثیر ہین - اور دنیوی اور اخروی اوس مین بے شمار منافع ہین - اس لیے ہم اون مین سے اون چند باتون کا ذکر کرتے ہین - جو ہمین معلوم ہوئی ہین - اور باقی کی معرفت ہم ناظرین کی طبیعت پر چھوڑ دیتے ہین اوس کے دنیوی فوائد کا کچھہ حال سنئے - یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک انسان بقا کو چاہتا ہے اور یہی پسند کرتا ہے کہ وہ زمرۂ احیا مین رہے - مگر دیکھئے کہ ان دونو چیزون مین جو اوس نے کل دیکھی یا سنی ہین - اور اون اخبار ماضئین اور حوادث متقدمین مین جو کتابون مین لکھے ہوئے ہین کیا فرق ہے - جب کوئی شخص اونھین پڑہتا ہے تو گویا وہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جیسے اون کے زمانہ مین موجود اور حاضر ہے - اور یہ بھی اوس سے فائدہ ہے - کہ جب

پادشاہ کے ہاتھ مین امر ونہی ہوتا ہے پچھلے جابر وستم پیشہ لوگون کی سیرت کا حال سنتے
ہین۔ اور اون کے حالات لکھے ہوئے کتابون مین دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ لوگ
اونمین ایک دوسرے سے کہا کرتے اور حال کے لوگ پہلے لوگون سے نقل کیا کرتے
ہین۔ اور کیسی اون کی بدنامی اور بُری شہرت ہو رہی ہے۔ اور اس سبب سے ملک
خراب و برباد بندگان خدا ہلاک و تباہ ہوئے اور مال و متاع کا نقصان ہوا اور اون کے
احوال مین فساد پڑا تو وہ اوسے برا سمجھتے اور اوس سے کنارہ کرتے ہین۔ اور جب عادل
حاکمون کے حالات اور خوبیان سنتے ہین اور جانتے ہین کہ اون کے مرنے کے بعد
کیسی نیک نامی ہو رہی ہے۔ اور اون کے ملک اور شہر کیسے آباد اور بارونق رہے
اور دولت اون کو ملی۔ تو وہ اوسے اچھا سمجھتے ہین اور اوسی کی تتبع کرنے کو اون کا
دل چاہتا ہے۔ اور اوس کی پیروی کرتے ہین اور جو چیز اوس کی منافی ہوتی ہے اوسے
ترک کر دیتے ہین۔ اس کے سوا اونمین وہ آرا رصایبہ بھی حاصل ہوئی ہین کہ جن کے
ذریعے سے اونہون نے اپنے دشمنون کو دفع کیا اور مہلکات سے نجات پائی۔ اور شہرون
کے نقاس کی اور بڑے بڑے ملکون کی اون سے حفاظت کی۔ اور یہ ایک ایسی
چیز ہے۔ کہ اگر اوس کے سوا اوس سے اور کوئی چیز حاصل بھی نہ ہو تب بھی اوس
کے اچھے سمجھنے کے لیے یہی ایک چیز کافی ہے۔ پھر جو حوادث اور اون کے نتائج
ہوا کرتے ہین انسان کو اون کا اوس سے تجربہ و معرفت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا
مین کبھی کوئی کام ایسا نہین ہوتا کہ وہ خود یا کوئی کام اوس کے مثل پہلے نہ ہوا ہو۔ اس لیے
اس سے اون کی عقل مین زیادتی ہوتی ہے اور اوس کی اقتدا اور پیروی اچھی معلوم ہوتی
ہے۔ چنانچہ اس باب مین کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

رَأَیْتُ الْعَقْلَ عَقْلَیْنِ ۔۔۔ فَمَطْبُوْعٌ وَمَسْمُوْعٌ

مین نے جب عقل کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو طرح کی عقلین ہوتی ہین ایک تو مطبوع (پیدایشی) اور دوسری مسموع (جو سننے سنانے سے حاصل ہوتی ہے)

فَلَا یَنْفَعُ مَسْمُوْعٌ ۔۔۔ اِذَا لَمْ یَكُ مَطْبُوْعٌ

مگر عقل مسموع اوس وقت تک کچھہ نفع نہین بخشتی جب تک کہ عقل مطبوع (کسی انسان کو خدا کے یہان سے) نہ ملی ہو

کَمَا لَا تَنْفَعُ الشَّمْسُ ۔۔۔ وَضَوْءُ الْعَیْنِ مَمْنُوْعٌ

اُس کا حال بعینہٖ ایسا ہی ہے کہ جیسے آفتاب کی روشنی اوسوقت تک مفید نہین جب تک کہ آنکھ مین روشنی نہ ہو

عقل مطبوع سے شاعر کی مراد عقل جبلی سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان مین پیدا کی ہے اور عقل مسموع سے وہ عقل مطبوع مراد ہے جو تجربہ سے بڑھ جاتی ہے۔ شاعر نے اوسے بوجھ توسع اور تعظیم کے عقل ثانی قرار دیا ہے ورنہ یہ عقل وہی پہلی عقل ہے جس مین کچھہ زیادتی ہوگئی ہے۔ تاریخ کا ایک فایدہ یہ بھی ہے کہ انسان جب کسی تاریخی باتون کا مجلس مین ذکر کرتا ہے اور اوس کی طرفہ طرفہ باتین نقل کرتا ہے تو اوس کی عزت ہوتی ہے لوگ اوس کی باتون کو سنتے اور اوسی کی طرف منہ کر کے بیٹھتے ہین۔ اور جو باتین وہ کہتا ہے اوس کی طرف سب کے دل لگے ہوتے اور اوس کے ذکر و تذکرہ کو اچھا سمجھتے ہین۔

۱۱ تاریخ کے اُخروی فوائد رہے تاریخ کے اُخروی فواید۔ تو اون مین سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی عاقل و دانشمند اوس کو پڑھ کر غور کرے اور دنیا نے جو اہل دنیا مین انقلابات پیدا کیے ہین۔ اور ساکنان زمین پر علی التواتر مصائب ڈالے ہین۔ اور اون کے نفوس و ذخائر کو چھین لیا ہے اور اوس کے سب چھوٹے بڑون کو عدم کا راستہ دکھایا ہے اور کسی جلیل و حقیر کو باقی نہ چھوڑا۔ اور نہ کوئی غنی و فقیر اوس کے مصائب سے سلامت رہا ہے

اگر وہ ان باتون کو دیکھے تو وہ دنیا سے بچے گا اور اوس سے اعراض کریگا اور آخرت کے لیے اپنا توشہ سنبھالے گا۔ اور اوس گھر کی رغبت کرے گا جہان یہ خصائص نہین ہین اور ان نقائص سے اوس کے رہنے والے سلامت اور محفوظ ہین۔ یہان شاید کوئی کہنے والا یہ کہے۔ کہ ہم نے کسی تاریخ پڑہنے والے کو ایسا نہین دیکھا کہ جس نے دنیا سے زہد کیا اور آخرت کی طرف مُنہ کیا ہو اور اوس کے درجات علیا کے حصول کی رغبت کی ہو۔ تو مین یہ کہون گا۔ کہ اس کہنے والے نے قرآن مجید کے جو سید المواعظ اور املح الکلام ہے کتنے پڑہنے والون کو دیکھا ہے کہ وہ حطام دنیا کو نہ چاہتے ہون۔ وجہ اوس کی یہ ہے کہ جو چیز سامنے ہوتی ہے قلوب کو اوس کا شوق ہوتا ہے۔ اوسی اُخروی فوائدین سے یہ بہی ہے کہ انسان کو تاریخ بینی سے صبر و تاسی اور عبرت پذیری کی عادت ہوتی ہے جو اخلاق کے بڑے اچھے صفات مین سے ہین کیونکہ عاقل جب دیکھتا ہے کہ مصائب دنیا سے نہ تو کبھی کوئی نبی مکرم بچا ہے اور نہ کوئی بادشاہ معظم چھوٹا ہے بلکہ کسی بشر کو اوس سے نجات نہین ملی ہے۔ تو وہ جانتا ہے کہ جو مصائب مجھہ پر پڑے ہین وہ وہی ہین جو اون سب پر پڑا کیے ہین۔

غَوَیْتُ وَاِنْ تَرْشُدْ غُزَیَّۃُ اَرْشُدِ		وَھَلْ اَنَا اِلَّا مِنْ غُزَیَّۃَ اِنْ غَوَتْ

درید بن الصمہ اپنی قوم کی تباہی پر کہتا ہے کہ مین بہی تو آخر نہیں غزیہ مین سے ہون اگر وہ راستہ بہکے تو مین بہی بہک گیا اور اگر وہ راستہ پر چلیں تو مین بہی چلا

اور یہی حکمت ہے۔ کہ قرآن مجید مین قصے بیان ہوئے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ (جو شخص صاحب دل ہو یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے اوس کے لیے تو ان باتون مین پوری پوری نصیحت موجود ہے) اگر کوئی کہنے والا یہ خیال کرے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ان باتون کے ذکر سے فقط حکایات دکہانیان بیان کرنا مقصود ہو

تو اوس نے شک کی باتون سے بڑے استحکام کے ساتھ تمسک کیا ہے۔ جیسے
کہ وہ (کفار قرآن کو) کہا کرتے تھے اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اِکْتَتَبَهَا (قرآن مین
اور کہا ہی کیا ہے اس مین تو صرف اگلون کی کہانیان ہی کہانیان ہین جس کو اس شخص (یعنی پیغمبر) نے
کسی سے لکھوا لیا ہے) ہم اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہین کہ ہمین قلب سلیم اور زبان صادق عطا
فرمائے۔ اور قول و فعل مین راہ راست کی توفیق عنایت کرے اور وہ ہی کافی اور
اچھا وکیل ہے۔

وہ وقت کہ جس سے اسلام مین تاریخ لکھنا شروع ہوئی ہے

۱۲ حضرت عمر کا تاریخ کی ابتدا ہجرت رسول اللہ سے مقرر کرنا کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ تشریف
لائے ہین تو تاریخ لکھنے کا حکم دیا تھا۔ مگر جو صحیح اور مشہور ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب
نے تاریخ لکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کا سبب اس طرح واقع ہوا۔ کہ حضرت ابو موسیٰ
اشعری نے حضرت عمر کو لکھا کہ آپ کے پاس سے خط آتے ہین اور اون مین تاریخ
نہین ہوتی ہے۔ اس پر حضرت عمر نے مشورہ کے لیے لوگون کو اکٹھا کیا۔ کسی نے کہا
کہ رسول اللہ کے نبی ہونے کے وقت سے تاریخ لکھو۔ کسی نے کہا کہ اون کے زمانہ
مہاجرۃ سے تاریخ لکھو۔ حضرت عمر نے کہا نہین بلکہ ہم مہاجرۃ رسول اللہ صلعم سے تاریخ
لکھین گے کیونکہ آپ کی مہاجرۃ (کے ہی وقت) سے حق و باطل مین فرق ظاہر ہوا ہے
یہ شعبی کا قول ہے اور میمون بن مہران کا قول ہے۔ کہ حضرت عمر کے روبرو ایک دستاویز
پیش ہوئی جو شعبان کی لکھی ہوئی تھی۔ اونہون نے پوچھا۔ کونسا شعبان کیا شعبان جو آیندہ
آئے گا یا یہ شعبان جو آج کل ہے۔ پھر اصحاب رسول اللہ صلعم سے کہا کہ کوئی قاعدہ ایسا

جاری کرو کہ جس سے اس بات مین تمیز ہوجایا کرے اس پر کسی نے کہا کہ روم والون کی تاریخ لکھو وہ لوگ ذوالقرنین کے زمانہ سے لکھا کرتے ہین۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ تو بڑا لنبا زمانہ ہے۔ پھر کہا کہ فارس والون کی تاریخ لکھو۔ کسی نے کہا کہ فارس مین یہ دستور ہے۔ کہ جو بادشاہ وہان نیا ہوتا ہے وہ اس تاریخ کا لکھنا چھوڑ دیتا ہے جو لوگ اوس سے پہلے لکھا کرتے ہین اس لیے سب لوگون کی رائے اس پر متفق ہوئی - کہ دیکھین رسول اللہ صلعم مدینہ مین کتنی مدت قیام پذیر رہے ہین تو معلوم ہوا کہ دس سال رہے ہین۔ اس لیے اونہون نے رسول اللہ صلعم کی ہجرت سے تاریخ لکھنا شروع کردی محمد بن سیرین کا بیان ہے۔ کہ حضرت عمر سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ تاریخ لکھو۔ اونہون نے کہا کیسی تاریخ لکھین۔ اور تاریخ کیا چیز ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ تاریخ وہ شے ہے کہ اوسے عجمی لکھا کرتے ہین کہ یہ بات فلان سنہ کے فلان مہینے مین ہوئی ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ تو اچھی چیز ہے لکھو۔ پھر اونہون نے کہا۔ کہ کونسے مہینے سے شروع کیا جائے۔ لوگون نے کہا۔ کہ رمضان سے۔ پھر اونہون نے کہا کہ محرم سے کیونکہ اوس وقت لوگ حج سے لوٹتے ہین اور وہ ماہ حرام ہے۔ پھر اونہون نے اسی پر اتفاق کیا۔ اور سعید بن المسیب نے کہا ہے کہ حضرت عمر نے لوگون کو جمع کیا۔ اور کہا کہ کس دن سے ہم تاریخ لکھنا شروع کرین۔ حضرت علی نے کہا کہ مہاجرت رسول اللہ صلعم سے جب سے کہ وہ شرک کی زمین سے الگ ہوئے ہین۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایسا ہی کیا اور عمرو بن دینار کہتے ہین کہ پہلی مرتبہ تاریخ لیلی بن امیہ نے لکھی ہے۔ جو اس وقت یمن مین تھے۔

۱۲ عربون کی قدیمی تاریخین اور اسلام سے پہلے نبی ابراہیم نے خانہ کعبہ کی تعمیر تک

آتش حضرت ابراہیم سے تاریخ مقرر کرلی تھی۔ پھر جب حضرت ابراہیم و اسمعیل نے خانہ کعبہ کو بنایا
تو اوس سے تاریخ اون کی مقرر ہوگئی۔ پھر وہ متفرق ہوگیے۔ تو تاریخ کا دستور یہ ہوگیا۔ کہ جب
کوئی قوم تہامہ سے نکلتی۔ وہ اپنے نکلنے کے وقت سے تاریخ مقرر کرلیتی۔ اور جو لوگ
تہامہ مین بنی اسمعیل کے باقی رہ گیے تھے وہ اوس وقت سے تاریخ معین کیا کرتے
تھے۔ جب سے کہ بنی زید کے سعد و نہد و جہینہ قبیلہ تہامہ سے نکلے تھے۔ پھر جب
کعب بن لوی مرا تو اونہون نے اوس کے مرنے سے تاریخ کا قاعدہ کرلیا۔ اور عام
الفیل تک یہی دستور رہا۔ پھر عام الفیل سے تاریخ لکھنے لگے۔ اوس کے بعد حضرت
عمر بن الخطاب رضؓ نے ہجرت سے تاریخ مقرر کی۔ اور یہ ابتدا سنہ ہجری کی سترہ یا اٹھارہوین سال
سے ہوئی ہے۔ پہلے یہ دستور تھا کہ عربون کے ہر ایک فرقہ کسی مشہور واقعہ سے تاریخ
بیان کیا کرتے تھے۔ لیکن کوئی ایسی تاریخ نہ تھی کہ جسے تمام لوگ استعمال کرتے ہون
چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے ؎

هَا اَنَا ذَا آمُلُ الْخُلُوْدَ وَقَدْ	اَدْرَكَ عَقْلِي وَمَوْلِدِي حُجَرًا

مین تو ایسا ہون کہ ہمیشہ رہنے کی امید کر رہا ہون۔ حالانکہ حجر ابن الحارث ابو امرء القیس کے زمانہ مین مین پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچ چکا تھا۔

اور نابغہ الجعدی کہتا ہے ؎

فَمَنْ يَكُ سَائِلًا عَنِّي فَاِنِّيْ	مِنَ الشُّبَّانِ اَيَّامَ الْخُنَانِ

پھر مجھسے کوئی (میری عمر کا حال) پوچھے تو یہ جان لو کہ خنان (وبا) کے زمانہ مین (جو جانورون مین ہوئی تھی) مین جوان تھا۔

اور ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

وَمَا هِيَ اِلَّا فِيْ اِزَارٍ وَعِلْقَةٍ	مُغَارَ ابْنِ هَمَّامٍ عَلٰى حَيِّ خَثْعَمَا

وہ اوس زمانہ مین جب کہ (حارث) ابن ہمام البکری نے قبیلہ خثعم پر تاخت کی ہے آزار و قمیض پہنا کرتی تھی (یعنی بچی تھی)

غرض کہ ہر شخص کسی مشہور واقعہ سے تاریخ بیان کیا کرتا تھا۔ اگر اون کے استعمال مین کوئی ایسی تاریخ ہوتی جسے سب کام مین لاتے تو تاریخ مین اختلاف نہ ہوتا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

زمانہ

۱۴ زمانہ اور اس لفظ کا استعمال زمانہ رات دن کی ساعتون کو کہتے ہین۔ اور کبھی کبھی اوس سے دن رات کے چھوٹے بڑے سے مراد لیا کرتے ہین۔ اور عرب لوگ کہا کرتے ہین کہ مین صرام (یعنی کھجور دن کے پکنے کے زمانہ) مین آیا تھا۔ اور زمانہ صرام سے مراد اونکے صرام کے وقت سے ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی کہا کرتے ہین کہ مین حجاج کے زمانو نمین آیا تھا۔ اور زمانہ کی جمع کرکے بولتے ہین اوس سے یہ مطلب ہوتا ہی کہ مین اوسکی امارت کے اوقات مین سے کسی وقت مین آیا تھا۔

کل زمانہ ابتدا سے آخر تک کتنا ہی

۱۵ ابتدا سے سنہ ہجری تک کی مدت احادیث سے اس باب مین لوگونکا اختلاف ہی حضرت ابن عباس سے جو سعید بن جبیر نے روایت کی ہی اوسمین سات ہزار برس بیان کئے ہین اور وہب بن منبہ نے چھ ہزار بتلائے ہین اور ابوجعفر نے کہا ہی اور صحیح بھی یہی ہی۔ جس کی تصحیح اوس حدیث سے ہوتی ہی جو حضرت ابن عمر نے نبی صلعم سے بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہاری مدت کی پہلون کی مدت سے ایسی نسبت ہے کہ جیسے عصر کی نماز سے مغرب شمس تک کی مدت ہو۔ اور اسی طرح کا بیان حضرت انس اور ابو سعید کا بھی ہے مگر اونہون نے بجائے عصر کی نماز کے بعد عصر کے غروب شمس تک کا لفظ کہا ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ اونہون نے انگشت سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ کرکے فرمایا کہ مین اور قیامت دونو ایسے ملے پیدا ہوئے ہین۔ اور اسی طرح سے جابر بن سمرہ و انس و سہیل بن سعید و بریدہ و مستورد بن شداد اور کتنے ہی اشیاخ انصار نے نبی صلعم سے بیان کیا ہی

اور یہی صحیح خبرین ہین۔

۶ | یہود و نصاریٰ کے نزدیک زمانہ ماضیہ کی تعداد اور یہودی کہتے ہین کہ توریت کی رو سے جو اون کے نزدیک خلق آدم سے ہجرت تک زمانہ گزرا ہے وہ سب چار ہزار تین سو بیالیس برس ہے [۴۳۴۲]۔ اور نصاریٰ یونان کے نزدیک پیدائش آدم سے ہجرت تک پانچ ہزار نوسو بیانوے برس ایک مہینا ہوتا ہے [۵۹۹۲]۔ اور بعض گننے والے کہتے ہین۔ کہ یہودیون نے مدت اس لیے کم کردی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت کو تسلیم نہ کرین۔ کیونکہ اون کی نبوت اور اون کی صفت توریت مین لکھی ہوئی تھی۔ وہ کہتے ہین کہ وہ وقت ابھی نہین آیا ہے کہ جس مین حضرت عیسیٰ پیدا ہون گے۔ اس لیے وہ اپنے نزدیک ابھی اون کے ظہور کے اور اون کے وقت کے منتظر ہین۔ ابوجعفر کہتا ہے کہ میرے نزدیک وہ جس کا انتظار کرتے ہین اور جس کی صفت توریت مین لکھی ہے وہ دجال ہے

۷ | مجوس کے نزدیک گیومرث کا آدم ہونا اور زمانہ کی تعداد اور مجوس کہتے ہین۔ کہ گیومرث کے زمانہ سے ہجرت تک تین ہزار ایک سو انتالیس برس ہوتے ہین [۳۱۳۹]۔ علاوہ برین وہ ایسی کسی بات کا ذکر بھی نہین کرتے۔ جس کا ہونا گیومرث سے پہلے پایا جاتا ہو۔ وہ کہتے ہین کہ وہی آدم ہے۔ مگر مورخین کا اس باب مین اختلاف ہے۔ بعض کی راے تو مجوس کی ہی سی ہے۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ جب وہ اقالیم سبعہ کا بادشاہ ہوگیا تھا تو اوسے بعد مین آدم کہنے لگے تھے۔ اور وہ حام بن یافث بن نوح تھا۔ یہ حضرت نوح سے بڑی اچھی طرح پیش آتا تھا۔ اس لیے اونھون نے اوس کو اور اوس کی اولاد کو دعا دی کہ اون کی عمرین بڑی ہون۔ اور ملک مین اون کی تمکنت ہو۔ اور برابر اون کی حکومت جاری رہے۔ یہ دعا مقبول ہوئی۔ اور گیومرث اور اوس کی اولاد فارس کی مالک ہوگی

اور اوس وقت تک وہ مالک رہے کہ مسلمان مداین مین داخل نہ ہوئے اور اون کے ملکون پر اونہین غلبہ حاصل نہ ہوا اور بعض اور اور باتین بھی بیان کرتے ہین - اس طرح ابو جعفر نے بیان کیا ہے - پھر اس کے بعد ابو جعفر نے کچھہ اصول بیان کیے ہین کہ جن سے حدوث ازمان و اوقات کا ثبوت نکلتا ہے - اور یہ بات بیان کی ہے کہ زمانہ سے پیشتر بھی اللہ تعالے نے کوئی چیز پیدا کی تھی یا نہین - اور فنا سے عالم کا حال لکھا ہے کہ کوئی چیز بجز اللہ تعالی کے باقی نہین رہیگی - اور اوسی نے سب چیزین بنائی ہین - اور اس پر طرح طرح کے دلائل لایا ہے - جن کا ذکر بڑا طویل ہے اور وہ باتین تاریخ مین بیان کرنے کے لایق نہین ہین - خصوصاً مختصر کتابون مین اون کا بیان نہین ہوسکتا ہی بلکہ وہ باتین علم اصول کے مناسب ہین - متکلمین نے اونہین اپنی کتابون مین خوب لکھدیا ہے - اس لیے ہم نے اون کا نہ لکھنا ہی مناسب سمجھا -

ابتداے خلق اور یہ کہ اوّل کون پیدا ہوا

۱۸ اللہ تعالی نے قلم سب سے پہلے پیدا کیا یہ حدیث صحیح مین رسول اللہ صلعم سے عبادة بن الصامت نے بیان کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ اول جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ قلم ہے - اور اوس سے کہا کہ لکھ تو اوس نے قیامت تک جو کچھہ ہونے والا تھا سب لکھدیا - اور ایسے ہی ابن عباس نے بھی بیان کیا ہے - مگر محمد بن اسحاق کہتا ہے کہ جو چیز اللہ تعالی نے اول پیدا کی وہ نور و ظلمت ہے - پھر اوس نے ظلمت کو کالی رات اور نور کو سپید روشن دن بنا دیا - لیکن وہ ہی پہلی بات حدیث کی رو سے صحیح ہے - ابن اسحاق نے اپنے قول کی کسی کی طرف اسناد نہین کی ہے - اور ابو جعفر نے اپنے قول پر اوس روایت کی رو سے اعتراض کیا ہے جو سفیان نے ابو ہاشم سے

۲۱ کون کون شے کون کون روز پیدا ہوئی اور اور لوگون نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے قلم کو اور چیزون سے ہزار برس پہلے پیدا کیا ہے۔ اور اوس دن مین بہی اختلاف ہے۔ کہ جس مین اللہ تعالی نے آسمانون کے اور زمین کے پیدا کرنے کی ابتدا کی ہے۔ عبداللہ بن سلام کعب ضحاک مجاہد نے کہا ہے کہ یک شنبہ کے دن اللہ تعالی نے پیدا کرنا شروع کیا تھا مگر محمد بن اسحاق کہتا ہے۔ کہ شنبہ کے دن سے ابتدا کی ہے۔ اور ایسے ہی حضرت ابوہریرہ بھی کہتے ہین۔ اور اس مین بہی اختلاف ہے کہ کون سے دن کونسی شے پیدا ہوئی عبداللہ بن سلام کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے پیدایش کا کام یک شنبہ کو شروع کیا۔ اور زمینون کو یک شنبہ اور دوشنبہ کو پیدا کیا۔ اور اقوات (کہانے پینے کی چیزین) اور رواسی (یعنی پہاڑ) سہ شنبہ چہار شنبہ کو پیدا کیے۔ اور آسمان پنجشنبہ اور جمعہ کو پیدا کیے۔ پہر جمعہ کی اخیر ساعت مین اللہ تعالی پیدایش سے فارغ ہو گیا پہر اوس ساعت مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہی ساعت ہے کہ جس مین بڑی ساعت یعنی قیامت ہوگی۔ اور ایسے ہی ابوصالح کی روایت مین حضرت ابن عباس اور ابن مسعود نے بھی بیان کیا ہے۔ مگر اونہون نے آدم کی پیدایش کا اور قیامت کا ذکر نہین کیا ہے۔

۲۲ پیدایش کس طرح ہوئی علی بن طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالی نے زمین کو مع اقوات کے پیدا کیا۔ بغیر اس کے کہ اوسے بچھایا ہو۔ پھر وہ آسمان پر گیا اور اون کو سات آسمان بنایا۔ پھر اوس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے کہا ہے۔ کہ۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا (اور اس کے بعد زمین کو بچھایا) اور یہ قول میرے نزدیک بھی صحیح ہے۔ اور عکرمہ کی روایت مین حضرت ابن عباس سے

یہ بھی آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے بیت المعمور کو چار پایے لگا کر دو ہزار برس قبل خلقت اس دنیا کے پانی پر رکھا تھا۔ پھر بیت کے نیچے زمین کو بچھایا۔ اور ایسے ہی حضرت ابن عمر نے بھی کہا ہے اور سدی نے ابو صالح سے اور نیز ابو مالک سے اور اونہون نے ابن عباس سے اور نیز مرۃ الہمدانی سے اوس نے ابن مسعود سے اللہ تعالے کے قول هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ (اور وہ ہی اللہ تعالی ہے کہ جس نے تمہارے واسطے زمین کی تمام چیزین پیدا کین پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دے) مین روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالی نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ اور مخلوقات مین سے پانی سے پہلے کوئی شے اوس نے نہین پیدا کی۔ پھر جب اوس نے چاہا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اوس نے پانی مین سے دہوان نکالا۔ پھر جب وہ پانی سے اوپر اوٹھا۔ اور اوس سے سما (یعنی بلندی) حاصل ہوئی۔ تو اوس کا نام اللہ تعالی نے سما (یعنی آسمان) رکھدیا۔ پھر پانی کو خشک کیا۔ اور اوس سے ایک زمین بنائی۔ پھر اوتارا اور پیر دو دن مین اوس کی سات زمینین کردین اور زمین کو حوت (یعنی مچھلی) پر پیدا کیا۔ اور یہ حوت وہ ہی نون (یعنی مچھلی) ہے جس کا ذکر قرآن مین اللہ تعالی نے اپنے قول ن والقلم مین کیا ہے۔ اور حوت کو پانی مین اور پانی کو صفاۃ (یعنی سخت چمکدار پتھر) پر پیدا کیا۔ اور صفاۃ کو ایک فرشتہ کی پشت پر اور فرشتہ کو صخرہ (یعنی سخت پتھر) پر اور صخرہ کو ہوا مین بنایا۔ اور یہ وہ ہی صخرہ ہے کہ جس کا لقمان نے ذکر کیا ہے کہ لَيْسَتْ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ (یعنی نہ تو وہ آسمان مین ہے اور نہ زمین مین ہے) پھر جب حوت ہلی تو اوس سے زمین کو زلزلہ آگیا۔ اس لیے اوس پر پہاڑون کی میخین گاڑ دین۔ جس سے وہ جم گئی۔ اس واسطے پہاڑ زمین پر فخر کرتے ہین۔

یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے قول وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ (اور ہم نے
زمین پر بھاری بھاری پہاڑ بنا دئے کہ زمین تمھین لیکر کسی اور طرف کو نہ جھکے) مین بیان کی ہے۔

۲۳ پیدائش کے چھہ دنون کا طول حضرت ابن عباس ضحاک مجاہد کعب وغیرہ نے
بیان کیا ہے۔ کہ ان چھہ دنون مین سے جن مین اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا۔
ہر ایک کی مقدار ہزار سال کی برابر ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ جو احادیث مین ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے فلان روز زمین کو پیدا کیا اور فلان روز آسمان کو بنایا یہ سب مجازی دن
ہین۔ ورنہ اس وقت نہ تو دن تھے اور نہ راتیں تھین۔ کیونکہ دن اوس وقت کا نام
ہے جو طلوع وغروب آفتاب کے درمیان ہو۔ اور رات اوس وقت کو کہتے ہین
جو غروب اور طلوع آفتاب کے [illegible]ان ہے لیکن اس وقت نہ تو آسمان تھا اور نہ
آفتاب تھا۔ اس لیے [illegible] ادہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو
ایک دن کی مدت مین پیدا کیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کہتا ہے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً
وَعَشِيًّا (یعنی اونھین وہان صبح وشام روزی ملتی ہے) حالانکہ جنت مین نہ تو صبح ہوتی
ہے اور نہ شام ہوتی ہے۔

رات دن مین کون پہلے پیدا ہوا

۲۴ رات دن سے پہلے پیدا ہوئی ہے ان چیزون کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین جو اللہ تعالیٰ
نے اوقات کی پیدائش سے پہلے پیدا کیے ہین۔ اور زمانہ اور وقت رات اور دن کی
ساعتون کا نام ہے۔ اور یہ (رات دن) شمس وقمر کی رفتار کو کہتے ہین جس مین وہ آسمان
کے درجون کو قطع کرتے ہین۔ اس لیے اب ہم بتاتے ہین۔ کہ ان دونون مین کون
پہلے پیدا ہوا۔ آیا رات پہلے ہوئی یا دن پہلے ہوا ہے۔ کیونکہ علما کا اس مین اختلاف

ہے۔ بعض تو کہتے ہین کہ رات دن سے پہلے پیدا ہوئی ہے۔ اور اون کی دلیل
ہے۔ کہ دن تو آفتاب کے نور سے ہوتا ہے اس لیے جب آفتاب غائب
ہوجاتا ہے تو رات ہوجاتی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ دن جو نور ہے رات پر جو تاریکی
ہے وارد ہوا کرتا ہے۔ پس جب آفتاب کا نور نہ ہوگا تو رات ثابت و قایم رہے گی
پس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات ہی ان دونوین اول ہے۔ اور یہ حضرت ابن عباس
کا قول ہے۔ اور اور لوگ کہتے ہین کہ دن رات سے پہلے مخلوق ہوا ہے۔ اور
اون کی دلیل یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے اللہ تعالی تھا اور اوس کے ساتھ کوئی اور شے
نہ تھی نہ اوس وقت رات تہی نہ دن تھا۔ اور اوس کے نور سے ہر شے جو مخلوق ہوئی
تھی چمکتی تھی۔ یہان تک کہ اوس نے رات کو بہی پیدا کیا۔ اور ابن مسعود نے کہا ہے
کہ تمہارے رب کے پاس نہ رات ہے نہ دن ہے اور آسمانون کا نور اوسی کے مُنہ کے
نور سے ہے۔ ابو جعفر کہتا ہے کہ جو علت اوپر مذکور ہوئی اوس کی رو سے پہلی بات
اولی بالصواب ہے۔ اور اللہ تعالی کا قول أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا رَفَعَ
سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا (بہلا تمہارا قیامت مین دوبارہ پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا کہ اوس
کو خدا نے بنایا اور اوس کی چہت خوب اونچی رکہی پہر اوس کو ہموار کیا۔ اور اوس کی رات کو تاریک
بنایا اور اوس کی دہوپ نکالی) بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ یہان رات کا دن سے
پیشتر اوس نے ذکر کیا ہے اور عبید بن عمیر الحارثی کا قول ہے۔ کہ مین حضرت علی کے
پاس تھا۔ ابن الکوار نے ادن سے اوس سیاہی کا حال پوچھا جو چاند مین دکھائی دیتی
ہے۔ کہا کہ (خالق کے خالقیت کی) یہ ایک آیت ہے جو (چمکتی تھی اور اب) مٹ گئی
ہے اور ابن عباس نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اور ایسے ہی مجاہد اور قتادہ بھی کہتے ہین

کہ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے آفتاب کو چاند سے زیادہ منور پیدا کیا ہے۔

۲۵ شمس و قمر کا گاڑی مین چڑھکر چلنا اور اس حدیث کا جھوٹ ابو جعفر نے ایک حدیث ابن عباس سے اور اونھون نے نبی صلعم سے بڑی لنبی کئی ورق کی بیان کی ہے۔ اور اوس مین شمس و قمر کی پیدایش اور اون کی رفتار کا حال لکھا ہے۔ کہ وہ دو گاڑیون پر چلا کرتے ہین۔ ہر گاڑی مین تین سو ساٹھ رسیان ہین۔ جنھین اتنے ہی فرشتہ پکڑ کر کھنیچتے ہین۔ اور وہ گاڑیون پر سے گر بھی پڑتے ہین۔ اور ایک سمندر مین جو آسمان اور زمین کے درمیان ہی ڈوب جایا کرتے ہین۔ اسی سے اونھین گرہن لگ جاتا ہے۔ پھر فرشتے اونھین نکالتے ہین۔ جس سے وہ گرہن کے بعد چمکنے لگتے ہین۔ اور نیز اوس مین کواکب کا اور اون کی رفتار کا اور آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر اوس مین مغرب کے ایک شہر کا جس کا نام جابرسا ہے اور ایک مشرق کے شہر کا جس کا نام جابرقا ہے بیان کیا ہے۔ کہ ان مین سے ہر ایک شہر کے دس دس ہزار دروازی ہین۔ جن کی حراست کے واسطے ہر دروازہ پر دس دس ہزار آدمی رہتے ہین اور اوہ ہر روز بدل جاتے ہین (اور) پھر وہ قیامت کے دن تک کبھی لوٹ کر نہین آتے۔ اور یاجوج ماجوج اور منسک و تاریس کا اور اور بہت سی چیزون کا بھی ذکر کیا ہے جن کے ذکر کی یہان حاجت نہین ہے۔ مین نے اون کو اس لیے بیان نہین کیا کہ وہ باتین عقل کی منافی ہین اگر اون کے اسناد صحیح ہوتے تو ہم ضرور ذکر کرتے اور اوس کا بیان کرتے۔ مگر یہ حدیث صحیح نہین ہے۔ اور ایسی بُری بات کی نسبت یہ کسی طرح جائز و روا نہین ہے۔ کہ ایسے ضعیف اسناد سے کتابون مین لکھا جائے۔

۲۶ خاتمہ تمہید اور چونکہ ہم اوس مدت کا ابتدا سے آخر تک بیان کر چکے جس مین اللہ تعالیٰ

نے اپنی مخلوق مین سی جسے پیدا کرنا چاہا اوسے پیدا کیا اور کل کو پیدا کر کے فارغ ہو گیا اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ مدت ہماری دنیا کے برسون سے کتنی ہوتی ہے۔ اور اوس کا زمانہ دنیا کے لحاظ سے کس قدر ہے۔ اور ہماری غرض جیسا کہ ہم بیان کر چکے اس کتاب سے یہ ہے۔ کہ ہم ایک تاریخ لکھین جس مین ملوک جبابرہ کا ذکر کرین۔ کہ کس نے اپنے رب سے عصیان کیا۔ اور کون اوس کا مطیع رہا۔ اور رسولون اور نبیون کا حال بھی اوس مین لکھین۔ اور اوس چیز کا بھی ہم ذکر کر چکے جس سے تاریخین صحیح ہوتی اور اوقات دریافت ہوتے ہین اور وہ شمس و قمر ہین تو ہم اب پہلے اوس شخص کا ذکر کرتے ہین کہ جسے اللہ تعالی نے ملک عطا کیا تھا اور اوسے نعمت دی تھی پھر اوس نے کفران نعمت کیا۔ اور اوس کی ربوبیت کا منکر ہو گیا۔ اور تکبر کیا۔ جس سے اللہ تعالی نے اپنی نعمت اوس سے سلب کر لی۔ اور اوسے خراب و ذلیل کر دیا۔ پھر اوس کے بعد ہم اورون کا ذکر کرین گے جو اوس کے طریق پر چلے اور اوس کی تقلید کی۔ اور اللہ تعالی نے اپنا عذاب اون پر نازل کیا۔ اور اون کا بھی بیان کرین گے۔ جو اوس کے مقابلہ مین یا بعد مین بادشاہ ہوئے۔ اور اونہون نے اپنے رب کی اطاعت کی۔ اور اچھے آثار اون سے رہے۔ اور اسی کے ساتھ انبیا و رسل کا بھی ذکر کرین گے۔

ابلیس لعنہ اللہ اور اوس کے حکومت کی ابتدا اور حضرت آدم سی اوس کا طغیان

۲۷ ابلیس دنیا کا سب سے اول بادشاہ ان بادشاہون مین سے اول اور امام اور رئیس ابلیس ہے۔ اسے اللہ تعالی نے بہت اچھا پیدا کیا اور اوسے شرافت دی تھی۔ اور جیسا کہتے ہین دنیا کے آسمان اور زمین کی حکمرانی اوسے عنایت کی تھی۔ اور علاوہ اس کے وہ جنت کے خزان مین سے ایک خازن بھی تھا۔ مگر اوس نے اپنے رب سے تکبر کیا۔ اور ربوبیت

کا دعوی کیا۔ اور اپنے ماتحتون سے اپنی عبادت کرانا چاہا۔ اس لیے اللہ نے اوسے
شیطان رجیم کر دیا۔ اور صورت بگاڑ دی۔ اور اپنی نعمت اوس سے چھین لی۔ اور لعنت
کر کے اپنے آسمانون سے اوسے دنیا مین نکال دیا۔ پھر اوس کا اور اوس کے اتباع کا
مسکن آخرت مین جہنم کی آگ مقرر کیا۔ اللہ تعالے ہمین آتشِ جہنم سے بچاے۔ اور نیز
اللہ تعالی ہمین اپنے غضب سے اور عزت کے بعد ذلت سے اپنی پناہ مین رکھے
اب ہم اوس کا حال ابتدا سے لکھتے ہین کہ کیسے اللہ تعالی نے اوسے نعمت کرامت
کی تھی۔ اور کیسے اوس نے اوس بات کا ادعا کیا جس کے وہ قابل نہ تھا۔ اور اوس کے
بعد ہم اون حوادث کا ذکر کرین گے جو اوس کی سلطنت و مملکت مین ہوئے۔ اور اخیر کو
اوس کے مملکت مین زوال آگیا۔ اور وہ سبب بھی بیان کرین گے کہ جس سے اوس مین
زوال آیا انشا اللہ تعالی

ابلیس لعنہ اللہ کی پادشاہی اور اوسکی مملکت مین حوادث

۲۸ ابلیس آسمان کا بادشاہ اور خازن جنت حضرت ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت
ہے۔ کہ ابلیس دنیا کے آسمان کا بادشاہ اور فرشتون کے ایک قبیلہ مین سے تھا
جنھین جن کہتے تھے۔ اور اونھین جن اس لیے کہتے تھے کہ وہ جنت کے خازن
تھے۔ اور بادشاہ ہونے کے سوا ابلیس جنت کا خازن (یعنی دربان) بھی تھا
ابن عباس کہتے ہین۔ کہ پھر اوس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس سے اوس نے
اوسے شیطان رجیم بنا دیا۔ اور اللہ تعالی کے قول وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ
(اور جو اون مین سے کہے کہ اللہ تعالی نہین بلکہ مین ہی معبود ہون) کی نسبت قتادہ سے روایت
ہے۔ کہ یہ آیت خاص ابلیس کے حق مین ہے۔ اون باتون کے سبب سے جو اوس نے

کہی تھین۔ اور جن سے اللہ تعالیٰ نے اوسے شیطان رجیم کر دیا اور فرمایا فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ
جَہَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ (تو یہ مردود ہوا اوسکو ہم جہنم کی سزا دینگے اور سرکشون کو
بھی ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہین) اور ایسے ہی ابن جریج سے بھی آیا ہے۔

۲۹ زمین پر سب سے اول جنون کی سکونت اور ابلیس کا اونکو یہان اور اونکو جزیرون مین نکالنا اب رہے وہ حوادث
جو اوس کی مملکت اور سلطنت مین ہوئے۔ اون مین سے ایک وہ ہے جو ضحاک
نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہین کہ ابلیس ملائکہ کے ایک قبیلہ مین
سے تھا جسے جن کہتے ہین۔ یہ جن فرشتون مین گرم آگ سے پیدا ہوئے تھے۔ اور
ابلیس جنت کا خازن بھی تھا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ فرشتہ نور سے اور وہ جن
جن کا ذکر قرآن مین آیا ہے آگ کے مارج سے پیدا ہوئے ہین۔ اور مارج آگ کی زبان
کو کہتے ہین۔ جو آگ کے بھڑکنے کے وقت ایک طرف کو ہوتی ہے۔ اور آدمی مٹی سے
پیدا ہوا ہے۔ اور زمین مین سب سے اول جن رہا کرتے تھے۔ انہون نے آپس مین
خوب قتال کیے اور خون بہایے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ ابن عباس کہتے
ہین کہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو فرشتون کی ایک فوج دیکر بھیجا اور یہ فرشتے اوسی
قبیلہ کے تھے جنہین جن کہتے ہین۔ پھر ابلیس اور اوس کے ساتھی اون جنون سے
لڑے۔ اور اونہین سمندر کے جزائر اور پہاڑون کے کنارون پر نکال دیا۔

۳۰ ابلیس کا غرور اور اوس کا سبب جب اوس نے یہ کام کیا تو اوس کے دل مین غرور
آگیا۔ اور کہنے لگا کہ جو کام مین نے کیا ہے کبھی کسی نے نہین کیا تھا۔ اوس کے
دل مین جو خطرہ گزرا اوس سے اللہ تعالیٰ کو خبر ہو گئی مگر اوس کے ساتھی فرشتہ اوس پر
مطلع نہین ہوئے۔ ایسی ہی انس سے بھی روایت ہے۔ اور ابو صالح نے ابن عباس

سے اور مرۃ الہمدانی نے (جو بسکون میم و دال مہملہ منسوب ہمدان کی طرف ہے جو کہ یمن کا
ایک بڑا قبیلہ ہے) ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ کہ اونہون نے کہا ہے جب
اللہ تعالی اون چیزون کو پیدا کر چکا جنہین پیدا کرنا منظور تھا تو وہ عرش پر چڑھ گیا۔ اور ابلیس کو
دنیا کے آسمان کا مالک کر دیا۔ یہ ابلیس اون ملائکہ مین سے تھا۔ جنہین جن کہتے ہین۔ اور جن انہین
اسو جھہ سے کہتے ہین کہ وہ جنت کے خازنوںمین سے ہین اور ابلیس بادشاہ ہونے کے سوا خازن
بھی تھا۔ اس سے اوس کے دل مین کید و غرور آگیا۔ اور کہا۔ کہ یہ امارت اللہ تعالی
نے مجھے فرشتون پر کسی فوقیت کے سبب سے دی ہے۔ یہ بات اللہ تعالے کو
معلوم ہوگئی۔ تو اوس نے کہا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (یعنی مین زمین مین ایک خلیفہ
بنانا چاہتا ہون) ابن عباس کہتے ہین کہ اوس کا نام عزازیل تھا۔ اور یہ فرشتون مین بڑا
مجتہد اور عالم تھا۔ اس سے اسے غرور ہوگیا۔ اور یہ اوس کے غرور کی وجھہ کی نسبت
تیسرا قول ہے۔ اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالی نے
ایک مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اونہون نے کہا کہ ہم سجدہ
نہین کرین گے۔ اس لیے خدا نے اون پر آگ بھیجی۔ جس سے وہ جل گیے۔ پھر اللہ
نے اور مخلوق پیدا کی۔ اور کہا کہ مین ایک آدمی کو مٹی سے پیدا کرتا ہون تم آدم کو سجدہ
کرو۔ لیکن اونہون نے انکار کیا۔ تو اللہ تعالی نے اون پر آگ بھیجی اور وہ جل گیے۔ پھر
اللہ نے ان فرشتون کو پیدا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ اونہون نے
کہا اچھا۔ اور ابلیس اون مین سے تھا جنہون نے سجدہ نہ کیا تھا۔ اور شہر بن حوشب
نے کہا ہے۔ کہ ابلیس اون جنون مین سے تھا جو زمین پر رہتے تھے۔ اور اوسے کسی
فرشتہ نے گرفتار کر لیا تھا اور آسمان کی طرف لے گیا تھا۔ اور سعید بن مسعود سے بھی

ایسی ہی روایت آئی ہے - لیکن اولی بالصواب وہ ہے جو اللہ تعالی نے کہا ہے
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ وَکَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّہٖ (یعنی جب ہم نے فرشتون سے آدم کو سجدہ کرنے کو کہا تو اونھون نے سجدہ کیا۔ مگر
ابلیس نے نہ کیا۔ اور وہ جنون مین سے تھا اور اوس نے اپنے رب کا کہا نہ مانا) اور جایز ہے
کہ اوس کا فسق اس وجہ سے ہو۔ کہ کثرت عبادت و اجتہاد کے سبب سے وہ اپنے
آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔ اور شاید اس وجہ سے ہو۔ کہ وہ جنون مین سے تھا۔

آدم علیہ السلام کی پیدائش

۳۲ آدم کی پیدائش کی نسبت اللہ تعالی کی فرشتون سے باتین ابلیس کی سلطنت کے حوادث
مین سے ایک حادثہ یہ ہے کہ حضرت آدم ہمارے باپ اوس وقت پیدا ہوئے
اور یہ اس طرح ہوا۔ کہ جب اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرشتون پر ابلیس کے دل کا غرور
جو اونھین نہین معلوم تھا ظاہر کر دے جس سے اوس کی امارت ہلاکی تک اور اوس
کی مملکت زوال تک پہونچ چکی تھی۔ تو اوس نے فرشتون سے کہا۔ کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَۃً۔ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ (یعنی مین زمین پر ایک خلیفہ
کرنا چاہتا ہون۔ وہ بولے کہ کیا تو ایسے شخص کو اوس مین آباد کرتا ہے جو فساد کرے اور خون بہایا کرے)
ابن عباس سے روایت ہے کہ فرشتون نے یہ اس لیے کہا تھا۔ کہ وہ اوس کی اور جنون
کی حکومت کو دیکھا کرتے تھے جو اس سے پہلے زمین پر رہتے تھے۔ اونھون نے
اس لیے اپنے پروردگار سے کہا۔ کہ کیا تو اوس مین جنون کے سے لوگون کو پیدا کرتا ہے
جو اوس مین خون ریزی اور فساد کرتے اور تیری نافرمانی کرتے تھے۔ حالانکہ نَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ (یعنی ہم تیری حمد مین تسبیح پڑھتے اور تقدیس کرتے ہین) اس پر اللہ نے

اون سے کہا کہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (یعنی وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) یعنی جو ابلیس کے دل مین غرور ہوا ہے۔ اور میرے خلاف حکم کرنے پر جو اوس کا ارادہ ہے۔ اور دہوکے مین پڑ گیا ہے اوسے مین جانتا ہون۔ اور مین اوسے تمکو دکھا دون گا۔ تاکہ تم اوسے کھُلم کھلا دیکھ لو۔

۳۲ اللہ تعالی کا زمین سے آدم کے بنانے کے لیے مٹی منگانا جب اللہ تعالی نے آدم کے پیدا کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تو جبرئیل کو حکم دیا کہ زمین سے جا کر مٹی لائے۔ زمین نے کہا کہ مین تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہون تو مجھ سے کچھ (مٹی لے کر) کم نہ کر اور مجھے بگاڑ نہین۔ اس لیے جبرئیل نے اوس مین سے کچھ نہ لیا اور لوٹ گیے۔ اور کہا یارب اوس نے تیری پناہ مانگی۔ اس لیے مین نے اوسے پناہ دی۔ پھر اللہ نے میکائیل کو بھیجا اون سے بھی اوس نے پناہ مانگی اور اونہون نے پناہ دی اور لوٹ گیے۔ اور خدا سے وہ ہی کہا جو جبرئیل نے کہا تھا۔ پھر اللہ نے ملک الموت کو بھیجا۔ اوس سے بھی زمین نے پناہ مانگی۔ اوس نے کہا کہ مین بھی خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ مین اپنے رب کا بغیر حکم نافذ کیے نہ لوٹ جاؤن چنانچہ اوس نے زمین پر سے مٹی لی۔ اور اوس کو ملایا۔ کیونکہ اوس نے ایک جگہ سے مٹی نہین لی تھی۔ بلکہ سرخ سپید کالی اور چمکتی ہوئی مٹی لی تھی اس لیے بنی آدم مختلف رنگ کے ہوتے ہین۔ اور ابو موسی نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدم کو ایک مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اوس نے تمام زمین پر سے لی تھی۔ اس لیے بنی آدم زمین کی طرح کے سرخ سیاہ گورے اور انہین رنگون سے ملے جلے ہوتے ہین۔ اور ایسے ہی کسی کے مزاج مین سہولت اور کسی مین حزن اور کوئی خبیث بد باطن اور کوئی نیک دل ہوتا ہے۔

[آد]م کے پتلے کی مٹی کا خمیر ہونا

پھر آدم کی مٹی بھگوئی گئی - جس سے وہ دلیدی کی [طر]ح) لازب (یعنی چپکتی ہوئی) ہوگئی - پھر وہ چھوڑ دی گئی - کہ جس سے وہ سڑ کر بدبودار ہوگئی پھر اور چھوڑ دی گئی جس سے وہ صلصال (سوکھ کر بجتی ہوئی) ہوگئی - جیسا کہ ہمارے پروردگار تبارک وتعالی نے فرمایا ہے - وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (یعنی ہم نے انسان کو بجتی ہوئی سڑی بدبودار مٹی سے پیدا کیا ہے) اور لازب اس مٹی کو کہتے ہین جس کے اجزا ایک دوسرے سے چپکتے ہوئے ہون - یعنی پھر مٹی چھوڑ دی گئی جس سے متغیر ہوکر سڑ گئی اور حما مسنون یعنی سڑی بدبودار ہوگئی - پھر صلصال ہوگئی جس کے معنے بجنی والی کے ہین - اور اوس کا نام آدم اس لیے ہوا - کہ وہ ادیم (یعنی سطح) زمین کی مٹی سے بنایا گیا ہے - ابن عباس کہتے ہین کہ اللہ نے آدم کی مٹی کو حکم دیا - پھر وہ اوس کے پاس لائی گئی - پھر آدم چپکتی اور سڑی بدبودار مٹی سے بنایا گیا - اور یہ سڑی بدبودار مٹی چپکنے کے بعد ہوئی تھی -

۴۳ آدم کا پتلا بنا اور ابلیس اور فرشتون کا اوس سے خوف

پھر اللہ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا تاکہ ابلیس اوس کے سجدہ سے تکبر نہ کرے اور اونہون نے کہا - کہ اوس کا پتلا چالیس رات اور بعض کہتے ہین چالیس سال یون ہی پڑا رہا - اس زمانہ مین ابلیس اوس کے پاس آتا اور اپنے پانون سے ٹھکراتا تھا - جس سے صلصال ہوتا یعنی کھنکن آواز نکلتی تھی - اور اونہون نے کہا کہ اسی لیے اللہ تعالی نے کہا ہے مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (بجنی والی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح تھی) وہ فرماتا ہے کہ وہ پتلا کھکل تھا ٹھوس نہ تھا - پھر ابلیس کبھی اوس پتلے کے منہ سے اندر گھستا اور اوس کی دبر سے نکل جاتا اور کبھی دبر سے گھستا اور منہ سے نکل جاتا - اور کہتا تو کوئی (دبڑی) چیز نہین ہے - لیکن کسی بڑے

کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر مین تیرے اوپر مسلط ہوا۔ تو مین تجھے ہلاک کر ڈالونگا
اگر تو مجھہ پر مسلط ہوا۔ تو مین تیری اطاعت نہین کرونگا۔ اور فرشتہ بھی جب اوس پر
سے گزرتے تو اوس سے ڈرتے تھے۔ اور ابلیس اون سب سے زیادہ
خوف کرتا تھا۔

۳۵ آدم مین روح کا پڑنا پھر جب وہ وقت آیا۔ کہ جس وقت اللہ نے اوس مین روح
پھونکنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو اوس نے فرشتون سے کہا۔ کہ جب مین اوس مین روح
پھونکون تو تم اوس کو سجدہ کرو۔ پھر جب روح اوس مین پھونکی گئی۔ تو وہ سر سے اوس مین
داخل ہوئی۔ اور جس قدر اوس کے اندر گھستی گئی اوس کا پتلا گوشت ہوتا گیا اور جب سر مین
مین روح داخل ہوئی تو اوسے چھینک آئی۔ اس پر فرشتون نے اوس سے کہا۔
کہ کہو الحمد للہ اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ کہنے کا اوس کے دل مین
خیال ڈال دیا تھا۔ اس لیے اوس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہا۔ اس کے جواب
مین اللہ نے کہا رحمك ربك یا آدم (یعنی اے آدم تجھہ پر تیرا پروردگار رحم کرے) پھر جب
روح اوس کی آنکھون مین پہونچی تو اوس نے جنت کے پھلون کی طرف دیکھا۔ اور جب
پیٹ مین پہونچ گئی تو اوسے کھانے کی اشتہا ہوئی۔ پھر قبل اس سے کہ روح پاؤن
تک پہونچے جلدی سے جنت کے پھلون کی طرف جھپٹا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (یعنی انسان جلد باز پیدا ہوا ہے)

۳۶ آدم کو فرشتون کا سجدہ اور ابلیس کا غرور اور جنت سے نکلنا پھر کل فرشتون نے اوسے
سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے غرور کیا اور سجدہ نہ کیا اور کافرون مین سے ہوگیا۔ اس واسطے
اوس سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ جب مین نے حکم کیا تو تو نے کیون سجدہ نہ کیا کہا مین اوس سے

بہتر ہون۔ ایسا مین نہین ہون کہ بشر کو سجدہ کرون جو مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اوس
نے ازراہ کبر و نافرمانی اور حسد کے سجدہ نہ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا اِبلیسُ مَا
مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ۔ قَالَ
اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ
رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ۔ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ
وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ (خدا نے ابلیس سے پوچھا۔ اے ابلیس جس چیز کو ہمنے
اپنے ہاتھون سے بنایا اوسکو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز مانع ہوئی۔ کیا تو شیخی مین آگیا۔ یا تو فی الواقع
بڑے لوگون مین سے ہے۔ وہ بولا اوسکو سجدہ مین کس طرح کرون مین اوس سے کہین بہتر ہون مجھکو
تو نے آگ سے بنایا۔ اور اوسکو تو نے مٹی سے بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو تو یہان سے نکل جا
کہ تو ہماری بارگاہ سے راندہ گیا اور روز جزا تک تجھپر ہماری لعنت برسا کریگی۔ وہ بولا۔ تو اے
پروردگار مجھکو اوس دن تک کی مہلت دے۔ جبکہ دوبارہ سب لوگ اوٹھا کھڑے کیے جاینگے
فرمایا ہان تجھکو اوس دن تک کی مہلت ہے۔ جس کا وقت (ہم ہی کو) معلوم ہے۔ وہ بولا تو مجھے
تیری عزت کی قسم ہے۔ کہ ان بنی آدم مین جو تیرے خالص بندے ہین اون کے سوا مین سب
کو ہی گمراہ کرکے رہونگا۔ فرمایا تو ہم بھی حق بات کہے دیتے ہین۔ اور ہم حق ہی کہا کرتے
ہین کہ ہم بھی تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کرین اون سب سے جہنم کو بھر دینگے)۔ پھر جب اللہ تعالیٰ
ابلیس سے اور اوس کی معاتبت سے فارغ ہو گیا۔ اور اوس نے معصیت کی تو اللہ تعالیٰ
نے اوس پر لعنت کی۔ اور اپنی رحمت سے اوسے مایوس اور شیطان رجیم کر دیا اور جنت

سے نکال دیا۔ شعبی نے کہا ہے کہ ابلیس جنت سے نکلا تو اوس کے ایک کندے پر سے دوسرے پہلو کی طرف ہو کر چادر لپٹی ہوئی تھی۔ اور اوس کے سر پر عمامہ تھا اور وہ سست افسردہ خاطر ہو رہا تھا اور اوس کے صرف ایک پیرہن جو تا تھا۔ اور حمید بن ہلال نے کہا ہے کہ ابلیس جب گرا ہے تو کولہے پر ہاتھ رکہے ہوئے تھا اسی لیے نماز مین کولہے پر ہاتھہ رکہنا مکروہ ہے۔

۴۷ اللہ کا ابلیس اور آدم کو ایک دوسرے کے مقابلہ کی قوت دینا اور جب ابلیس گرا دیا گیا۔ تو اوس نے کہا یارب تو نے مجھے آدم کے سبب سے جنت سے نکالا ہے۔ اور مجھے اوس پر بغیر تیری مدد کے غلبہ نہین ہو سکتا۔ کہا تو تو اوس پر مسلط رہے گا۔ کہا یارب کچھہ اور بہی مجھے زیادہ دے۔ کہا اوس کی جب کوئی اولاد ہوگی تو تیری بھی ویسی ہی ایک اولاد ہوگی۔ کہا مجھے کچھہ اور بہی دے۔ کہا تیرا مسکن اون کے دلون مین ہو گا۔ اور تو اون کے خون کی رگون مین چلے پھرے گا۔ کہا کچھہ اور بھی دے۔ کہا تو اپنے سوار پیادہ اون پر اکٹھے کر کے لیجا۔ اور اون کے مال اور اولاد مین شریک رہ اور اون سے وعدہ کر آدم نے کہا یارب تو نے اوس پر نظر کی اور اوسے مجھہ پر مسلط کیا۔ اور مین بغیر تیری مدد کے اوس سے اپنی حفاظت نہین کر سکتا۔ اللہ نے کہا کہ تیری جب اولاد پیدا ہوگی مین ہر ایک کے ساتھہ ایک محافظ مقرر کرون گا جو قرین بد سے اوسکی حفاظت کیا کرے گا۔ کہا یارب کچھہ اور دے۔ کہا ایک نیکی کے عوض مین دس گنا بلکہ اس سے بہی زیادہ ثواب دون گا۔ اور برائی کا عوض ایک ہی لون گا بلکہ اوسے بہی مٹا دون گا کہا یارب کچھہ اور بہی زیادہ کر۔ کہا یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا (اے ہمارے بندو جنہونے گناہ کر کے اپنے

اور زیادتیاں کی ہین اللہ کی رحمت سے ناامید نہ رہو۔ کیونکہ اللہ تمام گناہون کو معاف فرماتا ہے ۔
کہا یارب کچھ اور بھی دے۔ کہا توبہ کا دروازہ اوس وقت تک تیری اولاد کے لیے
کھلا رہے گا جب تک اون مین جان ہے۔ کہا یارب کچھ اور بھی دے۔ کہا مین یون
ہی بخش دون گا۔ کہا بس کافی ہے۔

۳۸ آدم اور فرشتون کا سلام پھر اللہ نے آدم سے کہا۔ کہ تو فرشتون کی اوس جماعت کے
پاس جا اور کہو السلام علیکم۔ پھر وہ اون کے پاس گیا۔ اور اونہین سلام کیا۔ اونہون نے
کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ پھر وہ رب کے پاس لوٹ کر آیا۔ تو اوس نے کہا کہ یہ تیری اور تیری
ذریت کے لیے باہم سلام کا طریق ہوگا۔

۳۹ اللہ تعالیٰ کا آدم کو نام بتانا اور فرشتون کی اون سے بے علمی۔ پھر جب ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اور ملائکہ کو جو بات
چھپی تھی وہ معلوم ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام
نام بتا دے۔ علما نے نامون کے باب مین اختلاف کیا ہے۔ ضحاک نے ابن عباس
سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اوسے وہ سب نام بتا دئے۔ جو لوگون مین
مشہور ہین جیسے انسان جانور زمین میدان پہاڑ گھوڑا گدہا اور اوسی طرح کی چیزین یہان تک
کہ پھسکے مٹکے کا نام بھی بتا دیا۔ اور اسی طرح سے مجاہد اور سعید بن جبیر نے بھی کہا ہے۔
اور ابن زید نے بھی کہا ہے۔ کہ اللہ نے اوس کی ذریت کے نام بتا دئے تھے۔ اور
ربیع نے کہا ہے کہ خاص فرشتون کے نام بتائے تھے۔ پھر جب اللہ نے اوسے نام
بتا دئے تو پھر اللہ نے ان چیزون کو جن کے یہ نام تھے۔ فرشتون کے سامنے کیا۔ اور
کہا کہ اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ مین تم مین سے خلیفہ کرون تو تم میری طاعت اور تقدس
کروگے اور نافرمانی نہین کروگے۔ اور اگر کسی اور کو کرون گا تو وہ فساد کرے گا۔ اور خون بہائیگا

توتم مجھے ان چیزون کے نام بتاؤ - کیونکہ اگر تم ان چیزون کے نام نہ جانو گے جن کو
تم دیکھ رہے ہو - تو یہ ظاہر ہو جائے گا کہ تم وہ باتین بدرجہ اولیٰ نہین جان سکو گے جو
تمہارے اور تمہارے سوا اور کسی کے آگے کو ہون گی جو بھی تم سے چھپی ہوئی ہین
یہ قول ابن مسعود کا ہے اور ابو صالح کی بھی ابن عباس سے بھی روایت ہے - اور
حسن اور قتادہ دونو یہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتون سے کہا کہ مین آدم
کو پیدا کرون گا اور خلیفہ بناؤن گا - اور اونہون نے کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ (کیا تو زمین مین ایسے شخص کو بناتا ہے جو اوس مین فساد پھیلائے اور خون بہائے)
اور اللہ نے کہا اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (مین وہ مصلحتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) تو اونہون
نے آپس مین کہا - کہ ہمارے رب کو جو چاہے پیدا کرنے دو وہ جو کچھ پیدا کرے گا ہم
اللہ کے نزدیک اوس سے اکرم اور اعلم ہون گے - پھر جب اللہ تعالیٰ نے اوسے
پیدا کیا اور اون سے کہا کہ اوسے سجدہ کرو تو وہ جان گئے کہ وہ اون سے بہتر ہے
اور اللہ اوسے اکرم سمجھتا ہے پھر اونہون نے کہا کہ اگرچہ وہ ہم سے بہتر اور اللہ کے نزدیک
اکرم ہی ہو مگر ہم زیادہ عالم ہین - پھر جب اونہون نے اپنے علم پر غرور کیا - تو اللہ نے
اونہین جانچا اور اوسے سب نام بتا دئیے پھر اونہین فرشتون کے سامنے کیا اور کہا کہ
اگر تم اس بات مین سچے ہو کہ مین تم سے اکرم اور اعلم نہین پیدا کرون گا تو تم ان چیزون
کے نام بتاؤ - یہ سنکر اونہون نے جلدی سے توبہ کی - اور ہر مومن کو توبہ کی جلدی کرنا
چاہیئے - اور کہا کہ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (یعنی
تو پاک ہے ہم کو اوتنا ہی علم ہے جتنا تو نے بتا دیا ہے - اور تو بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے)
اور ان دونو راویون نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے جو نام بتائے تھے

موڑے خچر اونٹ جن وحوش وغیرہ چیزون کے نام تھے۔

آدم کا جنت مین رہنا اور وہان سے نکلنا

۴۰ ابلیس کا جنت سے اخراج پھر جب فرشتون کو ابلیس کی معصیت اور طغیان کا جو مستتر تھا حال معلوم ہوگیا اور آدم کو سجدہ نہ کرنے کے سبب سے جو اوس نے معصیت کی اوس کی وجہ سے اللہ تعالی نے اوس پر عتاب کیا اور اوس نے معصیت پر اصرار کیا۔ اور اپنی ضلالت وغوایت پر قایم رہا۔ تو اللہ نے اوس پر لعنت کی اور اوسے جنت سے خارج کردیا۔ اور اوس سے جو دنیا کے آسمان کی اور زمین کی حکومت دی تھی اور جنت کا خازن بنایا تھا وہ سب کام اوس سے چھین لیے۔ اور اوس سے اللہ نے کہا۔ کہ اوس سے یعنی جنت سے نکل جا۔ تو رجیم (مردود) ہے تجھپر قیامت کے دن تک لعنت ہو۔

۴۱ آدم کا جنت مین رہنا اور اوس کی تسکین کے لیے حوا کی پیدایش۔ اور آدم کو جنت مین رکھا۔ ابن عباس اور ابن مسعود نے کہا ہے۔ کہ جب آدم جنت مین رہنے لگا تو وہ اکیلا چلتا پھرتا تھا اوس کا جوڑا نہ تھا جو اوس کی تسکین کے لیے اوس کے پاس رہے پھر اوسے کچھ نیند آگئی۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس کے سر کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ جسے خدا نے اوسی کی پسلی سے پیدا کیا تھا۔ آدم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اوس نے کہا کہ مین عورت ہون کہا کہ تو کیون پیدا ہوئی ہے۔ کہا اس لیے کہ تو میرے ساتھ رہے۔ پھر فرشتون نے اوسکا مبلغ علم دریافت کرنے کے لیے اوس سے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے آدم نے کہا حوا (زندہ) پوچھا کہ یہ اس کا نام کیون ہوا کہا اس لیے کہ وہ حی وزندہ سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر اوس سے اللہ تعالی نے کہا یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (اے آدم تو اور تیری بی بی دونو جنت مین رہو اور اوس مین جہان کہین سے تمہارا جی چاہے بافراغت کہاؤ پیو) ابن اسحاق نے اہل کتاب کی روایتون سے اور اور لوگون سے جن مین عبداللہ بن عباس بہی ہین یہ کہا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آدم پر نیند کا غلبہ کر دیا۔ اور اوس کی پسلیون مین سے بائین جانب کی ایک پسلی لی۔ اور اوسکی جگہہ گوشت بہر دیا۔ اور اوس سے حوا کو بنایا۔ اور آدم سو رہا تہا۔ جب وہ اُٹھا تو اوسے اپنے پہلو پر دیکہا۔ تو بولا کہ تو میرا گوشت میرا خون اور میری جان ہے پھر اوسے اوس سے تسکین ہو گئی۔

۴۲ آدم کو دانۂ گندم سے ممانعت اور شیطان کا سانپ کے ذریعے سے جنت مین جانا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کا جوڑا بنا دیا۔ اور اوس کے دل کو اوس سے تسکین دے دی تو کہا یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (اے آدم تو اور تیری بی بی دونو جنت مین رہو۔ مگر اس (گیہون کے) پیڑ کے پاس نہ جانا نہین تو تم دونو اپنا نقصان کرو گے) اور مجاہد اور قتادہ نے بہی ایسے ہی کہا ہے۔ جب اللہ نے آدم کو اور اوس کی بی بی کو جنت مین رکہا تو اونہین اجازت دے دی کہ جو جنت کا پہل چاہین کہائین مگر ایک پیڑ کا پہل نہ کہائین۔ یہ امتحان کے واسطے قید لگا دی تہی اور اس واسطے کہ جو اوس نے اون کے اور اون کی ذریت کے لیے قضا مقرر کر رکہی ہے وہ پوری ہو جاے۔ پھر اون کے دل مین شیطان نے وسوسہ ڈالا۔ اور اوس کے وہان جانے کی صورت اس طرح واقع ہوئی کہ جب اوس نے جنت مین داخل ہونا چاہا تو خزان جنت نے اوسے روک دیا۔ اس واسطے وہ زمین کے جانورون کے پاس آیا۔ اور اون سے کہا کہ مجہے سوار کرا کے وہ جنت مین پہونچا دین تاکہ مین آدم سے اور اوس کی بی بی سے کچہہ باتین

کر آون۔ مگر ہر ایک جانور نے اس سے انکار کیا۔ یہان تک کہ وہ سانپ کے پاس آیا۔
اور کہا کہ مین تجھے بنی آدم سے بچاؤن گا۔ اگر تو مجھے وہان داخل کر دے گا تو مین تیرا
ذمہ دار ہون۔ اس لیے اوس نے اوسے اپنے دو دانتون مین رکھہ لیا پھر سانپ اوسی
جنت مین لے گیا۔ اوس وقت اوس کے چار پیر تھے۔ اور اللہ کی مخلوق مین سے
نہایت خوبصورت بختی اونٹ کی طرح تھا۔ اس گناہ کے سبب سے اللہ نے اوس
سے پیر چھین لیے اور اب وہ پیٹ کے بل چلتا ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ جہان
پاؤ اوسے مار ڈالو اور خدا کے دشمن کے ذمہ کو توڑ ڈالو۔

۳۴ ابلیس کا آدم و حوا کو بہکانا جب سانپ جنت مین پہونچ گیا تو ابلیس اوس کے منہ
سے نکل آیا۔ اور آدم اور حوا کے سامنے چلا کر رو دیا۔ کہ وہ سنکر رنجیدہ ہو گئے۔ اور پوچھا
کہ تو کیون روتا ہے۔ کہا مین اس لیے روتا ہون کہ تم مر جاؤ گے۔ اور یہ نعمت و کرامت
جو تمہین حاصل ہے تم سے سب جاتی رہے گی۔ اس سے اون کے دل کو صدمہ
ہوا۔ پھر اوس نے اون کے دل مین وسوسہ ڈالا۔ اور کہا آدم کیا مین تجھے وہ پیڑ بتا دون
جس سے ہمیشہ زندہ رہتے ہین۔ اور ایسا ملک ملتا ہے کہ کبھی فنا نہین ہوتا۔ اور کہا کہ
تمہارے پروردگار نے اس پیڑ سے تمہین اس لیے منع کیا ہے کہ کہین تم فرشتہ نہ ہو جاؤ
یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔ اور اون سے قسم کھائی کہ تم فرشتہ ہو جاؤ گے اور اگر فرشتہ نہ ہوے
تو بھی تم جنت مین ہمیشہ رہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس نے اونہین دھوکا دیا۔
اور حوا پر اوس کے وسوسہ کا بڑا اثر ہوا۔ اس لیے جب آدم نے اوسے اپنی حاجت
کے لیے طلب کیا۔ تو کہا کہ جب تک تو یہان نہ آئے مین نہین آتی۔ جب وہ آیا تو
کہا اوس وقت تک مین تیرا کہا نہین مانتی جب تک کہ اوس پیڑ کے پھل کو یعنی گیہون

کو نہ کہائیے۔

۴۴ آدم کا گیہون کہانا اور اپنا ستر اوسے معلوم ہونا

پھر اونہون نے اوسے کہا لیا۔ اور اون کا ستر اونہین دیکہنے لگا۔ وہان اون کا لباس ظفر کا تہا (جو ایک قسم کی خوشبودار بوٹی ہے اور میرے نزدیک غالباً ناخن سے مراد ہے) اس لیے وہ جنت کے پتے اپنے بدن پر لگانے لگے۔ کہتے ہین کہ وہ انجیر کے پتے تہے اور یہ قاعدہ تہا کہ جو کوئی اس (گیہون کے) درخت کو کہاتا تو اوسے پاخانہ کی ضرورت ہوتی تہی۔ اور آدم جنت مین بہاگتا چلا۔ پھر پروردگار نے اوسے پکارا کہ اے آدم کیا تو مجہ سے بہاگتا ہے۔ کہا۔ نہین یارب۔ لیکن مجہے حیا آتی ہے۔ اللہ تعالی نے کہا۔ آدم تجہے یہ کیونکر معلوم ہوا۔ کہا یارب حوا کے سبب سے۔

۴۵ اللہ تعالی کا عورت اور زمین کو سزا دینا اور آدم (حوا) اور ابلیس کو زمین پر پہینکنا

پھر اللہ تعالی نے کہا تو اوسے مین ہر مہینے خون آلود کیا کرون گا اور اوسے سفیہ و نادان کرون گا۔ مین نے اوسے حلیم (یعنی بردبار و عاقل) بنایا تہا۔ اور مین اوسے ایسی حاملہ کرون گا کہ وہ اوس مین کبیدہ خاطر رہے گی۔ اور ایسی ہی کراہت سے وضع حمل کرے گی۔ اور بار بار موت کے منہ مین چلی جائے گی۔ حالانکہ مین نے اوسے ایسا کیا تہا۔ کہ باآسانی حاملہ ہوتی اور آسانی ہی سے وضع حمل کرتی۔ اور اگر مین اوسے اس مین مبتلا نہ کرتا تو عورتون پر کبہی حیض کی مصیبت نہ پڑتی۔ اور وہ حلیم رہتین۔ اور ایام حمل مین اونہین کچہہ تکلیف نہ ہوتی۔ اور نہ وضع حمل مین کچہہ سختی ہوتی۔ اور اللہ تعالی نے کہا مین اوس زمین پر لعنت کرون گا جس سے وہ پیدا ہوئی ہے کہ وہان پہلون کی جگہہ کانٹے ہون گے اور اوس وقت تک جنت مین اور زمین پر کہجور اور بیر سے کوئی درخت افضل

نہ تھا۔ اور سانپ سے کہا کہ تیرے پیٹ مین ملعون گھسا اور میرے بندہ کو دہوکا دیا۔
تو بہی ملعون ہے۔ تیرا پیٹ تیرا پیر ہوگا۔ اور خاک تیری روزی ہوگی اور تو بنی آدم کا دشمن
اور بنی آدم تیرے دشمن ہون گے۔ جہان تو اونہین پائیگا تو اون کی ایڑی کو کاٹے گا
اور جہان وہ تجھے پائین گے تیرے سر کو کچلین گے۔ آدم ابلیس اور سانپ تم ایک
دوسرے کے دشمنو یہان سے نکل جاؤ۔ پھر اونھین زمین پر پہینک دیا۔ اور آدم و حوا
سے سب نعمت و کرامت چھین لی۔ کہتے ہین کہ سعید بن المسیب قسم کہاتا تھا کہ آدم
نے بحالتِ عقل اوس پیڑ کا پھل نہین کہایا۔ بلکہ حوا نے اوسے شراب پلائی اور جب
وہ مخمور ہوگیا تو اوسے وہان لے گئی۔ اور اوس نے کہالیا۔ مین کہتا ہون۔ سعید سے
یہ ایک تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسا کہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جنت کی
شراب کی حقیقت مین فرماتا ہے کہ اوس مین مستی نہین ہوتی۔

وہ دن جس مین آدم جنت مین گیا اور پھر وہان سے نکلا اور توبہ کی

۶۴ جمعہ کے دن کی فضیلت حضرت ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا
آن حضرت نے "اون سب دنون سے جن مین آفتاب نے طلوع کیا ہے جمعہ کا دن بہتر
ہے۔ اوسی روز آدم پیدا ہوا۔ اور اوسی روز اوسے جنت مین سکونت ملی۔ اور اوسی
روز وہان سے وہ نکالا اور گرایا گیا۔ اور اوسی روز اللہ نے اوس کی توبہ قبول کی۔ اور اوسی
روز قیامت ہوگی۔ اور اوسی دن مین ایک ساعت ہوتی ہے جسے اونہون نے فرمایا
کہ بہت چھوٹی ہے۔ جب وہ ساعت کسی مسلمان بندہ کو مل جائے تو اللہ سے جو اچھی
بات اوس وقت طلب کرے اللہ اوسے وہی دے دیتا ہے"۔ عبد اللہ بن سلام

نے کہا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی ساعت ہے۔ وہ اوس روز کی اخیر ساعت ہی۔

۷۸ آدم کے جنت مین رہنے کی مدت پر بحث

ابو العتاہیہ کہتا ہے۔ کہ آدم جنت سے نوین یا دسوین ساعت مین نکالا گیا ہے اور جب جنت سے زمین پر پہینکا گیا ہے تو اوس وقت اوس روز کے نو گھنٹے گزر چکے تہے۔ اور جنت مین وہ پانچ ساعت یا پانچ گھنٹہ رہا تھا۔ اور بعض نے یہ بہی کہا ہے کہ وہ صرف تین گھنٹہ رہا تھا۔ اگر اس قول کے قائل کا یہ ارادہ ہے۔ کہ آدم فردوس مین اوس جمعہ کے دن کے دو ساعت رہا جو ہماری دنیا کے دنون مین سے ہے اور جس کی مقدار اوس قدر ہے جتنی کہ ہوتی ہے تب تو اوس کا قول بعید الصواب نہین ہے۔ کیونکہ جو اخبار متقدمین اہل علم سے وارد ہوئے ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم چھٹے دن کی اخیر ساعت مین پیدا ہوا ہے جس کی مقدار ہمارے برسون مین ایک ہزار سال ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دن کے ایک ساعت کی مقدار (تقریباً) ہماری تراسی سال کے برابر ہوگی۔ اور یہ ہم ذکر کر چکے ہین کہ آدم کی مٹی کا جب پروردگار نے خمیر کر لیا تو روح پہونکنے سے پہلے چالیس برس تک اوس کا پتلا پڑا رہا۔ اور اس مین شک نہین کہ یہان یہ ہمارے ہی برس مراد ہین۔ پھر جب اوس مین روح پہونکی گئی اور اوس کے معاملات گزرے اور اوسے جنت مین سکونت کے لیے جگہہ دی گئی۔ اور زمین پر پہینکا گیا۔ تو ان معاملات کی مدت کی مقدار یہ ابعید نہین کہ ہمارے سالون سے پینتیس ۳۵ برس ہو۔ اور اگر اوس کا اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ جنت مین اوس جمعہ کے دن عین دن کے وقت مین دو ساعت رہا۔ جو اون دنون کے برابر ہے جس کی مقدار ہمارے سالون مین ایک ہزار سال کے برابر ہے تو اوس کی بات حق نہین

ہوسکتی کیونکہ جس کسی اہل علم نے اس معاملہ مین کچہ کہا ہی اونہون نے یہ ہی کہا ہی کہ اوسمین جمعہ کے دن
عین دن کے اخیر وقت مین قبل غروب آفتاب کے روح پہونکی گئی ہے۔ اور ابوصالح
نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ آدم جنت مین نصف یوم رہا جسکی
مقدار پانچ سو برس ہے۔ یہ بہی اون احادیث کے جو نبی صلعم سے وارد ہوئے ہین
اور اون اقوال کے جو علما نے بیان کیے ہین خلاف ہے۔

اوس مقام کا ذکر جہان آدم وحوا زمین پر گرے

۴۸ آدم حوا ابلیس اور سانپ کے گرنے کے مقام

کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جس دن آدم کو پیدا کیا تھا اوسی دن یعنی اوسی جمعہ کے ہی روز اوسے اور اوس کی زوجہ
حوا کو آسمان سے گرا دیا۔ چنانچہ حضرت علی وابن عباس وقتادہ اور ابو العتاہیہ نے کہا ہے
کہ آدم ہند کے جزیرہ سراندیپ مین ایک پہاڑ پر اور حوا جدہ مین پھینکے گئے تہے۔
ابن عباس کہتے ہین۔ کہ حضرت آدم اوس کی تلاش مین چلے۔ اور اس سفر مین جہان
اونہون نے قدم رکہے وہان بستیان آباد ہوگئین اور دونو قدمون کے درمیان بیابان
رہ گیے۔ غرض کہ چلتے چلتے جمع کے مقام پر آئے۔ اور بی بی حوا نے بہی ازدلاف
(یعنی استقبال) کیا اس لیے اوس مقام کا نام مُزدَلفہ ہو گیا۔ اور عرفات مین ان
دونو کا تعارف ہوا (یعنی ایک نے دوسرے کو پہچانا) اس سے اوس کا نام عرفات
ہو گیا۔ اور وہ دونو جمع کے مقام پر مجتمع ہوئے اس لیے اوسے جمع کہنے لگے
اور سانپ اصفہان مین اور ابلیس میسان مین گرا۔ اور بعض کہتے ہین کہ آدم بریددشام
اور ابلیس اُبُلَّہ مین گرا تھا۔ ابوجعفر کہتا ہے کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ جب تک کوئی حدیث

قابل حجت نہین سلے اوس وقت تک اوس کی صحت نہین معلوم ہوسکتی۔ اورجو
حدیث کہ ہم تک پہونچی ہے وہ وہ ہی ہے کہ جس مین آدم کے ہند مین گرنے کا
ذکر ہے۔ اور وہ ایسی حدیث ہے کہ علماے اسلام نے اوس کی صحت مین
کچھہ کلام نہین کیا ہے۔

۴۹ آدم کے قد کا طول اور اوس کا گھٹنا حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت آدم
کوہ توو پر گرے تو اون کے پیر زمین پر تھے اور سر آسمان سے لگا ہوا تھا۔ اس لیے
وہ آسمان کے فرشتون کی تسبیح کی آواز سنتے تے۔ اور فرشتے اون سے ڈرتے
تھے۔ اس لیے اونہون نے اللہ سے دعا مانگی کہ آدم کا قد گھٹا دے۔ اس واسطے
اللہ تعالیٰ نے آدم کے قد کا طول گھٹا کر ساٹھہ گز کر دیا۔ اس سے آدم کو رنج ہوا۔
کیونکہ فرشتون کی آواز اور اون کی تسبیح کو سنکر اون کا دل بہلتا تھا۔ وہ جاتا رہا
اور اونہون نے اللہ تعالیٰ سے کہا۔ کہ اے رب مین تیرے گھر مین تیرے پاس
رہتا تھا۔ تیرے سواے میرا کوئی اب نہین ہے۔ تو نے مجھے جنت مین رکھا تھا
اوس کا جو پھل جہان کا مین چاہتا کھاتا تھا۔ پھر تو نے جبل مقدس پر گرا دیا۔ وہان
سے مین فرشتون کی آواز سنتا تھا اور جنت کی ہوا مجھے میسر آتی تہی۔ اب تو نے
مجھے گھٹا کر ساٹھہ گز کا کر دیا۔ جس سے اون کی آواز کا سننا اور نظر سے دیکھنا سب
جاتا رہا اور جنت کی ہوا بھی اب نہین ملتی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ کہ اے
آدم یہ سب تیری معصیت کا سبب ہے جو مین نے تجھہ سے کیا ہے۔

۵۰ آدم و حوا کا لباس جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ آدم و حوا ننگے ہین۔ تو اون کو آٹھہ جوڑے
دنبون مین سے جو اللہ تعالیٰ نے جنت سے نازل کیے تھے اوسے ایک فرو بنہ

کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اس لیے اونہون نے ایک دنبہ کو لے کر ذبح کیا۔ اور اوس کے بال نکالے۔ اور حوا نے اوسے کاتا۔ اور آدم نے اوسے بُنا اور اپنے واسطے اوس سے ایک جبہ اور حوا کی ورع (ایک قسم کا عورتون کا پائیجامہ) اور اوڑہنی بنائی اور یہ کپڑے اونہون نے پہنے۔ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو اون کے پاس بہیجدیا تھا۔ کہ دنبہ اور اونٹ کی کہالون کو پہننے کا طریق وہ اونہین سکہا دے۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ صوف کا لباس اون کی اولاد کا ہے۔ لیکن آدم اور حوا کا لباس وہ ہی تھا جو اونہون نے جنت کے پتون کا بنا لیا تھا۔

۵۱ حضرت آدم کا خانہ کعبہ کو بنانا اور حج کرنا پھر اللہ تعالی نے حضرت آدم پر وحی بہیجی۔ کہ میرے عرش کے مقابل میرا ایک حرم ہے۔ تو وہان جا اور میرے لیے ایک مکان اوس جگہ بنا۔ پھر تو اوس کا طواف کر جیسے کہ تو نے فرشتون کو میرے عرش کا طواف کرتے دیکھا ہے۔ اوس مقام پر مین تیری اور تیرے اولاد کی جو میری طاعت کرین گے دعا قبول کیا کرون گا آدم نے کہا یا رب یہ کیسے مین کر سکتا ہون۔ نہ تو مجھ مین طاقت ہے اور نہ وہ مقام مجھے معلوم ہے۔ اس لیے اللہ نے ایک فرشتہ اوس کے ساتھ کیا۔ وہ اوسے مکہ کی طرف لے گیا۔ اس وقت آدم جب کسی سبزہ زار پر گزرتا۔ تو فرشتہ سے کہتا کہ ذرا یہان ٹہیرا دے۔ تو فرشتہ کہتا کہ ٹہر جا۔ یہان تک کہ وہ مکہ پہونچ گیے اور جہان جہان حضرت آدم اس سفر مین ٹہیرے وہان آبادی ہو گئی۔ اور ما سوا اوس کے بیابان رہ گیا۔ پھر اونہون نے طور سینا اور طور زیتا (دمشق کے پہاڑ) اور لبنان اور جودی سے پتھر اور حرا سے اوس کے ستون لیے یعنی سب پانچ پہاڑون سے بیت اللہ کو بنایا اور جب اوس کی تعمیر سے وہ فارغ ہو گیے تو فرشتہ اونہین عرفات پر لے گیا۔ اور وہ

مناسک اونہین دکہادے جو آج کل وہان آدمی کیا کرتے ہین - پہر وہ اونہین مکہ کو لایا اور اونہون نے اوس کا سات مرتبہ طواف کیا - پہر ہند کو لوٹ آئے - اور کوہ نود پر وفات پائی - اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ حوا اور آدم اکٹھے گرے تہے - اور حضرتِ آدم نے بیت کو بنایا ہے - مگر یہ اوس کے خلاف ہے جو آیندہ انشا اللہ تعالی ہم ذکر کرین گے - کہ بیت آسمان سے نازل ہوا تہا - کہتے ہین کہ حضرت آدم نے ہند سے پیادہ پا آکر چالیس حج کیے تہے -

۵۲ - جنت کے پہل اور خوشبوئین وغیرہ دنیا مین اور صنعت کے ابتدای اوزار

اور جب حضرت آدم ہند مین آکر ٹہیرے تو اون کے سر پر جنت کے بیر کا ایک تاج تہا - جب وہ زمین پر پہونچے تو وہ خشک ہو گیا اور پتے جہڑ کر گر گیے - اور اوس سے ہند مین قسم قسم کی خوشبوئین پیدا ہو گئین - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خوشبو اون پتون کی ہے جس سے آدم و حوا نے اپنا بدن چہپایا تہا اور بعض کا یہ بہی قول ہے - کہ جب اونہین جنت سے نکلنے کا حکم ہوا - تو وہ جنت کے جس درخت پر سے گزرے اوسکی ایک ڈالی اونہون نے توڑلی - اور جب گرے تو اون ڈالیون کو لے کر گرے - انہین ڈالیون سے ہند کی خوشبو ہوئی ہے - اور اللہ تعالی نے اوسے جنت کے پہل بطور توشہ کے دے تہے - یہ پہل جو ہمارے ہین اونہین سے پیدا ہوئے ہین - فرق یہی ہے کہ یہ (سڑتے گلتے) متغیر ہو جاتے ہین اور وہ متغیر نہین ہوتے ہین - اور اونہین ہر چیز کا بنانا اللہ تعالی نے سکہا دیا تہا - اور جنت کی خوشبوؤن مین سے بعض خوشبوئین اونہین دیدی تہین - اور حجر اسود بہی اون کے ساتھ ہی آیا تہا - یہ اوس وقت برف سے بہی زیادہ سپید تہا - اور جنت کے یاقوت کا تہا

اور حضرت موسیٰ کا عصا بھی اونہین کے ساتھ آیا تھا جو جنت کے آس کا یا لیان کا تھا۔ اور اس کے بعد مین اہرن ہتوڑہ اور سنڈاسی بھی اللہ تعالیٰ نے نازل کی۔ اور حضرت آدم کی ایسی اچھی صورت تھی۔ کہ اون کی اولاد مین بجز حضرت یوسف کے اور کوئی اونکا مشابہ نہین ہوا۔

۵۳ جبرئیل کا آدم کو گندم کی زراعت سکہانا اور حضرت جبرئیل اون کے پاس گندم کی ایک تھیلی لے کر آئے۔ آدم نے کہا کہ یہ کیا ہے۔ کہا یہ وہی جیز ہے جس نے تجھے جنت سے نکالا ہے۔ کہا پھر مین اس کا کیا کرون۔ کہا تو اسے زمین مین بکہیر دے اونہون نے بکہیر دئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونہین اوسی وقت اوگا دیا۔ پھر حضرت آدم نے اونہین کاٹا اور جمع کیا۔ اور مل کر اونہین ہوا مین سیلایا۔ اور پھر اونہین پیسکر گوندہا اور روٹی پکائی۔ یہ باتین سب اونہین جبرئیل نے بتائی تھین۔ اور جبرئیل نے اون کے لیے پتھر اور لوہا بھی اکٹھا کر دیا تھا۔ پھر جب اونہین مارا تو اون سے آگ نکلی اور جبرئیل نے اونہین لوہے اور کہیتی کا کام سکہایا۔ اور ایک بیل اونہین لا کر دیا جس سے وہ کہیتی کیا کرتے تھے۔ کہتے ہین کہ یہی وہ شقا (اور محنت) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین کیا ہے۔ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى (تو ایسا نہو کہ شیطان تم دونو کو بہشت سے نکلوا باہر کرے۔ اور تمہاری شامت آجائے)

۵۴ حضرت آدم کا حج اور توبہ کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے آدم کو پہاڑ سے نیچے اتارا۔ اور اونہین زمین کا اور جن چارپائے۔ پرندے وغیرہ جو زمین پر رہتے تھے اون سب کا مالک کر دیا۔ پھر اونہون نے اللہ سے شکایت کی کہ کیا میرے سوا اے رب دنیا مین تیری تسبیح پڑھنے والا کوئی اور نہین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مین تیرے صلب سے

ایسے لوگ پیدا کرون گا جو میری تسبیح اور تحمید کرین گے - اور مین زمین پر مکان بنواؤن گا
جن مین میرے ذکر کی آواز بلند ہوگی - اور ایک مکان مین ایسا بناؤن گا جسے مین اپنی
کرامت کے لیے خاص کرون گا - اور اوسکا نام بیت اللہ رکھون گا - اور اوس کو حرم
آمن ٹھیراؤن گا - جو کوئی میرے لیے اوس کی حرمت کرے گا - وہ میری کرامت
و نوازش کا مستحق ہوگا - اور جو شخص وہان کے رہنے والون کو خوف مین ڈالے گا اور
اونہین ڈرائے گا - تو وہ میرے ذمہ کو توڑ دے گا اور میری حرمت کو ضایع کرے گا
وہ آدمیون کے لیے سب سے اول بیت ہوگا - جو شخص اوس کا قصد کرے گا - اور اوس
کے سوا اوس کا اور کوئی ارادہ نہ ہوگا - وہ گویا میرے پاس آئے گا اور میری زیارت
کرے گا اور میرا مہمان ہوگا - اور کریم پر لازم ہے کہ جو کوئی اپنے
پاس آئے اور اپنا مہمان ہو اوس کا اکرام کرے اور اوس کی حاجت کو پورا کرے - تو
اوسے جب تک جیتا رہے گا بنایا کرے گا - اور جب تو مر جائے گا تو تیرے بعد
تیری نسل سے قومین اور گروہ اور انبیا امتہ بعد امتہ پیدا ہوتے رہین گے وہ اوسے بناتے
رہین گے پھر اللہ تعالی نے آدم کو حکم دیا - کہ وہ بیت الحرام کو جاسے - یہ بیت الحرام
جنت سے ایک ہی یاقوت کا اور بعض کہتے ہین ایک ہی موتی کا بنا ہوا تھا - اور
اوس وقت تک دنیا مین تھا - جب تک کہ حضرت نوح کے طوفان مین اون کی قوم
نہ ڈوبی - اوس کے بعد وہ آسمان کو اٹھ گیا - اور اوس کی بنیاد باقی رہ گئی - پھر اللہ نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو توفیق دی - اور اونہون نے جیسا کہ آیندہ ہم ذکر کرین گے
اوسے بنایا - اور حضرت آدم بیت کو آئے کہ حج کرین اور وہان توبہ کرین - اور وہ اپنی
خطا پر اور جنت کی نعمتون کے جاتے رہنے سے دو سو [۲۰۰] برس سے رو رہے تھے

اور چالیس روز تک اس غم مین کہانا پینا چہوڑ دیا تھا۔ پھر اوس کے بعد کہایا پیتا تہا اور حضرت آدم نے حوا سے بھی سو برس تک تقرب نہین کیا تہا۔ پہر اونہون نے بیت کا حج کیا۔ اور اپنے پروردگار سے کچھہ کلمات سیکھے اور اوس کے بموجب توبہ کی اور وہ کلمات اللہ تعالیٰ کے اس قول مین ہین رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ط (اے رب ہمارے ہم نے اپنے آپ کو خود تباہ کیا اگر تو ہماری خطا معاف نہین کرے گا اور رحم نہین فرمائیگا تو ہم بالکل برباد ہو جاینگے۔)

ذریت آدم کا اخراج آدم کی پشت سے اور اون سے میثاق لینا

۵۵ روز ازل مین جنتی اور دوزخیون کی تفریق | سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ذریت آدم سے عرفہ کے مقام پر نعمان مین (جو بقیع بطون اول ہی) میثاق لیا۔ اور جس قدر اون کی ذریت قیامت تک پیدا ہوگی اونہین سب کو آدم کی پشت سے نکالا۔ اور اون کے سامنے اونہین بکثرت ذرون کی طرح پہیلا دیا۔ پھر اون سے کلام کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ۔ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔ (کیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون سب بولے ہان ہم اس بات کے گواہ ہین۔ اور یہ اسغرض سے کیا کہ ایسا نہو کہین قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بیخبر ہی رہے یا کہنے لگو کہ شرک ابتدا مین تو ہمارے بڑون ہی نے کیا اور ہم اون ہی کی اولاد تہے۔ کہ اون کے بعد دنیا مین آئے ہم ایسا بڑون کو دیکہا ویسا ہی ہم بھی کرنے لگے۔ تو اے خدا کیا تو ہم کو اون لوگون کے جرم کی پاداش مین ہلاک کئے دیتا ہے۔ جنہون نے پہلے غلطی کی) اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے۔

کہ اللہ تعالی نے اون سے موضع دحنا مین میثاق لیا۔ اوسری نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے آدم کو جنت سے نکالا۔ مگر ابھی اوسے آسمان سے زمین پر نہین پھینکا تھا کہ اوس کی پیٹھ کے دہنے طرف ہاتھ پھیرا۔ اور اوس کی اولاد کو نکالا۔ وہ سپید ذرون کی طرح ایسے تھے جیسے موتی ہوتے ہین۔ پھر کہا۔ کہ میری رحمت کے ساتھ تم جنت مین داخل ہو۔ پھر اوس کی پیٹھ کے بائین طرف کو مسح کیا۔ اور اوس سے اوس کی ذریت کالی صورت کی نکلی۔ اون سے کہا۔ کہ آگ مین جاؤ۔ اور اوس کی مجھے کچھ پروا نہین ہے۔ اور یہی لوگ ہین جنھین وہ کہتا ہے اصحاب الیمین واصحاب الشمال (داہنے ہاتھ والے اور بائین ہاتھ والے) پھر اون سے میثاق اور وعدہ لیا (کہ دنیا مین جاکر تیری عبادت کرین گے) کہا الست بربکم قالوا بلی پھر اونھون نے اللہ تعالی سے میثاق کیا۔ ان مین سے کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ جنھون نے اقرار برضا و رغبت کیا اور کچھ ایسے تھے جنھون نے تقیہ سے کیا تھا۔

عہد آدم کے حوادث دنیا مین

۵۶ آدم کی اولاد حوا کے بطن سے | حضرت آدم کے زمانہ کے واقعات مین سے سب سے پہلا واقعہ یہ ہے کہ قابیل بن آدم نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا۔ اہل علم کا قابیل کے نام مین اختلاف ہے کوئی تو کہتے ہین کہ اوس کا نام قین ہے اور کوئی کہتے ہین کہ قائین ہے۔ کوئی کہتے ہین کہ قائن ہے۔ اور کوئی بتاتے ہین کہ قابیل ہے۔ اور اوسکے قتل کے سبب مین بھی اختلاف ہے۔ بعض اوسکا سبب یہ بتاتے ہین۔ کہ آدم اپنی بی بی حوا سے جنت مین قبل ارتکاب معصیت کے مباشرت کیا کرتا تھا۔

جس سے اوسے قابیل بن آدم اور اوس کی توام بہن کا حمل رہا۔ اوس وقت جب یہ پیٹ مین تہے تو اوسے کوئی وصب (بیماری) اور وحم (حاملہ عورتون کی کسی چیز کے کہانے کی خواہش) کچھ نہ ہوئی۔ اور نہ جب وہ پیدا ہوئے تو دروزہ ہوا۔ اور نہ جنت کی طہارت کے سبب سے اون کی ولادت کے بعد خون آیا۔ پھر جب اونہون نے اوس درخت کا پھل کہا لیا۔ اور زمین پر پہینکے گئے۔ اور جب پھر اونہین اطمینان ہو گیا اور آدم نے اوس سے مباشرت کی۔ اور وہ ہابیل اور اوس کی توام بہن سے حاملہ ہوئی۔ تو اوسے وحم اور وصب اور نیز ولادت کے وقت دروزہ بہی ہوا۔ اور اونکے ساتھ اوسے خون بہی آیا۔ اور کہتے ہین حوا کا یہ قاعدہ تھا کہ اوسے توام ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا حمل رہا کرتا تھا۔ اور حوا کے پیٹ سے آدم کے چالیس لڑکے لڑکیان بیس[۲۰] مرتبہ مین پیدا ہوئے۔

۵۷ آدم کی اولاد مین نکاح کا قاعدہ اور بار امانت سے آسمان زمین کا انکار

اور ہر لڑکے کو اختیار تھا کہ چاہے اپنی جس بہن سے نکاح کرے۔ مگر وہ توام لڑکی جو اوس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اوسے حلال نہین تہی۔ اور اس کی وجہ یہ تہی کہ اوس وقت بجز اون کی بہنون اور حوا مان کے اور کوئی عورتین ہی نہ تھین۔ اس لیے آدم نے اپنے بیٹے قابیل کو حکم دیا۔ کہ ہابیل کی توام لڑکی سے نکاح کرے۔ اور ہابیل سے کہا کہ وہ قابیل کی توام سے نکاح کرے۔ بعض یہ بہی کہتے ہین کہ حضرت آدم اوس وقت موجود نہ تہے۔ اور جاتے وقت آسمان سے کہا تھا۔ کہ مین تو جاتا ہون تو میرے بچہ کی حفاظت کرنا۔ اوس نے اس سے انکار کیا۔ تو حضرت آدم نے زمین سے کہا۔ زمین نے بہی انکار کیا۔ تو پہاڑ سے کہا۔ پہاڑ نے بہی انکار کیا۔ پھر اونہون نے قابیل سے کہا قابیل نے کہا اچھا۔

تو جا اور جب لوٹ کر آئیگا تو ایسی حالت پائیگا کہ اوس سے تو خوش ہوگا۔ پھر حضرت
آدم چلے گیے۔ تو وہ واقعہ ہوا جس کا ہم ابھی ذکر کرینگے۔ اور اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے وَاِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ
اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًاؕ (ہم نے اس ذمہ واری کو جو اب
انسان پر ہے آسمان پر اور زمین اور پہاڑون پر پیش کیا۔ اور یہ بوجھ اوپر لادنا چاہا۔ تو اونہون نے اوس
کے اوٹھانے سے انکار کیا۔ اور اوس سے ڈر گیے۔ اور آدمی نے بے تامل اوسے اوٹھا لیا
درحقیقت وہ اپنے حق مین بڑا ہی ظالم تھا اور اس کے علاوہ وہ بڑا ہی نادان بھی تھا)

۵۸ قابیل کا اپنی بہن کی خواہش کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اوس کی قربانی نامنظور کرنا۔

پھر جب حضرت آدم نے قابیل اور ہابیل سے اپنی بہنون کے نکاح کے لیے وہ بات کہی
جس کا ہم نے بیان کر دیا ہے۔ تو ہابیل نے اوسے تسلیم کر لیا۔ اور اوس سے راضی
ہو گیا۔ مگر قابیل نے اوسے نہ مانا۔ اور ہابیل کی بہن سے اوس نے کراہت کی۔
اور اپنی بہن ہابیل کو دینا نہ چاہا۔ اور کہا ہم تو جنت کی پیدائش ہین اور وہ زمین پر پیدا
ہوئے ہین۔ مین اپنی بہن کا زیادہ حقدار ہون۔ اور بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے
کہ قابیل کی بہن سب سے زیادہ حسین تھی۔ اس لیے اوس نے اوسے اپنے بھائی کو
دینا پسند نہ کیا۔ اور اپنے لیے چاہا۔ اور وہ جنت کی پیدائش نہ تھی زمین پر ہی پیدا ہوئی
تھی۔ واللہ اعلم۔ غرض اون کے باپ آدم نے کہا کہ بیٹے وہ تیرے لیے حلال نہین
مگر اوس نے اپنے باپ کا کہنا نہ مانا۔ اس لیے اوس کے باپ نے کہا کہ بیٹے تو
الگ قربانی کر اور تیرا بھائی ہابیل بھی الگ قربانی کرے جس کی قربانی اللہ قبول
کرے وہ ہی تیری بہن کا حقدار ہے۔ اور قابیل کاشتکاری کرتا تھا اور ہابیل مویشی

چراتا تھا۔ اس لیے قابیل نے گیہوں چڑہاے۔ اور ہابیل نے اپنی بکریون مین سے اچھے جوان جوان بکرے قربان کیے۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اوس نے گاے کی قربانی کی ہے۔ اس پر اسد تعالی نے ایک سپید آگ بہیجی۔ اور اوس نے ہابیل کی قربانی کو کہالیا۔ اور قابیل کی قربانی کو چہوڑ دیا۔ اور یہ قاعدہ تھا کہ جب اسد قربانی قبول کرتا تو ایسے ہی قبول کیا کرتا تھا

۵۹ قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا اور اوسکی لاش کا چھپانا پہر جب اسد تعالی نے ہابیل کی قربانی قبول کرلی۔ جس مین یہ حکم تھا۔ کہ ہابیل کو قابیل کی بہن دی جاے۔ تو قابیل کو غصہ آیا اور وہ غرور مین بہر گیا۔ اور شیطان اوس پر سوار ہوگیا۔ اور ہابیل سے بولا۔ کہ مین تجھے قتل کردون گا تاکہ تو میری بہن سے نکاح نہ کرے۔ ہابیل نے کہا کہ انما یتقبل اللہ من المتقین لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک الی قولہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ پہر وہ ہابیل کے پیچھے گیا۔ اور وہ اپنے مویشی کے ساتھ تہا پہر اوس نے اوسے مارڈالا۔ یہی دونو ہین جن کا قصہ اسد تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے اور کہا ہے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٥ (اور اے پیغمبر) ان لوگون کو آدم کے دونو بیٹون کا حال سچا سچا پڑہ کر سناوے کہ جب ان دونو نے قربانیان چڑہائین تو ایک (ہابیل) کی ان مین سے قربانی مقبول ہوئی۔ مگر دوسرے (قابیل) کی قبول نہین ہوئی۔ تو پہلے نے کہا کہ مین تجھے ضرور ہی مارڈالون گا۔ دوسرے نے کہا۔ کہ اسد تعالی صرف پرہیزگارون کی

قربانیان قبول کرتا ہے۔ اور اگرچہ میرے قتل کے لیے مجھ پر تو ہاتھ اُٹھاے گا۔ مگر پھر بھی مین تیرے قتل کے لیے تجھ پر ہاتھ اوٹھانے والا نہین ہین تو اللہ پروردگار عالم سے ڈرتا ہون۔ مین یہ چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا دونو کا گناہ تیری گردن پر رہے۔ جس سے تو دوزخیون مین سے ہوجاے اور ظالمون کی یہی سزا ہوتی ہے۔ اس پر بھی اوس کے نفس نے اوسے آمادہ کیا کہ اپنے بھائی کو قتل کردے۔ چنانچہ اوس نے اوسے مار ڈالا اور نقصان اُٹھانے والون مین سے ہوگیا۔) راوی کہتا ہے کہ جب اوس نے اوسے قتل کردیا۔ تو حیران ہوگیا۔ کیونکہ اوسے یہ نہین معلوم تھا۔ کہ اوسے کیسے چھپاوے۔ اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ لوگون کے قول کے بموجب بنی آدم مین یہ اول ہی مقتول تھا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا۔ جو زمین کو کھودنے لگا۔ تاکہ اوسے دکھادے کہ اپنے بھائی کی فضیحۃ یعنی لاش کو کیسے چھپائے۔ جب اوس نے یہ دیکھا تو بولا۔ کہ افسوس مین اس کوے سے بھی گیا گزرا ہوا چاہئے تھا۔ کہ مین اوسکی طرح اپنے بھائی کی فضیحۃ کو چھپا دیتا۔ غرض کہ وہ بڑا شرمندہ ہوا اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کو حکم لکھکر دیا۔ کہ جو کوئی کسی کو مار ڈالے بغیر اس کے کہ اوس مقتول نے کسی کو مار ڈالا ہو یا ملک مین فساد پھیلایا ہو تو اوس قاتل کی نسبت یہ خیال کیا جاے گا کہ اوس نے تمام آدمیون کو قتل کردیا۔ اور جس نے مرتے کو بچالیا تو گویا اوس نے سب آدمیون کو بچالیا۔ اور اون کے پاس ہمارے رسول

کہلی کہلی نشانیان لاے تہے مگر پھر بہی اون مین سے بہت ایسے ہین جو زمین پر زیادتیان کرتے رہتے ہین) جب اوس نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تو اللہ تعالی نے اوس سے کہا کہ قابیل تیرا بہائی ہابیل کہان ہے۔ کہا مجہکو نہین معلوم کیا مین اوس کا نگہبان تہا۔ اللہ تعالے نے کہا۔ کہ۔ (مین جانتا ہون) مجہے اس وقت تیرے بہائی کا خون زمین سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ تجہہ پر وہ زمین لعنت کرتی ہے۔ جس نے اپنا منہہ کہولا اور تیرے بہائی کا خون چوس گئی۔ پس جب تو نے زمین مین ایسا کام کیا تو اب وہ تیرے لیے اپنی سبزی نہین اگاے گی۔ اور تو گہبراکر زمین مین پریشان پہرنے لگے گا۔ اس پر قابیل نے کہا۔ کہ اگر تو معاف نہ کرے تو یہ میری بڑی بہاری خطا ہوئی۔ کہتے ہین کہ یہ قتل عقبۂ حرا کے پاس ہوا تہا۔

۶۰ قابیل کا عدن کو بہاگنا اور قتل ہونا پہر وہ پہاڑ پر سے اپنی بہن کا ہاتہہ پکڑ کر اترا۔ اور عدن کی طرف یمن کے ملک کو اوسے لیکر بہاگا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ جب اوس نے اپنے بہائی کو قتل کر دیا۔ اور پہر اوس نے اپنی بہن کا ہاتہہ پکڑا اور تو دپہاڑ سے نیچے اُترا۔ تو آدم نے اوس سے کہا۔ کہ جا تو ہمیشہ مرعوب اور مخوف رہے گا۔ جسے تو دیکہے گا اوس سے تو ڈرے گا۔ پہر جب وہ اپنی کسی اولاد کی طرف ہو کر گزرتا تو وہ اوسے مارتے تہے۔ وہان کہین قابیل کا ایک اندہا بیٹا بہی آگیا۔ اور اوس کے ساتہہ اوس اندہے کا بہی ایک بیٹا تہا۔ بیٹے نے اندہے سے کہا۔ کہ یہ تیرا باپ قابیل ہے۔ تو اوسے مار۔ اس پر اوس اندہے نے اپنے باپ قابیل کو مارا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ اس پر اندہے کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا۔ کہ تو نے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ یہ سنکر اندہے نے ہاتہہ اُٹہایا۔ اور بیٹے کے طمانچہ مارا کہ وہ بہی مرگیا

پھر کہا افسوس ہین نے (پتھر یا تیر سے) باپ کو مارا اور طمانچہ سے بیٹے کو قتل کر دیا - اور
جب ہابیل قتل ہوا ہے - تو اوس کی عمر بنیل سال کی تھی - اور قابیل کی عمر قتل کے وقت
پینتیس۳۵ برس کی تہی (یہان یہ نہین معلوم ہوتا کہ جب تک قابیل کے پاس عورت ہی نہ تھی
تب تک اوس کی اولاد کیونکر ہوگی - اس کا جواب بہی کچہہ حضرت ابن عباس ہی دینگے)

۶۱ یہ قاتل و مقتول آدم کے صلبی بیٹے تہے - حضرت حسن کہتے ہین - کہ وہ دو نو شخص جن
کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قول وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ مین کیا ہے - وہ بنی اسرائیل مین
سے تہے - اور حضرت آدم کے صلبی بیٹے نہ تہے - اور حضرت آدم ہی سب سے پہلے
مرے ہین - مگر ابو جعفر کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے - کہ وہ دونو حضرت آدم کے صلبی بیٹے
تھے - کیونکہ نبی صلعم سے ایک صحیح حدیث اس باب مین آئی ہے - چنانچہ اونہون نے
فرمایا ہے کہ جب کبہی کسی شخص کا قتل ظلم سے ہوتا ہے تو اوس کا گناہ آدم کے پہلے بیٹے
پر ہوتا ہے - اور اس کا سبب یہ ہے کہ اوس نے ہی یہ طریق سب سے پہلے نکالا ہے -
اس سے ظاہر ہے کہ وہ دونو آدم کے صلبی بیٹے تہے (اور بنی اسرائیل مین قتل پہلے نہین
ہوسکتا) کیونکہ بنی آدم مین بنی اسرائیل سے پہلے بھی برابر قتل ہوتا رہا ہے - اور اس حدیث
مین ہے کہ وہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے قتل کرنا ایجاد کیا ہے - اور اس بات کی
دلیل کہ ذریت آدم مین سے آدم سے پہلے بھی مر چکے ہین - وہ قول ہے جو اللہ تعالیٰ کے
قول هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا
فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا
لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ - فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ
شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا (اے لوگو وہی ذات پاک ہے جس نے تم کو ن واحد آدم سے پیدا کیا

کیا۔ اور اوسی کے جنس کا اوسکا جوڑا بنایا۔ تاکہ مرد عورت کی طرف رغبت کرے۔ تو جب مرد عورت سے
لپٹ جاتا ہے تو عورت کو ایک ہلکا سا حمل رکہا جاتا ہے۔ پہر وہ اوس حمل کو لئے لئے پہرتی ہے۔
پہر جب حمل کی وجہ سے عورت زیادہ بوجہل ہوتی ہے۔ تو میان بی بی دونو ملکر خدا سے کہ وہی اون کا
پروردگار ہے دعا مانگتے ہین۔ کہ اے خدا اگر تو ہم کو جیتا جاگتا پورا بچہ عنایت کرے گا تو ہم تیرا بڑا احسان
مانین گے۔ پہر جب خدا اون کو جیتا جاگتا پورا بچہ عنایت کرتا ہے تو اوس اولاد مین جو خدا نے اون کو
عنایت کی ہے خدا کے شریک بنانے لگتے ہین) کی تفسیر مین حضرت ابن عباس ابن جبیر اور
سدی وغیرہ سے آیا ہے وہ کہتے ہین۔ کہ حوا کے بطن سے جب آدم کے بچے
پیدا ہوتے تو وہ اون کی تعبید کیا کرتین یعنی اون کے نام عبد یا عبد اللہ عبد الرحمٰن
وغیرہ رکہا کرتی تہین۔ مگر وہ مرجایا کرتے تہے اس لیے اون کے پاس ابلیس
آیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم اس طرح کے نام نہ رکہو تو تمہارے بچے زندہ رہا کرین
پہر جب اون کے ایک بیٹا پیدا ہوا تو بی بی حوا نے اوس کا نام عبد الحارث رکہہ دیا۔
جو ابلیس کا نام ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی هو الذی خلقکم من نفس واحدة
الآیات اور یہی روایت مرفوع بہی آئی ہے۔ مین کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ پہلے پہل اونکی
اولاد کو زندہ نہین رہنے دیتا تہا۔ اور جس کا نام عبد الحارث رکہا گیا اوسے امتحاناً اور
آزمایش کے لیے زندہ رکہا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام باتون کو بغیر امتحان کے بہی جانتا ہے
مگر اوس کا وہ علم ایسا ہے کہ جس پر ثواب و عقاب نہین ہوتا ہے۔ اور اس بات کی
دلیل کہ یہ قاتل و مقتول دونو حضرت آدم کے صلبی بیٹے تہے وہ قول ہے
جو علما نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے۔ کہ جب ہابیل قتل ہوا
تو حضرت آدم نے یہ شعر پڑہے تہے۔

تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَیْهَا	فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِیْحٌ
دنیا کا ملک اور جو لوگ اوسپر رہتے ہین وہ بدل گئے	جس سے تمام روئے زمین غبار آلود اور قباحت آمیز دکھائی دیتی
تَغَیَّرَ کُلُّ ذِیْ طَعْمٍ وَلَوْنٍ	وَقَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الْمَلِیْحِ
اور ہر رنگ اور مزہ والی چیز مین تغیر و تبدل آگیا	اور چہرہ پر جو ملاحت آمیز بشاشت تھی وہ بھی گھٹ گئی

ان کے سوا ان اشعار کی اور بھی بہت بیتین ہین ۔

۶۲ کیومرث آدم نہین بلکہ فارس کا بادشاہ تھا اور علماے فرس کا خیال ہے کہ کیومرث ہی آدم ہے ۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ حوا کے بطن سی آدم کا صلبی بیٹا ہے ۔ اور اوس کی نسبت بہت سی باتین لوگ بیان کرتے ہین کہ جن کے ذکر سے کتاب طویل ہوجائے گی ۔ یہان ہمارا قصد یہ ہے ۔ کہ ہم بادشاہون کا اور اون کے کارنامون کا حال لکھین ۔ اور جس قسم کی کتاب ہم بناتے ہین ۔ اوس مین کسی بادشاہ کے نسب پر بحث کرنا مناسب نہین ہے ۔ اور جہان کہین کہ اس قسم کا کوئی ذکر کرتے ہین ۔ تو وہان ہماری غرض اشخاص مذکور کی تعریف سے یہ ہوتی ہے کہ جو شخص اونہین نہ جانتا ہو وہ اونہین جان جائے ۔ اور اور علما جو علماے فارس کے سوا ہین اون کی رائے علماے فارس کے خلاف ہے ۔ وہ کہتے ہین کہ وہ آدم نہین ہے ۔ اور نہ علماے فارس سے اس بات مین متفق ہین کہ ایک شخص اس نام کا گزرا ہے ۔ مگر وہ کون تھا اور کیسا تھا اس مین وہ اون سے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ وہ کیومرث جسے فارس والے آدم بتلاتے ہین وہ حام بن یافث بن نوح تھا اور وہ ایک سردار اور بہت بڑی عمر والا آدمی تھا ۔ اور سرزمین مشرق کر کوہستان طبرستان کے پہاڑ دنباوند سے آیا تھا اور وہ وہان کا اور نیز فارس کا بادشاہ تھا ۔ اس کی اور اوس کے بیٹون کی حکومت بہت بڑی

ہوگئی تھی۔ یہان تک کہ وہ بابل کے اور بعض اوقات وہ ہفت اقلیم کے بادشاہ
تک بھی ہو ہو۔ گیے ستھے۔ اور کیومرث نے شہر بسائے اور قلعہ بنائے تھے۔
اور ہتیار تیار کیے اور گہوڑون کو پالا تھا۔ اور اخیر وقت مین وہ بڑا جابر و سرکش ہوگیا تھا۔
اور آدم کہلانے لگا تہا۔ اور حکم دے دیا تھا۔ کہ جو کوئی مجھے آدم نہ کہے گا اوسے
مین قتل کرودن گا۔ اور اوس کی تین ۳ عورتین تھین۔ جن سے اوس کی بہت اولاد تھی
اور اوس کا بیٹا مار ی اور اوس کی بہن ماریانہ اوس کے اخیر عمر مین پیدا ہوے تھے
جنہین وہ بہت پیار کرتا تھا۔ اور بڑی عزت دے رکھی تھی۔ انہین دونو کی نسل سے
بادشاہ ہوے ہین اور ابو جعفر کہتا ہے کہ مین نے جو یہان کیومرث کا ذکر کیا ہے
اوس کی وجھ یہ ہے۔ کہ کیومرث کی نسبت کسی قوم کے علما اس کے برخلاف نہین ہین
کہ وہ اہل فارس کا مورث اعلی نہین ہے۔ بلکہ اوسے سب ابو الفرس مانتے ہین۔ اختلاف
صرف اسی امر مین ہے کہ وہ آدم ابو البشر ہے یا کوئی اور ہے۔ جیسا کہ ہمنے
ذکر کر دیا ہے۔

۶۳ کیومرث اور اوس کی اولاد کی تاریخ سے تاریخ کا بیان اقرب الی التحقیق ہے۔

اور علاوہ اس کے اوس کی اور اوس کے اولاد کی حکومت برابر بسلسلہ وار سرزمین مشرق اور کوہستان
مین چلی آئی ہے۔ اور اوس وقت ختم ہوئی ہے۔ کہ یزدگرد بن شہریار مرد کے مقام پر حضرت
عثمان بن عفان کے زمانہ مین مارا گیا۔ اور اسی وجہ سے ان بادشاہون کے نام پر
تاریخ کا بیان کرنا بہت سہل ہے اور اور قومون کے بادشاہون کی عمرون پر اندازہ کر کے
تاریخ بیان کرنے کی بہ نسبت اون کے بادشاہون سے تاریخ لگانا اقرب الی التحقیق
ہے۔ کیونکہ اور کوئی قوم ایسی نہین ہے کہ جس کا نسب حضرت آدم تک جاتا ہو۔ اور

اون مین ہمیشہ مملکت رہی ہو اور علی التسلسل اون مین حکومت چلی آئی ہو۔ کہ پچھلے پہلون سے دست بدست اوسے لیتے رہے ہون اور ہمین جو کچھہ معلوم ہوا ہے وہ بہی ہم سب ذکر کرین گے کہ حضرت آدم کی اس قدر عمر ہوئی۔ اور اون کے بعد جو بادشاہ اور نبی ہوئے ہین اون کی اتنی اتنی عمرین ہوئین۔ اور کیومرث ابوالفرس کی اس قدر عمر ہوئی۔ اور یہ بھی بیان کرین گے کہ علما کس امر مین مختلف ہین اور کہان تک متفق ہین۔ اور کون کون سے بادشاہ پر اون کا اتفاق ہے کہ وہ خاص فلان فلان زمانہ مین ہوا ہے انشاء اللہ تعالی۔

۴۹ حضرت آدم نبی مرسل تھے اور پیغمبرون کی تعداد

اور حضرت آدم علاوہ اس کے کہ وہ دنیا کے بادشاہ تھے اللہ تعالی کی طرف سے وہ اپنی اولاد کے واسطے نبی اور رسول بھی ہو کر آئے تھے۔ اور اللہ تعالی نے اون پر اکیس صحیفے نازل کئے تھے اور اونہین حضرت آدم نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ اور جبرئیل نے اونہین لکھنا بتایا تھا۔ حضرت ابوذر نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ انبیا ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہین۔ ابوذر کہتے ہین مین نے پوچھا یا رسول اللہ ان مین سے رسول کتنے ہین۔ فرمایا کہ بہت کثرت سے ہین یعنی تین سو تیرہ[۳۱۳] ہین۔ مین نے پوچھا اون مین اول کون ہے۔ فرمایا حضرت آدم۔ ابوذر کہتے ہین مین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ نبی مرسل ہین۔ فرمایا ہان اللہ تعالی نے اونہین اپنے ہاتھ سے بنایا اور اونہین اپنی روح ڈالی۔ پھر اونہین مر بنا دیا۔ اور اونہین پر مردہ اور خون اور سور کے گوشت کی تحریم کا سب سے پہلے حکم نازل ہوا ہے۔ اور الف بے تے کے حروف اور اکیس صحیفے بھی اون پر آئے ہین۔

حضرت شیث کی ولادت

۶۵ شیث کی پیدایش اور ولی عہدی

حضرت آدم کے زمانہ کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ شیث پیدا ہوئے۔ اور اون کی ولادت اوس وقت ہوئی ہے۔ کہ جب حضرت آدم کی عمر ایک سو بتیس برس کی ہوگئی تھی۔ اور ہابیل کے قتل کو پانچ برس گزر گئے تھے۔ اور کہتے ہین کہ وہ اکیلے بغیر توام کے پیدا ہوئے تھے۔ اور شیث کے معنی "اللہ کی بخشش" ہین جس سے مطلب یہ ہے کہ وہ ہابیل کے بعد ہوئے ہین۔ اور یہی حضرت آدم کے وصی ہین۔ اور حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ توام بھی اون کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ جب حضرت آدم کی وفات کا وقت آیا تو اونھون نے شیث کو اپنا ولی عہد کیا۔ اور اونہین دن رات کی ساعتین بتائین۔ اور ہر ساعت مین جو عبادت خلوت مین کرنا تھی وہ بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ طوفان آئے گا۔ اور آدم کے بعد وہ رئیس ہون گے۔ اللہ تعالی نے اون پر پچاس صحیفے نازل کیے۔ اور اب جتنے آدمی ہین اون سب کا نسب انہین سے ملتا ہے۔

۶۶ کیومرث آدم ہے اور اوسکی اولاد آدم کی اولاد ہے اور ہوشنگ دنیا کا سب سے اول بادشاہ

لیکن فارس والے کہتے ہین کہ کیومرث آدم ہے وہ کہتے ہین کہ کیومرث کی بیٹی میشان میشی کی بہن تھی۔ اور میشی اور میشان سے نکاح ہوا تھا۔ اور میشان کے پیٹ سے سیامک اور سیامی پیدا ہوئے اور سیامک بن کیومرث کے افروال ویس بوراسپ اجزب اوراش بیٹے تھے۔ اور ان سب کی مان سیامی میشی کی بیٹی اور اون کے باپ کی بہن تھی اور وہ کہتے ہین کہ تمام زمین کی سات اقلیمین ہین۔ اور بابل کی سرزمین

اور اوس کے قرب وجوار کے بر و بحر سب ایک اقلیم ہے۔ اور اوس کے ساکنین
افروال بن سیامک کی اولاد اور اولاد کی اولاد مین سے ہین۔ اور افروال بن سیامک کا
بیٹا افری سیامک کی بیٹی کے پیٹ سے ہوشنگ پیشداد بادشاہ تھا۔ اور یہ وہ شخص
ہے۔ جو اپنے دادا کیومرث کے بعد بادشاہ ہوا ہے۔ اور اسی نے ہفت اقلیم پر
سب سے اول حکومت کی ہے۔ اوس کے حالات ہم آگے بیان کرین گے۔ اور
بعض علما کا یہ خیال ہے کہ یہ ہوشنگ آدم کا صلبی بیٹا حوا کے بطن سے ہے۔ لیکن
ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ جو شخص سب سے اول دنیا کا بادشاہ ہوا ہے وہ اوشہنج (ہوشنگ)
بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ فارس والون کے نزدیک
وہ آدم سے دو ہزار دو سو برس بعد ہوا ہے۔ لیکن وہ (درحقیقت) حضرت نوح سے دو سو برس
بعد گزرا ہے۔ اور فارس والون کو وہ حالات معلوم نہین ہین جو حضرت نوح سے پہلے
ہوئے ہین مگر ہمارے نزدیک ہشام بن الکلبی کے بیان کی کوئی معقول وجہ نہین
معلوم ہوتی۔ کیونکہ ہوشنگ فارس والون مین خوب مشہور ہے۔ اور ہر ایک قوم اپنے
انساب کو اور اپنے حالات کو دوسرون سے اچھا جانتی ہے۔ اور اوس نے یہ بھی
کہا ہے۔ کہ بعض نسابہ فارس کا خیال ہے۔ کہ یہ ہوشنگ مہلائیل ہی ہے۔ اور اس کا
باپ افروال قینان ہے۔ اور سیامک انوش قینان کا باپ ہے۔ اور میشی شیث
انوش کا باپ ہے اور کیومرث آدم ہے" اگر یہ خیال صحیح ہو۔ تو کسی طرح شک نہین
کہ ہوشنگ آدم کے زمانہ مین جوان تھا کیونکہ جیسا پہلی کتابون مین لکھا ہوا ہے مہلائیل
کی مان دینہ بنت براکیل بن محویل بن خنوخ بن قینان بن آدم اور اوس کا باپ اوس وقت
پیدا ہوئے تھے۔ جب کہ حضرت آدم کی عمر تین سو پچانوے ۳۹۵ برس گزر چکی تھی۔ اور جب

حضرت آدم کی عمر ہزار برس مانی جاے تو اون کی وفات کے وقت مہلائیل کی عمر چہہ سو پینسٹھ ۶۶۵
برس کی ہوتی ہے۔ اور فارس والے کہتے ہین۔ کہ ہوشنگ کی بادشاہی چالیس برس
رہی تھی۔ اگر یہ بات ایسی ہو جیسے نسابہ نے ذکر کیا ہے اور اوسے ہم نے بیان
کر دیا ہے تو کچہہ بعید نہین ہے۔ کہ وہ قول صحیح ہو کہ حضرت آدم کے دو سو برس بعد
ہوشنگ بادشاہ ہوا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وفات

۶۷ آدم کا شیث کو علم دینا کہتے ہین کہ حضرت آدم گیارہ روز بیمار رہے۔ اور اپنے بیٹے
شیث کو وصی بنایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ قابیل اور اوس کی اولاد سے اس بات کو مخفی
رکہے۔ کیونکہ جب حضرت آدم نے ہابیل کو علم دینے کے لیے مخصوص کیا تھا تو اوس نے
اوسے مار ڈالا تھا۔ اس لیے حضرت شیث نے اور اون کی اولاد نے وہ علم چہپائے
رکہا جو اون کو ملا تھا۔ اور قابیل کی اور اوس کی اولاد کے پاس ایسا علم نہ تھا۔ کہ جس سے
وہ منتفع ہوسکتے۔

۶۸ سلام کا طریق حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اون سے کہا کہ فرشتون کی اوس جماعت
کے پاس جاے۔ اور کہے السلام علیکم چنانچہ وہ اون کے پاس گیے۔ اور اون سے
سلام علیکم کیا۔ اونہون نے کہا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ۔ پہر جب وہ اپنے رب کے
پاس لوٹ کر گیے۔ تو اون سے اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ یہ تیرے لیے اور تیری
اولاد کے لیے سلام کا طریق ہوگا۔

۶۹ حضرت آدم کی عمر اور داؤد کو اپنی عمر مین سے عمر دینا -

پہر اللہ تعالیٰ نے اپنے دونو ہاتھ بند کر کے سامنے کیے اور کہا - ان مین سے ایک پسند کر کے لے لے - حضرت آدم نے کہا - کہ مین اپنے رب کے دہنے ہاتھ کو پسند کرتا ہون - حالانکہ اوس کے دونو ہاتھ دہنے ہی ہین - پہر اللہ تعالیٰ نے اوسے اوس کے سامنے کھولا - تو اونہون نے دیکھا کہ اوس مین حضرت آدم کی اور اون کے تمام ذریت کی صورتین موجود ہین - اور جتنے لوگ ہین اون سب کی سامنے اون کے عمرین لکھی ہوئی ہین - اور آدم کی عمر بہی ایک ہزار سال لکھی ہوئی ہے - اور اون مین کچھہ لوگ ہین کہ اون پر بڑا نور ہو رہا ہے - یہ دیکھکر حضرت آدم نے پوچھا کہ یارب یہ کون لوگ ہین - جن پر ایسا نور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ یہ انبیا و رسول ہین کہ جنہین مین اپنے بندون کی (ہدایت کے) واسطے بہیجتا ہون اسی مین اونہون نے دیکھا - کہ ایک شخص پر کچھہ زیادہ نور معلوم ہوتا ہے - اور اوس کی عمر صرف چالیس برس لکھی ہوئی ہے حضرت آدم نے پوچھا کہ یا رب یہ بڑا نورانی شخص کون ہے - جس کی تو نے صرف چالیس سال عمر لکھی ہے - پہر جب اللہ تعالیٰ نے اونہین بتا دیا کہ وہ داؤد علیہ السلام ہین اور مین نے تو اونہین اسی قدر عمر دی ہے - تو حضرت آدم نے کہا یارب میری عمر سے ساٹھہ برس کم کر لے - اور اوسے دیدے - پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب کچھہ روز بعد حضرت آدم زمین پر پہنچے گیے - اور ملک الموت اون کی جان قبض کرنے کے لیے آیا - تو کہا کہ تو نے بہت جلدی کی - ابہی تو میری عمر کے ساٹھہ برس باقی ہین - ملک الموت نے کہا - کہ تیری عمر کچھہ بہی باقی نہین رہی - کیونکہ تو نے اپنے رب سے کہا تھا - کہ اس قدر عمر تیرے بیٹے داؤد کے نام لکھدے - کہا کہ مین نے تو نہین کہا تھا - نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم بہول گیے - اس لیے اون کی اولاد

بھی بھول جایا کرتی ہے۔ اور اونہون نے انکار کیا اس سے اون کی اولاد بھی منکر ہو جایا
کرتی ہے۔ پھر اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے کتابت کا دستور جاری کیا اور گواہی
کے لیے حکم دیا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ جب آیت الدّین نازل
ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اول منکر حضرت آدم ہین۔ کہ جنہون نے تین مرتبہ انکار
کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جب اونہین پیدا کیا تو اون کی پیٹھ کو مسح کیا۔ اور جو کچھ کہ اونکی
نسل سے قیامت تک اولاد پیدا ہونے کو ہے وہ سب نکالی اور حضرت آدم کو دکھائی
اون مین اونہون نے ایک نورانی شخص کو دیکھا اور پوچھا یا رب یہ میرا کونسا بیٹا ہے۔
کہا کہ یہ تیرا بیٹا داؤد ہے کہا کہ اوس کی کتنی عمر ہے۔ کہا ساٹھ برس۔ کہا اوس کی عمر کچھ اور
زیادہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ نہین ہو سکتا البتہ اگر تو چاہتا ہے تو اپنی عمر مین سے
اوسے دے سکتا ہے۔ اور حضرت آدم کی عمر ہزار سال تھی۔ اوس مین سے اونہون نے
چالیس برس اونہین دیدئے۔ اور کاغذ لیکر اوس پر فرشتون کی گواہی کرا دی۔ پھر جب
آدم کی وفات کا وقت آیا۔ اور ملک الموت نے جان نکالنا چاہا۔ تو کہا میری چالیس برس
عمر ابھی اور باقی ہے۔ اونہون نے کہا۔ یہ تو تو نے اپنے بیٹے داؤد کو دے دی ہے
کہا نہین مین نے تو نہین دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اوس کا نوشتہ دکھایا۔ اور فرشتون
سے گواہی دلائی۔ پھر آدم کی ہزار برس کی عمر پوری کر دی اور داؤد کو بھی سو برس کی عمر پوری دیدی
اور ایسے ہی اور کتنے ہی لوگون نے بھی روایت کی ہے۔ جن مین سے ایک سعید بن جبیر
بھی ہے ابن عباس کہتے ہین۔ کہ آدم کی عمر نوسو چھتیس (۹۳۶) برس کی تھی۔ اور توریت والے
کہتے ہین کہ آدم کی عمر نوسو تیس (۹۳۰) برس کی تھی۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلعم نے اور علما نے بیان
کیا ہے وہ ہم نے اوپر لکھ دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم اعلم الخلق ہین۔ اور ابوہریرہ کی

روایت کے بموجب جس مین بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم نے ساٹھ برس اپنی عمر مین سے داؤد کو دیدی تھے دونو حدیثون مین کچھہ بڑا اختلاف نہین ہے۔ اور جو کچھہ کہ توریت مین ہے کہ اون کی عمر نو سو تیس برس کی تھی تو یہ شاید ایسا ہوگا کہ اللہ تعالی نے وہ ہی عمر اون کی بیان کی ہوگی جو حضرت داؤد کو دینے کے بعد اون کی باقی رہی تھی۔

۷۔ حضرت آدم کی تجہیز و تکفین اور مقام قبر۔ ابن اسحاق نے یحیٰی بن عباد سے اور اوس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ مجھے معلوم ہے۔ کہ جب حضرت آدم کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اون کے لیے کفن اور خوشبو جنت سے بھیجی پھر فرشتے اون کی قبر بنانے اور دفن کرنے کے لیے مقرر کیے گئے۔ اور اونہین قبر مین چھپا دیا۔ اور ابی بن کعب نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت آدم کی وفات کا زمانہ آگیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے اون کے لیے کفن اور خوشبو بھیجی۔ پھر جب حوا نے فرشتون کو دیکھا تو دوڑین کہ جلدی سے اندر جائین۔ حضرت آدم نے کہا۔ کہ میرے پاس سے اور میرے رب کے رسولون کے پاس سے تو ہٹ جا۔ جو واقعات ابتک ہوئے ہین وہ تیرے ہی سبب سے ہوئے ہین۔ اور جو مصائب کہ مجھپر پڑے ہین وہ تیرے ہی سبب سے پڑے ہین پھر جب جان قبض ہوگئی۔ تو اونھون نے انہین بیر کے پانی سے غسل دیا۔ اور تین تین دفعہ دھویا۔ اور تین ہی کپڑون کا کفن دیا۔ پھر قبر کھودی اور اونہین دفن کر دیا۔ اور کہا کہ آدم کے پیچھے اون کی اولاد کے لیے یہی طریق برتا جائے گا ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت آدم نے انتقال کیا تو شیث نے حضرت جبرئیل سے کہا۔ کہ تو نماز پڑہا۔ جبرئیل نے کہا۔ کہ تو آگے ہو اور اپنے باپ پر نماز پڑہا۔ تو اونھون نے تیس تکبیرین کہین۔ پانچ تو یہی ہین جو نماز مین ہوتی ہین اور پچیس حضرت آدم کی فضیلت سے تھین

کہتے ہین کہ حضرت آدم جبل ابوقبیس کے غار مین دفن کیے گیے تہے جسے غار الکبیر کہتے
ہین۔ اور ابن عباس کہتے ہین کہ جب حضرت نوح اپنی کشتی سے نکلے تو اونہون نے
آدم کو بیت المقدس مین دفن کردیا۔ اور حضرت آدم کی وفات جمعہ کے دن ہوئی تھی۔
جیساکہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ اور کہتے ہین کہ حوا اون سے ایک برس بعد تک
زندہ رہین۔ اور پھر انتقال کے بعد اونہین اپنے شوہر کے پاس اوسی غار مین دفن کردیا
گیا اور طوفان تک وہ وہین مدفون رہین۔ پھر اونہین حضرت نوح نے نکال لیا۔ اور اونہین
تابوت مین رکھکر کشتی مین لے لیا پھر جب پانی زمین مین خشک ہوگیا۔ توجہان وہ قبل طوفان
کے مدفون تہے وہین اونہین پھر دفن کردیا۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ حوا کاتا بھی کرتی تھین
اور بنتی بہی تہین اور آٹا گوندہتین اور روٹی پکاتی تھین اور جتنے کام عورتون کے ہین سب
کیا کرتی تھین۔

شیث ابن آدم علیہ السلام

۱ے حضرت شیث اوران کی پیدایش ووفات کچھہ توپہلے ہم اون کا ذکر کرچکے ہین۔ اور یہ بھی
لکہہ چکے ہین کہ وہ حضرت آدم کے اون کے انتقال کے بعد اون کے پس ماندون
پر وصی تہے۔ اور اس قدر صحیفے اللہ تعالیٰ نے اون پر نازل کیے تہے اور کہتے ہین
کہ وہ ہمیشہ مکہ مین رہا کرتے تہے۔ اور اپنے انتقال تک اوس کا برابر حج وعمرہ کیا کرتے
تہے۔ اور جو صحیفے کہ اون پر اور حضرت آدم پر اُترے تہے اونہون نے اونہین سب کو
جمع کیا تھا۔ اور جو اون مین لکھا تھا اوس پر عمل کیا کرتے تہے۔ اور اونہون نے کعبہ کو
پتھر اور مٹی سے بنایا تھا۔ لیکن ہمارے علماے متقدمین کہتے ہین کہ وہ قبہ جو اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم کے لیے کعبہ کی جگہہ بنایا تھا برابر طوفان کے زمانہ تک چلا آتا تھا۔
پھر جب طوفان اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو اوسے اٹھا لیا۔ اور کہتے ہین کہ شیث جب بیمار
ہوئے تو اونہون نے اپنے بیٹے انوش کو وصی بنایا۔ اور پھر مر گیے۔ اور اپنے
ماں باپ کے پاس غار ابوقبیس مین مدفون ہوئے اور یہ اوس وقت پیدا ہوئے تھے
جب حضرت آدم کی عمر دوسو پینتیس برس کی ہوگئی تھی۔ اور بعض لوگ اور بھی اقوال بیان
کیا کرتے ہین۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور ان کی عمر ان کے انتقال کے وقت
نوسو بارہ برس کی تھی۔

۲۷ انوش قینان مہلائیل یرد ادریس متوشلخ کا وصی ہونا۔

پھر انوش بن شیث اپنے باپ کے مرنے کے بعد ملکداری اور رعایا کا انتظام اپنے باپ کے بجاے
کرنے لگا۔ اور پہلی قواعد مین اوس نے کوئی تغیر و تبدل نہ کیا۔ اور انوش کی کل عمر سات سو پانچ برس کی ہوئی اور یہ اوس وقت
پیدا ہوا تھا جبکہ شیث کی عمر چھ سو پانچ برس گزر چکی تھی یہ توریت والوں کا قول ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہین کہ انوش
وغیرہ بہت سے بچے شیث کے پیدا ہوئے تھے اور اونہون نے انوش کو وصی
مقرر کیا تھا۔ پھر انوش بن شیث کے اوس کی بہن نعمہ بنت شیث کے بطن سے جب کہ
اوس کی عمر نوے برس کی ہوگئی تھی قینان اور بہت سے بچے پیدا ہوئے۔ اور انوش
نے قینان کو وصی کیا اور قینان کی مہلائیل اور بہت سی اولاد ہوئی۔ اور مہلائیل کو اوس
نے وصی کیا۔ اور مہلائیل کی یرد جسے یاردھی کہتے ہین اور اور بچے پیدا ہوئے۔ اور یرد
وصی کیا گیا۔ اور یرد کے خنوخ جو کہ حضرت ادریس نبی کا نام ہے اور اور بچے پیدا ہوئے
اور یہ وصی مقرر کیے گیے۔ اور خنوخ کی متوشلخ اور اور بچے ہوئے۔ اور متوشلخ وصی ہوا۔ اور
توریت مین ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کی تین سو بچانوے برس کی اور قینان کی ستر برس

کی عمر ہو گئی تھی تو مہلائیل پیدا ہوا تھا۔ اور یرد مہلائیل کا بیٹا اوس وقت پیدا ہوا تھا۔ جب حضرت آدم کی چارسو ساٹھ برس کی عمر ہو گئی تھی۔ پھر وہ اپنے باپ کے ہی طریق پر چلتا رہا

حوادث جو حکومت شیث سے حکومت یرد تک واقع ہوئے

۴۳ قابیل کی آتش پرستی کہتے ہیں۔ کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور اپنے باپ آدم سے یمن کی طرف کو بھاگا تو اوس کے پاس ابلیس آیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ ہابیل کی قربانی جو مقبول ہوئی تھی اور اوسے آگ نے کھا لیا تھا۔ تو اوس کی یہ وجہ تھی۔ کہ وہ آگ کی خدمت کرتا اور اوسے پوجتا تھا تو بھی آگ کا مقام بنا کہ وہ تیری اور تیری اولاد کی حمایت کرے۔ اس لیئے اوس نے ایک آتش کدہ بنایا اور یہی سب سے اول آگ کا مقام بنانے والا اور اوس کی عبادت کرنے والا ہے۔

۴۴ قابیل کی اولاد اور لہو ولعب ابن اسحاق کہتا ہے۔ کہ قین نے جو قابیل کا نام ہی اپنی بہن اشوث بنت آدم سے نکاح کیا جس سے ایک بیٹا خنوخ بن قین اور ایک بیٹی عذب بنت قین پیدا ہوئے۔ پھر خنوخ نے عذب سے نکاح کیا اوس سے تین بیٹے عیر دمجویل انوشیل۔ اور ایک بیٹی مولیث پیدا ہوئی۔ پھر انوشیل نے اپنی بہن مولیث سے نکاح کیا۔ اوس سے ایک شخص لامک پیدا ہوا۔ لامک نے دو عورتوں سے نکاح کیا۔ ایک کا نام عدی اور دوسری کا صلی تھا۔ پھر عدی کے پیٹ سے یولس بن لامک ہوا۔ جس نے سب سے اول قبہ بنائے اور اون مین رہا۔ اور مال جمع کیا اور دوسرا توبلین پیدا ہوا۔ جس نے سب سے پہلے ونج اور چنگ باجے بجائے اور ایک اور مرد توبلقین پیدا ہوا اس نے پیتل اور لوہے کا کام سب سے پہلے نکالا۔

اوراسی کی اولادمین (فراعنہ اورجبابرہ) فرعون اورجبار ہوئے ۔ اور یہ لوگ بڑے بڑے جسم والے ہوتے تھے ۔ ابن اسحاق کہتا ہے کہ پھر قین کی اولاد منقرض ہوگئی ۔ اور اوس کے اعقاب کچھہ ہی باقی رہ گیے ۔ اور آدم کی ذریت اون کے انساب کو بھول گئی ۔ اور اون کی نسل منقطع ہوگئی ۔ صرف شیث کی ہی اولاد رہ گئی ۔ اب جس قدر آدمی ہین وہ سب اوسی سے ہین باقی آدم کی اولاد نہین رہی ۔ اور ابن اسحاق نے اس کے سوا قابیل کا اور اوس کی اولاد کا جس کا مین نے بیان کردیا اور کوئی ذکر نہین کیا ہے ۔ اور اوس کے سوا توریت والے یہ کہتے ہین ۔ کہ سب سے پہلے جس نے قابیل کی اولاد مین سے ملاہی کو اختیار کیا ہے وہ ثوبال بن قابیل تھا یہ مہلائیل بن قینان کے زمانہ مین تھا ۔ اس نے مزمار طنبور طبل عود یعنی بانسلی سغرف یعنی سارنگی ایجاد کی اور قابیل کی اولاد لہو بازی مین منہمک ہوگئی ۔ اور ان کی خبر شیث کی اولاد کو پہونچی جو جبل مین رہتی تہی ۔ اون مین سے سنو آدمیون نے اپنے باپ دادا ؤن کی وصیت کے خلاف ارادہ کیا ۔ کہ اون کے پاس جاکر رہین ۔ جب یہ بات مارد کو معلوم ہوئی تو اوس نے اونہین نصیحت کی اور وہان جانے سے منع کیا ۔ مگر اونہون نے نہ مانا ۔ اور قابیل کی اولاد کے پاس چلے گیے ۔ اور جب اون کے حالات دیکھے تو اونہین بڑا تعجب ہوا ۔ جب اونہون نے چاہا ۔ کہ لوٹ آئین ۔ تو وہ نہ لوٹ سکے کیونکہ اون کے آبا نے اون کے حق مین بد دعا کی تہی ۔ جب اونہین دیر ہوئی تو جن لوگون کے دل مین بدی تہی اونہون نے سمجھا کہ وہ وہان مقیم ہوگیے ۔ اور اس بات سے خوش ہوئے اور جبل سے اوتر اوتر کر اودہر جانے لگے ۔ اور وہان لہو بازی کو دیکھکر خوش ہونے لگے ۔ اور راستہ مین قابیل کی اولاد کی عورتین پانی لینے

آئی تھین اون کے ساتھ ہو لیے - اور وہان چلے گیے - اورعصیان و طغیان
مین منہمک ہو گیے - اور فحش و بدکاری و شراب خواری اون مین جاری ہو گئی - اور
یہ بات کچھ بعید از حق نہین ہے - کیونکہ اسی طرح علماے مسلمین نے بھی روایت
کی ہے - اور اگرچہ اونہون نے یہ زمانہ نہین بتلایا ہے کہ کس شخص کے زمانہ
مین ایسا ہوا تھا - مگر اتنا اونہون نے کہا ہے کہ یہ واقعہ حضرت آدم اور حضرت نوح
کے زمانہ کے درمیان کا ہے - انہین مین سے ابن عباس اور انہین کی طرح کے
لوگ بھی ہین - اور ایسے ہی حکم بن عتبہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
جس مین دونو مذکورہ قولون سے کچھ تھوڑا سا ہی فرق ہے - واللہ اعلم -

۵۷ مہلائیل یا ہوشنگ اور اوس کے وقت کی تہذیب

اب رہے نساب فارس - اونہون نے جو کچھ مہلائیل بن قینان کے بارہ مین کہا ہے وہ تو مین پہلے ہی لکھ آیا
ہون کہ وہ ہوشنگ ہے جو ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو گیا تھا - اور یہ بھی مین نے بیان
کر دیا ہے کہ کون لوگ اس قول کو نہین مانتے ہین - اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے
کہ یہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے مکان بنائے ہین اور کانین کھودی ہین
اور اپنے زمانہ کے لوگون کو حکم دیا ہے - کہ مسجدین بنائین - اور اسی نے دنیا مین
سب سے پہلے دو شہر بسائے تھے - اون مین ایک تو بابل ہے جو عراق مین ہے
اور دوسرا سوس ہے جو خوزستان مین ہے - یہ شخص صرف چالیس برس بادشاہ
تھا اور ہشام کے سوا اور لوگ کہتے ہین - کہ یہی شخص ہے - جس نے لوہا دریافت
کیا - اور صنعت کے واسطے اوس سے اوزار و آلات بنائے - اور جہان نفع ہوتا
تھا وہان اسی نے پانی اپنے اندازہ سے پہونچایا تھا اور لوگون کو زراعت کی اور

کام کی ترغیب دی تھی۔ اور موذی درندون کے قتل کے لیے حکم دیا تھا۔ اور اون کی کھال سے لباس اور فرش بنوایا تھا۔ اور گاے بکری اور وحشی جانورون کے ذبح کا اور اون کے گوشت کہانے کا قاعدہ نکالا تھا۔ اور اسی نے شہر رے بھی بسایا تھا۔ کہتے ہین کہ یہی اول شہر ہے جو کیومرث کے شہر کے بعد جو دیناوندمین رہتا تہا دنیا مین پہلے آباد ہوا ہے۔ اور کہتے ہین کہ اسی شخص نے پہلے حکم جاری کیے اور سزا دینے کا دستور نکالا۔ اور اسی سے اس کا لقب پیش داد ہو گیا تھا جس کے فارسی مین معنی ہین۔ "اول شخص جس نے عدل کے ساتھہ حکم جاری کیئے" یعنی پیش کے معنے ہین اول اور داد کے معنی ہین عدل اور قضا۔ اور یہی اول شخص ہے جس نے لونڈیون کو سب سے پہلے خادم بنایا ہے۔ اور وہ ہے پہلا شخص جس نے پیڑ کاٹے اور اون کو عمارت کے کام مین لایا۔ اور یہ بھی ذکر کرتے ہین کہ وہ ہند مین بھی رہا تھا۔ اور ملکون مین پھرا تھا اور اپنے سر پر تاج رکھا تہا۔ اور یہ بھی کہانی کہا کرتے ہین۔ کہ اوس نے ابلیس کو اور اوس کے لشکر کو مغلوب کیا تھا اور لوگون سے اوس کا ملنا جلنا موقوف کیا تہا۔ اور اس سے اون کو خوف دلایا تھا۔ اور اون کے سرکشون کو قتل کیا تہا۔ جس سے وہ بیابانون اور کوہستانون کی طرف بہاگ گیے تہے۔ پھر جب وہ مر گیا تو لوٹ آئے۔ اور کہتے ہین کہ اوسی نے شریر آدمیون کا نام شیاطین رکہا تہا۔ اور اون کو خدمتگار بنایا تھا۔ اور کل ولایتون کا مالک ہو گیا تہا اور یہ ہوشنگ اور کیومرث کے مرنے کے دو سو تیئس ۲۲۳ برس بعد پیدا ہوا تھا۔

یرد

۶۷ حضرت ادریس اور خیاطی اور تحریر کی ایجاد اور بیوراسپ کی بادشاہی	اسے یارد بن مہلائیل بھی

کہتے ہین۔ اس کی مان سمعن بن براکیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی خالہ تھی۔ یہ آدم کی چارسو ساٹھ[۴۶۰] برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اس کے زمانہ مین اصنام بناے گیے۔ اور کچھ لوگ اسلام سے پھر گیے۔ پھر برد نے ابن اسحاق کے قول کے بموجب جب کہ اوس کی عمر ایک سو باسٹھ[۱۶۲] برس کی تہی برکتا سے نکاح کیا جو الدرمسیل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی بیٹی تھی اس کے پیٹ سے خنوخ پیدا ہوا جسے ادریس نبی کہتے ہین۔ بنی آدم مین یہ ہی پہلے شخص ہین جو کہ نبی ہوئے ہین۔ اور قلم سے لکھنے کا قاعدہ نکالا ہے۔ اور علم نجوم اور حساب بھی اونھون نے ہی سب سے پہلے ایجاد کیا ہے اور یونانی حکما انہین ہرمس حکیم کہتے ہین۔ اور وہ اون کے نزدیک ایک بہت بڑا شخص تھا۔ اور یرد حضرت ادریس کے پیدا ہونے کے بعد آٹھسو[۸۰۰] برس زندہ رہا۔ اور اوس کے بیٹے اور بیٹیان پیدا ہوئین۔ اور اوس کی عمر نوسو باسٹھ[۹۶۲] برس کی ہوئی۔ کہتے ہین کہ حضرت ادریس پر تیس[۳۰] صحیفے نازل ہوئے تھے اور یہی پہلے شخص ہین کہ جنھون نے اللہ کی راہ مین اول اول جہاد کیا ہے۔ اور کپڑون کے قطع کرنے اور سینے کا قاعدہ نکالا ہے۔ اور اونھون ہی نے سب سے پہلے قابیل کی اولاد کو قید کیا۔ اور اونہین غلام بنایا۔ اور یہ اپنے باپ یرد کے وصی تھے۔ انہین اوس نے وہ علم عطا کیا تھا جو اوس کے باپ داؤن نے اوسے دیا تھا اور جب حضرت آدم کا انتقال ہوا تو حضرت ادریس کی عمر تین سو آٹھ برس کی تہی۔ اور حضرت ادریس نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ اور اون مین وعظ کہا۔ اور انہین اللہ کی اطاعت اور شیطان سے نفرت کا حکم دیا۔ اور کہا کہ قابیل کی اولاد سے نہ ملین۔ مگر اونھون نے نہ مانا۔ اور ابن اسحاق کہتا ہے کہ توریت مین ہے کہ اللہ تعالی نے تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین اوسے اوپر اٹھا لیا۔ اس وقت اون کے باپ کی پانچ سو ستائیس برس کی عمر ہو چکی تہی۔

وراون کے اوپر جانے کے بعد وہ اور چارسو پینتیس [۴۳۵] برس زندہ رہا۔ جس کو ملاکر نوسو باسٹھ برس پورے ہوجاتے ہین۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ سریانیون مین آدم شیث خنوخ (چوتھا ندارد) چار رسول ہوے ہین۔ اور خنوخ اول شخص ہین کہ جنہون نے قلم سے لکھنا ایجاد کیا ہے۔ ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے تھے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ بیوراست انہین ادریس کے زمانہ مین بادشاہ ہوا تھا۔ اور اوس نے کچھ حضرت آدم کا کلام سن لیا تھا جس سے اوسے جادو آگیا تھا۔ اور وہ اوس سے جادو کیا کرتا تھا۔

مملکت طہمورث

> طہمورث بابل کا اول بادشاہ اور اوس کے زمانہ کی تہذیب اور فارسی خط اور روزہ کی ایجاد

اہل فارس کہتے ہین کہ ہوشنگ کے مرنے کے بعد طہمورث بن دیونجہان یعنی بہترین اہل دنیا بن حبایہ ادبن ہوشنگ بادشاہ ہوا۔ اور بعض لوگ اس کا نسب دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین۔ اور یہ بھی فارس والے کہتے ہین۔ کہ وہ ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہوگیا تھا۔ اور اوس نے اپنے سر پر تاج بھی پہنا تھا۔ اور حکومت اچھی طرح کرتا اور رعیت پر بڑا مہربان تھا اوسی نے فارس مین شاپور شہر بسایا اور اوسے اپنا مسکن بنایا تھا۔ اور بہت ملکون مین بھی پھرا تھا۔ اور وہ ہی جھپٹ کر ابلیس پر چڑھ بیٹھا تھا۔ اور زمین کے دور و نزدیک تمام ملکونمین اوس پر سوار ہوکر آیا تھا۔ اور اوسے اور اوس کے ساتھی شریرون کو ڈرایا اور انہین منتشر و پراگندہ کر دیا تھا۔ اسی نے سب سے پہلے صوف اور بالون سے لباس اور فرش بنانا ایجاد کیا ہے۔ اور اسی نے شاہی زینت کے لیے گھوڑے خچر گدھے سب سے پہلے پالے ہین۔ اور مویشی وغیرہ کی حفاظت کے لیے کتون کے پالنے کا حکم دیا ہے

اور شکاری پرندون کو شکار کے لیے پالا ہے۔ اور فارسی لکھنے کا طریق نکالا ہے۔ اور بیوراسپ اس کی حکومت کے اول ہی سال مین ظاہر ہوا تھا۔ اور لوگون کو ملت صابئین کی طرف بلاتا تھا۔ یہ بات ابوجعفر وغیرہ علما نے بیان کی ہے۔ کہ وہ ابلیس پر سوار ہوا۔ اور دنیا مین اوس پر سوار ہو کر سب جگہہ گھوم آیا تھا۔ اس کا ذمہ اونہین پر ہے۔ ہم نے جیسا اونہون نے کہا۔ ایسا ہی نقل کر دیا ہے (باقی ہم اس کے ذمہ دار نہین ہین) ابن الکلبی کہتا ہے کہ بابل کا سب سے اول بادشاہ طہمورث تھا۔ اور وہ اللہ کا مطیع تھا اور چالیس برس بادشاہ رہا تھا۔ اوسی نے سب سے پہلے فارسی کا لکھنا ایجاد کیا ہے۔ اور اسی کے زمانہ مین بت پرستی شایع ہوئی ہے۔ اور اسی کی حکومت کے زمانہ مین روزہ رکھنے کا دستور معلوم ہوا ہے۔ اور اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ کچھہ غریب مفلس لوگ تھے اونہین خوراک ملنے مین کچھہ دقت ہوتی تھی۔ اس لیے وہ لوگ دن کو نہین کھاتے تھے۔ رات کو اسی قدر کھا لیتے تھے کہ جس سے دن کی زندگی باقی رہتی تھی پھر تقرباً الی اللہ اونہون نے اوس کا اعتقاد کر لیا اور پھر اوسی کے مطابق شریعت نے حکم لگا دیا۔

خنوخ یعنی ادریس علیہ السلام

۷۸ حضرت ادریس اور اون کا اپنی اولاد کو قابیل کی اولاد سے ملنے کو منع کرنا

پھر خنوخ ابن یرد نے ہدانہ یا اذانہ بنت باویل بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم سے نکاح کیا۔ اس وقت وہ پینسٹھ برس کے تھے اوس کے پیٹ سے متوشلخ بن خنوخ پیدا ہوا۔ اور اوس کے پیدا ہونے کے بعد حضرت ادریس تین سو برس دنیا مین رہے۔ پھر آسمان پر چلے گئے اور خنوخ نے اپنی اولاد پر اور اللہ کے کام پر اوسے مقرر کیا۔ اور حضرت ادریس نے اوسے اور

اپنے اہل بیت کو قبل اس سے کہ آسمان پر جائین وصیت کردی تہی۔ اور اونہین بتا دیا تھا کہ اللہ تعالی قابیل
کی اولاد پر اور جو لوگ اون سے ملین گے اون پر بہت جلد عذاب بہیجے گا۔ اور اون سے
کہہ دیا تھا کہ وہ اون سے نہ ملا کرین۔

۷۹ متوشلخ اور لمک اور اون کے لوگون کا قابلیون مین جا ملنا۔ اور متوشلخ نہی اوّل شخص ہے کہ جو گہوڑون پر سوار ہوا ہے
کیونکہ وہ اپنے باپ خنوخ کے طریق پر جہاد کیا کرتا تھا
پہر متوشلخ نے عربا بنت عزازیل بن انوشیل بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اس وقت
وہ ایک سو ستیئیس ۱۲۷ برس کا تھا۔ اوس کے پیٹ سے لمک بن متوشلخ پیدا ہوا اور وہ لمک
کے پیدا ہونے کے سات سو برس بعد تک زندہ رہا۔ اور اوس کے بیٹے بیٹیان پیدا
ہوئین اور متوشلخ کی عمر نو سو ستائیس برس کی ہوئی۔ پہر وہ مر گیا۔ اور اپنے بیٹے لمک کو
وصیت کر گیا۔ پہر لمک اپنی قوم مین وعظ کرتا اور اونہین قابیلیون کی مخالطت سے
منع کرتا رہا۔ مگر اونہون نے نہ مانا یہانتک کہ جس قدر لوگ اوس کے ساتھ جبل مین
تہے وہ سب اُتر کر چلے گئے۔ اور یہ بہی کہتے ہین کہ متوشلخ کے لمک کے سوا ایک
ایک اور بیٹا بہی تھا جسے صابی کہتے تہے اوسی سے صابیون کا نام نکلا ہے۔

۸۰ حضرت نوح اور اون کی نبوت اور کشتی اور لمک بن متوشلخ نے قینوس بنت براکیل
بن محویل بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اور وہ اس وقت ایک سو تاسی برس کا تھا۔
اوس کے پیٹ سے حضرت نوح پیدا ہوئے۔ جو نبی تہے پہر حضرت نوح کے پیدا
ہونے کے بعد لمک پانچ سو پچانوے برس جیتا رہا۔ اور اوس کے اور بہی بیٹے
بیٹیان پیدا ہوئین۔ پہر وہ مر گیا۔ اور حضرت نوح بن لمک نے عزرہ بنت براکیل بن محویل
بن خنوخ بن قین سے نکاح کیا۔ اور وہ اس وقت پانچ سو برس کی ستہے۔ اس کے پیٹ

سے سام حام یافث بنی نوح پیدا ہوئے اور حضرت نوح حضرت آدم کی وفات سے
ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور جب حضرت نوح بالغ ہوگئے۔ تو لمک
نے اون سے کہا۔ کہ تجھے معلوم ہے۔ ہمارے سوا اس پہاڑ مین اب کوئی باقی نہین
رہا ہے۔ اس لیے تجھے چاہیے کہ تو متوحش نہ ہو۔ اور جو قوم گناہگار ہے اوس کا
اتباع نہ کر اور حضرت نوح اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلاتے اور اونہین وعظ سناتے تھے
مگر وہ لوگ اون کو حقیر سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت نوح بیوراسپ کے
زمانہ مین تھے۔ اور یہ لوگ اوسی کی قوم کے تھے۔ جنہین وہ نوسو پچاس برس تک اللہ
کی طرف بلاتے رہے تھے۔ جب ایک نسل گزر جاتی تو دوسری نسل بھی اوسی
ایک کفر کے ہی ملت پر پیدا ہوجاتی تھی۔ جس سے اللہ تعالے نے آخرکار
اون پر اپنا عذاب نازل کیا۔ اور کلبی نے ابو صالح کی وساطت سے حضرت ابن عباس
کا قول بیان کیا ہے۔ کہ لمک سے حضرت نوح پیدا ہوئے۔ اور جب حضرت نوح پیدا
ہوئے تو اوس کی عمر بیاسی برس کی تھی۔ اس زمانہ مین کوئی ایسا شخص نہ تھا۔ کہ برے
کامون سے منع کرے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو نبی کیا۔ اور وہ اسوقت
چارسو اسی ۴۸۰ برس کے تھے۔ پھر وہ ایک سو بیس ۱۲۰ برس اونہین دعوت کرتے رہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے اونہین کشتی بنانے کے لیے حکم دیا۔ تو اونہون نے کشتی بنائی اور اوس مین
سوار ہوئے۔ اس وقت وہ چھ سو برس کے تھے پھر جو لوگ غرق ہونے کے وہ غرق ہوگئے
پھر وہ اس کشتی کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اور متقدمین کی ایک جماعت
نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان دس صدیاں گزری
تھین۔ جن مین سب لوگ ملت حق پر چلتے تھے۔ اس کے بعد کفر اوس صدی مین

پیدا ہوا جس مین حضرت نوح نبی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونہین رسول کیا۔ یہی اول نبی ہین جوانذار اور دعوت الی التوحید کے لیے سب سے اول مبعوث ہوئے ہین یہ قول حضرت ابن عباس اور قتادہ کا ہے۔

مملکت جمشید

۸۱ جمشید اور اوس کے وقت کی بعض ترقیان

اب رہے علماے فارس وہ کہتے ہین۔ کہ طہمورث کے بعد جمشید بادشاہ ہوا ہے۔ اور شید کے معنے اون کی زبان مین شعاع اور چمک کے ہین۔ اور جم چاند کو کہتے ہین۔ چونکہ وہ بڑا حسین وجمیل تہا اس لیے اونہون نے اوسے یہ لقب دیدیا ہے۔ اور اوس کا پورا نام یہ ہے جم بن دیونجہان۔ اور وہ طہمورث کا بہائی ہے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا۔ اور تمام جن وانس دنیا کے اس کے تابع تہے۔ اور سر پر تاج پہنتا تھا۔ اور جب اس کی حکومت کو ایک برس گزرا ہے تو اوس وقت سے اوس نے پچاس برس تک برابر تلوارین زرہین اور تمام جنگی ہتیار اور آلات صنعت لوہے کے بنوائے۔ اور پچاس برس سے سو برس تک ریشم کا کام کرایا۔ اور اوسی نے کتوایا۔ اور روئی اور کتان کا اور وہ تمام چیزین جو کاتنے اور بننے کے کام کی ہین اون کا کام کرایا۔ اونہین رنگوایا اور اون سے لباس بنوائے اور سو برس سے ایک سو پچاس برس تک اوس نے یہ کام کیا۔ کہ آدمیون کے چار طبقہ مقرر کیے۔ ایک طبقہ سپاہیون کا دوسرا فقہا کا تیسرا طبقہ کاتبون اور صناعون کا چوتھا طبقہ کاشتکارون کا۔ اور انہین مین سے خادم بھی بنائے۔ اور ہر ایک کام کے لیے ایک خاتم اور مہر بنائی کہ وہ اوسی کام کے احکام پر لگائی جاتی تہی۔ لڑائی کی مہر پر لکھا تھا

"رفق و مدارات"، اور خراج کی خاتم پر لکھا تھا "عمارت و عدل"، اور ڈاک اور قاصدون کی مہر پر تھا "صدق و امانت" اور مظالم کی خاتم پر تھا "سیاست و انتصاف"، اور ان مہرون کا قاعدہ اوس وقت تک جاری رہا کہ جب تک اسلام نہ شایع ہوا اور اوس نے چاہا کہ یہ دستور موقوف نہ کیا۔ پھر وہ ۱۵۰ سنہ سے ۲۵۰ سنہ تک شیاطین سے لڑتا رہا۔ اور اون کو ذلیل و خوار کر کے مغلوب کیا۔ اور ۲۵۰ سنہ سے ۳۱۶ سنہ تک شیاطین سے کام لیا اور اون سے پہاڑون کے پتھر ترشوائے۔ اور سنگ مرمر اور گچی اور چونہ کا کام کرایا۔ اور ان چیزون سے حمام بنوائے۔ اور سمندر پہاڑ کی کانین کھودوائین سونا چاندی اور تمام جواہرات کی چیزین جو نکل جاتی ہین اور طرح طرح کی خوشبوئین اور دوائین اون سے منگوائین۔ اور اونہون نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر اون سے ایک کانچ کی گاڑی بنوائی۔ اور اوس مین شیاطین کو قید کیا اور اون پر سوار ہوا۔ اور اوپر ہی اوپر دنباوند سے بابل تک ایک ہی دن مین چلا گیا۔ یہ دن ہرمز روز کا اور مہینا فروردین کا تھا۔ پھر لوگ اس دن اور بعد کے پانچ دن تک عید کرنے لگے۔ اور چھٹے دن اس کے اوس نے ایک فرمان جاری کیا۔ اوسمین لکھا تھا کہ مین نے ان دنون مین ایسا سفر کیا ہے کہ جس سے اللہ تعالی خوش ہوا ہے۔ اور اوس نے مجھے اوس کی یہ جزا دی ہے کہ اب آیندہ کسی پر گرمی سردی بیماری بوڑھاپے دشمنی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ چنانچہ ۳۱۶ سنہ سے لیکر ۶۰۰ سنہ تک ان باتون مین سے کسی چیز نے اون پر اثر نہ کیا۔ پھر اوس نے اون کے لیے دجلہ پر ایک قنطرہ سنگین یا آہنی پل بنایا جو مدت تک باقی رہا۔ اور اوسے سکندر نے خراب کر دیا۔ اور جب اور بادشاہون نے چاہا کہ اوس طرح کے پل بنائین تو نہ بنا سکے۔ اس لیے وہ جسر یعنی لکڑی کے پل بنانے لگے۔

۸۲ جمشید کا غرور اور اوس کی تباہی | پھر جم نے اللہ کی نعمت کو فراموش کر دیا۔ اور آدمیون
اور جنون اور شیطانون کو جمع کر کے کہا۔ کہ مین تمہارا والی ہون۔ اور مین نے ہی اپنی قوت سے
تمہاری بیماری اور بوڑہاپے اور موت کو دور کر رکہا ہے۔ اور اپنے غرور مین بہت بڑی بڑی
باتین کہین۔ اس لیے کسی کو اوس کے جواب کی جرات نہ ہوئی۔ مگر اوس کی رونق اور عزت
کا درجہ گہٹ گیا۔ اور جن فرشتون کو اللہ تعالیٰ نے اوس کے کامون مین سیاست پر
مقرر کیا تھا وہ علیحدہ ہو گئے۔ اس بات کو بیوراسپ نے جسے ضحاک کہتے ہین معلوم
کر لیا۔ اور وہ اوس پر جہپٹا کہ ہڑپ کر جاوے۔ اس لیے جم بہاگا۔ مگر کچھہ دنون بعد بیوراسپ
نے اوسے پکڑ لیا۔ اور اوس کی آنتین نکال ڈالین۔ اور آرہ سے چیر پہینکا۔ اور یہ بہی
کہتے ہین۔ کہ اوس نے ربوبیت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس سے اوس کے بہائی نے
جس کا نام اسفنور تہا اوس پر حملہ کیا کہ اوسے قتل کر دے۔ مگر وہ روپوش ہو گیا۔ اور
سنو برس تک چہپا رہا۔ اس کی روپوشی کے ہی زمانہ مین بیوراسپ نے خروج کیا۔ اور اوس
کے ملک کا مالک ہو گیا کہتے ہین کہ اوس نے سات سو سولہ برس چار مہینے حکومت
کی تہی۔

۸۳ بیان بالا قرین قیاس نہین اور اہل فارس کا جہل | چونکہ اس جم کے بیان مین ایسی باتین ہین جنہین
کان سننا نہین چاہتے اور عقل قبول نہین کرتی۔ کیونکہ یہ سب باتین اور اور کتنی ہی اون کی
باتین جو ہم اوپر لکھہ آئے ہین۔ اہل فارس کی خرافات مین سے ہین۔ اس لیے ہمارا
ارادہ تہا کہ ان کو نکال ڈالین۔ مگر ہم نے اس فصل کو اس وجہ سے پورا لکھدیا ہے۔ تا کہ
اہل فارس کا جہل معلوم ہو جائے۔ کیونکہ وہ لوگ اکثر اہل عرب پر جہل و نادانی کے طعنے کیا
کرتے ہین۔ اور اس کے بیان کا ایک یہ بہی سبب ہے کہ اگر ہم اس فصل کو چہوڑ دیتے

تو اون کی بعض باتین جن کا ہم آگے بیان کرین گے اون کو بھی چھوڑنا پڑتا -

حضرت نوح کے زمانہ کے حوادث

۸۴ وہ قوم جن کی طرف حضرت نوح بھیجے گئے تھے اور صابیون کا مذہب -

اس باب مین علما کا اختلاف ہے کہ جن کی طرف حضرت نوح رسول کر کے بھیجے گئے تھے - اونکا دین و مذہب کیا تھا - کوئی تو کہتے ہین - کہ وہ لوگ ایسے عمل کرتے تھے جنہین اللہ تعالیٰ پسند نہین کرتا ہے - بدکاری کفر شراب خواری اور لہو و لعب مین مشغول رہتے تھے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت نہین کرتے تھے - اور کوئی یہ بات کہتے ہین - کہ وہ لوگ بیوراسپ کے مطیع تھے - جس نے سب سے اول صابیین کا مذہب نکالا ہے - اور حضرت نوح انہین لوگون کی طرف بھیجے گئے تھے - جو اس کا اتباع کرتے تھے - اور آیندہ چلکر ہم بیوراسپ کا ذکر کرین گے - مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کہتی ہے - کہ وہ اہل اوثان اور بت پرست تھے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا (اور اون کفار نے ایک دوسرے کو بہکایا - کہ اپنے معبودون کو ہرگز نہ چھوڑنا - اور نہ وَدّ بت کو چھوڑنا - اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو - اور یہ لوگ ایسے ہی باتین سمجھا سمجھا کر بہترون کو گمراہ کر چکے ہین) میرے نزدیک ان تینون قولون مین کوئی ناقض نہین ہے - کیونکہ سچ بات یہ ہے اور اس مین کسی طرح کا شک نہین ہے کہ یہ لوگ اہل اوثان اور بت پرست تھے - جیسا کہ قرآن شریف مین لکھا ہے - اور یہ صابیون کی ایک فریق کا مذہب تھا - اس واسطے کہ صابیون کا اصل مذہب روحانیون کی یعنی فرشتون کی عبادت ہے تاکہ اسطرح اللہ سے تقرب حاصل کرین اور وہان درجہ پاوین - کیونکہ

وہ اس بات کو مانتے تھے۔ کہ ایک صانع عالم ہی اور وہ حکیم قادر اور مقدس بھی ہے۔ مگر وہ کہتے تھے کہ ہم پر واجب ہے۔ کہ اوس کے جلال کی معرفت حاصل کرنے سے اپنے عجز کا اعتراف کرین۔ ہم اوس تک صرف ایسے وسایط کے ذریعے سے تقرب حاصل کر سکتے ہین جو اوس کے مقرب ہین اور وہ روحانی ہین۔ اور چونکہ اونہون نے روحانیون کو معاینہ نہین کیا تھا۔ اس لیے وہ ہیاکل سے تقرب حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے ہیاکل وہ سات سیارات کو کہتے تھے۔ کیونکہ یہ اون کے نزدیک ہمارے عالم کے مدبر اور منتظم ہین پھر اون مین ایک فریق نے جنہین اصحاب الاشخاص کہتے ہین۔ دیکھا۔ کہ ہیاکل نکلتے بھی ہین اور ڈوب بھی جاتے ہین۔ رات کو دکھائی دیتے ہین اور دن کو نظر نہین آتے۔ تو اونہون نے بت بنائے۔ تاکہ وہ اون کے پیش نظر رہین۔ اور وہ ہیاکل کے اور اون کے درمیان وسیلہ ہون۔ اور ہیاکل اون کے اور روحانیون کے درمیان واسطہ ہون۔ اور روحانی صانع عالم سے اونہین ملا دین۔ اور یہی اولاً اون کے بت بنانے کی اصل وجہ تھی۔ اور اخیر زمانہ مین ملک عرب مین ایسے لوگ موجود تھے۔ جن کا یہ اعتقاد تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ٥ (اور کفار کہتے ہین کہ ہم تو اون کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہین کہ خدا سے ہم کو وہ نزدیک کرو دین) اور اسی طرح پر بتون کے پوجنے سے صابیون کا مذہب نکلا اور کفر بدکاری وغیرہ گناہ پیدا ہو گئے تھے۔

۸۵ حضرت نوح کی رسالت اور اونکے قوم کی معصیت اور نوح کا اون پر بددعا کرنا۔

پھر جب حضرت نوح کی قوم کفر و عصیان مین حد سے بڑھ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو بھیجا۔ کہ وہ اونہین اونکے عذاب سے ڈراوین۔ اور اون کو توبہ کرنے اور حق پر چلنے اور اللہ تعالیٰ کے

حکم پر کاربند ہونے کو کہین۔ حضرت نوح کی اس وقت پچاس برس کی عمر تھی۔ یہ پچاس برس کم ہزار برس تک (یعنی ساڑہے نوسو برس تک) برابر اون مین رہے۔ پھر اس کے بعد اور تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اور اور بھی روایتین ہین جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابن اسحاق وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ حضرت نوح کی قوم کے لوگ اونہین مارا کرتے تھے۔ اور اون کا گلا گھونٹ دیتے تھے۔ جس سے اون کو غش آجاتا تھا پھر جب اون کو افاقہ ہوتا اور ہوش مین آتے تو کہتے اللہ میرے مجھے اور میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہین ہین۔ یہان تک کہ وہ ایک مدت دراز تک ایسی ہی معصیت کرتے رہے۔ اور اون کی خطائین بہت بڑہ گئین۔ اور حضرت نوح اور اون لوگون پر ایک بڑا زمانہ گزر گیا تو حضرت نوح پر مصیبت نے برا اثر کیا۔ اور اونہون نے ایک نسل کے بعد دوسری نسل کو دیکھا۔ کہ کوئی قرن ایسے نہین آتے جو پہلے قرن سے اخبث نہ ہو۔ یہان تک کہ موجودہ زمانہ کے لوگ اونہین کہنے لگے۔ کہ یہ مجنون ہمارے باپ داداؤن کے ساتھ بھی تھا۔ وہ اس کی بات کو نہین مانتے تھے۔ غرض کہ وہ ان کو خوب مارتے اور پیٹ کر گھر مین اوس وقت ڈالدیتے تھے۔ جب کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت نوح مر گیے۔ لیکن جب اونہین ہوش ہوتا تو غسل کرتے اور نکلکر پھر اونہین حسب دستور سابق اللہ کی طرف بلاتے۔ پھر جب اس طرح بھی ایک مدت گزر گئی اور دیکھا کہ اولاد اپنے باپ داداؤن سے زیادہ شریر نکلتی ہے۔ تو کہا یارب تو دیکھتا ہے کہ تیرے بندے میرے ساتھ کیا کرتے ہین۔ اگر تجھے اون کی کچھہ حاجت ہے تو اونہین ہدایت کردے۔ اور اگر تجھے کچھہ حاجت نہین ہے تو تو مجھے اوس وقت تک صبر دیدے کہ اون کی نسبت تیرے حکم جاری کرنے کا وقت آئے۔ اس پر اللہ تعالی نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ تیری قوم کے لوگ جو ایمان لے آئے ہین

اون کے سوا اور آیندہ ایمان نہ لائین گے ۔ جب اونہون نے یہ سنا تو اون پر بد دعا کی۔
اور کہا ۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ۔ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ یُضِلُّوْا
عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ
بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (یعنی اے
میرے پروردگار تو ان کافرون مین سے زمین پر کسی کو زندہ نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو چھوڑ دے گا تو وہ
تیرے بندون کو گمراہ ہی کرین گے اور جو اون سے پیدا ہون گے وہ بہی سخت کافر ہی ہونگے
اے میرے پروردگار تو مجہہ کو اور میرے مان باپ کو اور جو شخص ایمان لا کر میرے گہر مین آیا ہے
اوس کو اور تمام ایماندار مردون اور عورتون کو بخش دے ۔ اور ایسا کر کہ ان ظالمون کی تباہی روز
بروز بڑہتی جائے)

۸۶ حضرت نوح کا کشتی کو تیار کرنا جب حضرت نوح نے اللہ سے شکایت کی ۔ اور اون کے
مقابلہ مین اوس سے نصرت و مدد چاہی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بہیجی کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ
بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّھُمْ مُّغْرَقُوْنَ (تم ہماری اعانت سے اور
ہماری رائے کے بموجب ایک کشتی بناؤ ۔ اور ان نافرمانون کی نسبت ہم سے کچہہ گفتگو مت کرو
یہ ضرور غرق کیے جائین گے) پہر حضرت نوح کشتی بنانے کا کام کرنے لگے اور اپنی قوم کی دعا
کو چہوڑ دیا ۔ اور لکڑی لوہا اور قار وغیرہ جو کشتی کے لیے ضروری سامان تہے مہیا کرنے لگے
اور اون کی قوم کے لوگ اون پر سے ہو کر گزرتے اور اون کو کام کرتا ہوا دیکہکر اون سے
مسخرہ پن کرتے تہے اس کا وہ جواب یہ دے دیا کرتے تہے ۔ کہ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ
مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ط (اگرچہ تم اب ہم پر ہنستے ہو ۔ لیکن جیسے تم ہم پر ہنستے
ہو ایسے ہی ایک روز ہم تم پر ہنسین گے ، اور تم کو یہ بات جلد معلوم ہو جائے گی) اور وہ یہ بہی کہتے

تھے یا نوح قد صرت مجاراً بعد النبوۃ (کہ نوح تم نبوت کے بعد اب بڑھی ہو گئے) اور
اللہ تعالی نے عورتون کے رحمون کو حمل کے قابل نہ رکھا۔ اور اون کی اولاد پیدا ہونا موقوف
ہو گئی۔ اور حضرت نوح نے سال کی لکڑی سے کشتی بنا ئی۔ اور اللہ تعالی نے اونہین
حکم دیا۔ کہ اوس کا طول اسّی گز اور عرض پچاس گز اور ارتفاع تیس گز رکہین۔ اور قتادہ نے
بیان کیا ہے۔ کہ اوس کا طول تین سو گز اور عرض پچاس گز اور ارتفاع تیس گز تہا۔ اور حسن
کہتے ہین۔ کہ اوسکا طول بارہ سو گز اور عرض چھ سو گز تھا۔ واللہ اعلم اور یہ بھی اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا تھا
کہ اوس کے تین طبقے کرین۔ ایک تو سب سے اوپر کا ایک درمیان کا اور ایک سب سے
نیچے کا۔ چنانچہ جیسے اللہ تعالی نے فرمایا تھا۔ حضرت نوح نے ویسے ہی بنایا۔ یہان
تک کہ اوس کے بنانے سے فارغ ہو گئے۔

۸۷ طوفان کی علامت اور کعبہ کا آسمان پر اُٹھ جانا اور اللہ تعالی نے حضرت نوح سے کہدیا تھا
اذا جاء امرنا وفار التنور (کہ جب ہمارا حکم تم پر پہونچے اور تنور جوش پر آئے) احمل
فیہا من کلٍ زوجین اثنین واھلک الا من سبق علیہ القول ومن آمن (تو
ہر قسم کے جاندارون مین سے نر و مادہ دو دو کے جوڑے اور اپنے گھر والے اون کے سواجن
کی نسبت ہمارا حکم ہو چکا ہے (کہ وہ ہلاک ہون گے) اور وہ جو ایمان لا چکے ہین کشتی مین سوار کرالو)
اور اللہ تعالی نے تنور کے جوش مین آنے کو اپنے اور حضرت نوح کے درمیان طوفان
کے ایک نشان ٹھیرا دیا تھا۔ کہ جب تنور جوش مین آئے گا تو طوفان شروع ہو جائے گا
کہتے ہین۔ کہ یہ تنور پتھر کا تھا۔ اور حضرت حوا کے وقت کا تھا۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ یہ تنور
ہندوستان مین تھا۔ اور مجاہد اور شعبی کہتے ہین کہ وہ کوفہ مین تھا۔ پھر جب تنور نے جوش مارا
تو اون کی بی بی نے تنور سے پانی نکلنے کی اونہین خبر دی۔ اور اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو

حکم دیا۔ تو اونہوں نے کعبہ کو جو تہے آسمان پر اُٹھا لیا۔ جو جنت کے یاقوت سے بنا ہوا تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اور حجر اسود کو جبل ابو قبیس مین چہپا دیا۔ یہ پتھر اوسی جگہہ اوس وقت تک چہپا رہا کہ حضرت ابراہیم نے کعبہ کو نہین بنایا تھا۔ جب اونہون نے اوسے بنایا تو یہ پتھر وہان سے لیلیا۔ اور اپنی جگہہ پر رکھہ دیا۔

۸۸ کشتی مین آدمی جانور وغیرہ اور اون کی تعداد

اور جب تنور نے جوش مارا۔ تو حضرت نوح نے اون لوگون کو کشتی مین سوار کرا لیا جن کے سوار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اونہین حکم دیا تھا اور وہ اون کے تینون بیٹے سام حام یافث اور اون کی بیبیان اور چھ اور آدمی تھے۔ اس لیے یہ سب حضرت نوح سمیت تیرہ آدمی ہوئے۔ اور حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ کشتی مین اسّی آدمی تھے۔ ایک اون مین جرہم تھا اور یہ سب شیث کی اولاد سے تھے اور قتادہ کا قول ہے۔ کہ وہ آٹھ آدمی تھے۔ حضرت نوح اور اون کی بی بی اور اون کے تین بیٹے اور تین بہوین۔ اور اعمش اونہین سات ہی بتاتے ہین۔ یعنی ایک نوح کی بی بی کو چھوڑ دیتے ہین۔ اس کے علاوہ حضرت نوح نے کشتی مین حضرت آدم کے جسم کو بھی اٹھا لیا تھا۔ پھر اونہون نے اون جانورون کو بھی لے لیا۔ جنہین اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ اور اون کا بیٹا یام جو کافر تھا وہ رہ گیا۔ اور سب سے پیچھے کشتی مین گدہا سوار ہوا۔ جب اوس نے اپنا سینہ کشتی مین گھسیڑا تو ابلیس نے اوس کی دم پکڑ لی۔ اس سے وہ اپنے پچھلے پیر نہ اُٹھا سکا۔ حضرت نوح نے اوس سے کہا کہ اندر آ۔ مگر وہ اندر نہ گھس سکا۔ یہان تک کہ اونہون نے تنگ ہو کر کہا۔ کہ اگر تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تب بھی تو گھس آ۔ یہ کہنا اون کا فقط زبان کی لغزش سے تھا۔ مگر جب اونہون نے کہدیا تو شیطان بھی اوسکے ساتھ گھس آیا۔ حضرت نوح نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن تو کیون گھس آیا۔ کہا کیا آپ نے

گدہے سے نہین فرمایا تھا۔ کہ اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو تب بھی تو گھس آ۔ اس لیے
مین گھس آیا اس پر حضرت نوح نے اوس سے پھر کچھ نہ کہا۔ اور جب حضرت نوح کو حکم ہوا۔ کہ
کشتی مین حیوانات کو سوار کرائین تو اونہون نے اللہ تعالی سے عرض کیا۔ کہ اے رب مین
شیر اور گائے کو اور بکری کے بچے اور بھیڑی کو اور چڑیا اور بلی کو ایک جگہہ کیسی رکھون
تو اللہ تعالی نے فرمایا۔ کہ جس نے اون مین عداوت ڈالدی ہے وہ ہی اون مین الفت
بھی ڈالدے گا۔ اس لیے اوس نے شیر پر بخار لگا دیا۔ اور وہ اپنے ہی اوبجھیڑے مین
پڑ گیا۔ اس واسطے کہا کرتے ہین ؎

وَمَا الْكَلْبُ مَحْمُومًا وَاِنْ طَالَ عُمْرُهُ		اَلَا اِنَّمَا الْحُمّٰى عَلَى الْاَسَدِ الْوَرْدِ

کتے کو بخار نہین آتا گو اوسکی کتنی ہی عمر کیون نہ ہوجاے۔ بخار جو (جانور و نمین) ہوتا ہی تو شیر کو ہی ہوتا ہے۔ جو ہانپی پر آتا رہتا ہے

اور حضرت نوح نے پرندون کو نیچے کے طبقہ مین رکھا۔ اور وحوش کو درمیانی طبقہ مین۔ اور خود
اپنے ساتھ کے بنی آدم کو لے کر طبقہ اعلی مین سوار ہوئے۔

۸۹ طوفان کا آنا اور تمام دنیا کا غرق ہونا پھر جب حضرت نوح کشتی مین باطمینان خاطر بیٹھ گیے۔ اور
جن کا حکم تھا وہ بھی سب اوسمین بٹھا لیے۔ اس وقت حضرت نوح کی عمر چھہ سو برس کی تھی۔ اور
بعض کے قول کے بموجب وہ تھی جو اوپر ہم نے بیان کردی ہے۔ تو پانی آنا شروع ہوا۔
جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ
عُيُونًا۔ فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ یعنی ہم نے آسمان کے دروازے کھول دئے جن سے
موسلادہار پانی برسنے لگا۔ اور زمین کے چشمہ بھی جاری کردئے پھر ایک اندازہ مقرر پر آکر اوپر نیچے
کا پانی مل گیا) پھر پانی کے آمد کے آغاز سے چالیس دن اور چالیس رات کے بعد پانی اتنا
ہوگیا کہ کشتی کو اوس نے اٹھا لیا۔ پھر اور بڑہا اور شدت سے آگیا۔ اور اتنا اونچا ہوا کہ کشتی

تیرنے لگی اور حضرت نوح نے آسمان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی کے طبقہ پر پردہ ڈال لیا۔ اور کشتی امواج کے سبب سے ایسی جنبش کرنے لگی جیسے پہاڑ ہلتا ہو۔ اور حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جو اوسمین ہلاک ہوا۔ اور وہ اس وقت اون سے الگ ہو گیا تھا۔ اور کہا بیٹے میرے ساتھ سوار ہوا ور کافرون کے ساتھ ست رہ۔ وہ کافر تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ مین پہاڑ مین پناہ لون گا۔ اور وہان مین پانی سے بچ جاؤن گا۔ اور وہ پہاڑون کو جانتا تھا۔ کہ وہان امن اور پناہ کی جگہہ ہے۔ حضرت نوح نے کہا۔ کہ آج بجز اوس شخص کے کہ جسپر اللہ رحم کرے اوس کے قہر سے کوئی بچ نہین سکتا۔ پھر حضرت نوح اور اون کے اوس بیٹے کے درمیان موج آگئی اور وہ ڈوب گیا۔ پھر پانی پہاڑون کی چوٹیون کے اوپر تک پہونچ گیا یہانتک کہ دنیا مین جو سب سے بلند پہاڑ ہے اوس سے بھی پندرہ گز اوپر تک چڑھ گیا اس سبب سے زمین پر جس قدر جانور اور درخت تھے سب ہلاک اور غارت ہو گئے۔ اور بجز حضرت نوح اور اون کے ہمراہیون کے اور عوج بن عنق کے اور کوئی باقی نہ رہا۔

۹۰ طوفان کا خاتمہ اور حضرت نوح کا ثمانین مقام مین بسنا۔

توریت والے کہتے ہین۔ کہ پانی جس زور سے شروع ہوا ہے اوس روز سے لیکر اوس روز تک کہ خشک ہوا ہے چھہ مہینے اور دس دن کی مدت لگی تھی۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ جب اللہ تعالی نے برابر چالیس روز تک پانی بھیجا۔ تو چوپائے اور پرندے مینہ کو دیکھکر حضرت نوح کے پاس آنے لگے اور اون کے مطیع ہو گئے۔ اس لیے اونہون نے اللہ کے حکم کے بموجب اون مین سے لے لیے۔ اور یہ سب لوگ کشتی مین دسوین رجب کو بیٹھے تھے۔ جو آب مہینے کی ۱۳ تاریخ تھی۔ اور محرم مہینے کے یوم عاشورہ کو اوس سے نکلے تھے۔ اسی سے جو لوگ جانتے ہین یوم عاشورہ کو روزہ رکھتے ہین۔ اور پانی جو آیا تھا اوسمین نصف آسمان کا پانی تھا اور نصف زمین کا تھا

اور کشتی تمام زمین کے گرد گھوم آئی تھی وہ کسی جگہہ ٹھرتی نہ تھی۔ اور جب حرم کے پاس آئی۔ تو اوسکے اندر داخل نہ ہوئی اور حرم کے گرد سات
مرتبہ گھومی۔ پھر لوگون کو لیکر اپنی راہ چلدی۔ اور کوہ جودی پر پہونچی۔ جو مقام قردی مین اور علاقہ موصل مین ایک پہاڑ ہے
اور اوس پر ٹھیر گئی۔ یہین پر کہا گیا۔ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور جب ٹھر گئی تو کہا گیا یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ
مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِیْ وَغِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ
وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (حکم دیا گیا کہ اے زمین تو اپنا پانی جذب کرے۔ اور اے
آسمان تہم جا۔ اور پانی کا چڑھاؤ اوتر گیا اور قوم کا کام تمام کردیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جاکر ٹھیری۔ اور
چار دانگ عالم مین منادی کرادی گئی کہ ظالم لوگ خدا کے یہان سے دہتکارے گئے) اور جب
تک پانی خشک نہ ہوا حضرت نوح کشتی مین ہی ٹھیرے رہے۔ پھر جب نکلے تو سرزمین
جزیرہ مین قردی کی طرف ایک مقام پسند کیا۔ اور ایک بستی بسائی جس کا نام ثمانین (یعنی اسی
آدمی کی بستی) ہے۔ اور اوسے اس وقت تک بھی سوق الثمانین (بازار ثمانین) بولتے
ہین۔ کیونکہ اوس کشتی مین جتنے آدمی تھے اون سب نے ایک ایک مکان اپنے لیے
بنایا تھا۔ اور اون کی تعداد اسّی تھی۔ توریت کے بعض علما یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت نوح
کے طوفان سے قبل اون کی کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی تھی۔ اور کوئی یہ بھی کہتے ہین کہ اٹھانوے
برس پہلے سام پیدا ہوا تھا۔ کہتے ہین۔ کہ جو بیٹا اون کا غرق ہوگیا۔ اوس کا نام کنعان تھا
اور اوسی کو یام بھی کہتے ہین۔

۹۱ مجوس کا طوفان نوح سے انکار اور حضرت نوح کا آدم ثانی ہونا۔

اب رہے مجوس۔ وہ طوفان کو جانتے ہی نہین۔ بلکہ کہتے
ہین کہ ہمارے ملک مین کیومرث کے عہد سے برابر سلطنت
چلی آتی ہے۔ جو کہ خود آدم تھا۔ اگر طوفان آتا تو ہماری قوم کا نسب ضرور متبدل ہوجاتا۔ اور
اون کی حکومت جاتی رہتی۔ مگر بعض اون مین سے ایسے بھی ہین جو طوفان کا اقرار کرتے ہین

اور کہتے ہین۔ کہ دریا وہ بابل مین آیا ہوگا۔ اور اوسے کے ہی قرب وجوار مین پانی چڑھ گیا ہوگا
اور چونکہ گیومرث کی اولاد کے مساکن مشرق مین ہین وہان تک نہ پہونچا ہوگا"۔ لیکن اللہ تعالیٰ
کا قول سب سے بڑھکر سچا ہے جو فرمایا ہے اِنَّ ذُرِّيَّةَ نُوحٍ هُمُ الْبَاقُونَ (یعنی فقط نوح کی
ہی اولاد باقی رہی ہے) اور کشتی مین جتنے تھے اون مین سے کسی کی اولاد نہین رہی صرف
سام حام یافث کی ہی اولاد دنیا مین رہی ہے۔ پھر حضرت نوح کی وفات کا زمانہ جب
قریب آیا۔ توکسی نے اون سے پوچھا کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا۔ کہا "یہ ایسا گھر ہے
کہ جس کے دو دروازے ہون جنمین سے ایک مین ہوکر گھسا اور دوسرے سے نکل گیا"۔
پھر اپنے بیٹے سام کو وصیت کی۔ جو اون کی اولاد مین سب سے بڑا تھا۔

بیوراسپ جو ازدہاق کا نام ہے اور جسے عرب ضحاک کہتے ہین

۹۲ ضحاک کون اور کیسا تھا اور اوسکے کندھون پر کے بد گوشت۔

اہل یمن کا دعویٰ ہے۔ کہ ضحاک اونھین کی نسل سے تھا۔ اور یہی سب سے اول فرعون ہے۔ جس وقت
حضرت ابراہیم خلیل اللہ مصر کو آئے ہین تو وہ مصر کا بادشاہ تھا۔ اور فارس والے اوسے
اپنی نسل سے بتاتے ہین۔ اور اوس کا نسب بتلاتے ہین۔ کہ وہ بیوراسپ بن ارونداسپ
بن رینکار بن دندرشتک بن یارین بن فروال بن سیامک بن میشی بن کیومرث ہے اور مورخین
سے کہتے ہین۔ کہ وہ ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا۔ اور بڑا جادوگر تھا۔ اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے
کہ جم کے بعد لوگ کہتے ہین کہ ضحاک ہزار برس تک بادشاہ رہا تھا۔ واللہ اعلم۔ اور سواد کے
ایک قریہ مین رہتا تھا جسے برس کہتے ہین۔ اور جو کوفہ کے راستہ مین تھا۔ اور کل دنیا کا
بادشاہ تھا۔ اور بڑا ہی فاجر اور بدکار اور ظالم تھا۔ اور قتل کے لیے اوس کے ہاتھ ہمیشہ

اُٹھے ہی رہتے تہے۔ اسی نے سب سے اوّل صلیب دینے اور ہاتھ قطع کرنے کا
دستور ایجاد کیا ہے اور اسی نے سب سے پہلے عشر لگایا اور درہم بنائے ہین۔
اور اوسی نے سب سے اوّل گیت گائے اور گیت سنے ہین۔ اور ہشام کہتا ہے
کہ ہم نے سنا ہے کہ ضحاک ہی نمرود ہے۔ اور حضرت ابراہیم اسی کے زمانہ مین پیدا
ہوئے۔ اور یہی شخص ہے کہ جس نے اونہین جلانا چاہا تھا اور اہل فارس کا قول ہے
کہ حکومت فقط خاندان ہوشنگ اور جم اور طہمورث مین ہی رہی ہے۔ ضحاک ایک غاصب
تھا۔ اور اپنے سحر اور خبث کے سبب سے اوس نے دنیا کو غصب کر لیا تھا۔ اور
لوگون کو دو سانپون سے ڈرایا کرتا تھا جو اوس کے کندہون پر تہے۔ اور بہت سے
مورخ کہتے ہین۔ کہ اوس کے کندہون پر دو بد گوشت کے لوتھڑے لنبے لنبے تہے
ہر ایک اون مین ایسا تھا جیسے اژدہے کا سر ہو۔ یہ اونہین دونو کو کپڑون مین چھپائے رہتا
تھا۔ اور لوگون کو ڈرانے کے لیے کہا کرتا تھا کہ وہ دونو سانپ ہین۔ اونہین کھانے کی
اشتہا ہوتی ہے۔ اور جب بہوک لگتی ہے تو کپڑون کے نیچے جنبش کیا کرتے ہین۔
اس لیے ضحاک سے لوگون پر بڑی مصیبت آپڑی تھی۔ وہ بچون کو ذبح کیا کرتا تھا کیونکہ
یہ دونو گوشت کے لوتھڑے جو اوس کے کندہون پر تہے اوسے تکلیف دیا کرتے تہے
لیکن جب وہ اون پر انسان کے مغز کا لیپ کر دیتا تھا تو اوسے تسکین ہو جاتی تھی
اس لیے ہر روز دو آدمی ذبح کیے جاتے تہے۔

۹۳ کاوہ کا خروج اور ضحاک کا بھاگنا۔ اور درفش کا دیان

یہی حالت اوس کی ایک مدت تک رہی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اوس کی ہلاکت کا ارادہ کیا۔ تو اصفہان کے ایک ادنیٰ آدمی نے اوس پر خروج کیا جس کا نام کابی (یا کاوہ) تھا۔ اس آدمی کے دو بیٹے

تھے - اونہین ضحاک نے اپنے کندہون کے بد گوشت کے لیے پکڑ لیا تھا - اس لیے کابی نے اپنے ہاتھ کا دنڈا لیا - اور اوسمین چمڑے کا تھیلا کنارہ مین باندہ دیا پھر اوسے علم کی طرح کھڑا کر دیا - اور لوگون کو بیوراسپ پر جہاد کرنے کے لیے ترغیب دی - اور اوس کی لڑائی کے لیے بھڑکایا - چونکہ لوگ اوس کے انواع واقسام کے جور و ستم سے بیزار ہو رہے تھے لوگ بہت ہی جلدی اوس کے پاس بکثرت جمع ہو گیے - جب کابی کو غلبہ ہو گیا - تو لوگون نے اس علم کو مبارک سمجھا - اور اوس کی بڑی عظمت کی - اور اس قدر اوسے بڑہایا - کہ شاہان عجم کا سب سے بڑا علم وہ ہی ہو گیا - اور اوس سے تبرک حاصل کرنے لگے - اور اوس کا نام اونہون نے درفش کابیان (یا کاویان) رکہدیا - اور اون کی یہ عادت ہو گئی - کہ جب کوئی مہم عظیم ہوتی تو اوسے ساتھ لے کر چلتے اور بجز اوس وقت کے اوسے نہین اوٹھاتے تھے - کہ جب تک کسی بڑے کام کے لیے بادشاہون کی اولاد مین سے کوئی موجود نہ ہوتا تھا - اور یہ کابی اصفہان کا رہنے والا تھا - جب یہ اپنے متعلقین کو لیکر کھڑا ہوا - تو تمام خلایق اس کی طرف ملتفت ہو گئی - اس لیے جب وہ ضحاک پر چڑہ کر گیا تو ضحاک کے دل مین اوس سے ایسا رعب چھایا کہ وہ اپنے مقام سے بھاگ کر چلدیا - اور اپنا گھر خالی چھوڑ گیا اس واسطے تمام عجم والے کابی کے پاس اکٹھے ہو گیے -

۹۴ فریدون کی بادشاہی اور ضحاک کی گرفتاری

کابی نے اون سب سے کہا - کہ مین تو بادشاہ ہونا نہین چاہتا کیونکہ مین بادشاہون کی نسل سے نہین ہون - اور اون سے کہا - کہ کسی کو جم کی نسل سے لاکر بادشاہ بناؤ کیونکہ وہ ہوشنگ بادشاہ کی اولاد مین سے تھا جو فروال بانی مبانی خاندان شاہی کا بیٹا تھا - اور سب سے پہلے وہ ہی بادشاہ ہوا تھا -

اس زمانہ مین فریدون مین اشغیان ضحاک کے ڈر سے چھپا چھپا پہرتا تھا یہ سنکر وہ کابی کے اور اوس کے ساتھیون کے پاس آیا۔ ان لوگون نے اوس کے آتے ہی اوسے بادشاہی کی بشارت دی۔ اور بادشاہ بنایا۔ اور کابی اور اوس کے سردار سب فریدون کے ممد و مددگار ہوگیے۔ جب وہ بادشاہ ہوگیا۔ اور جو اسپنے استحکام کے لیے ضروری کام تھے وہ کرچکا۔ اور ضحاک کے منازل و مساکن کو لے لیا تو اوس کے پیچھے چلا۔ اور اوسے دنبا وند کے کوہستان مین جاکر گرفتار کرلیا۔ اور بعض مجوس کا یہ خیال ہے کہ اوس نے اوس پر جنون کا پہرہ مقرر کردیا ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہین۔ کہ ضحاک حضرت سلیمان بن داؤد کے ہاتھ پڑ گیا تھا۔ اونہون نے اوسے دنبا وند کے پہاڑ مین محبوس کردیا ہے۔ اس وقت وہ شام مین تھے۔ اور جب وہ کہین جاتے تھے تو اوسے قیدیون سے جاتے تھے۔ یہان تک کہ وہ اوسے لے کر خراسان پہونچے۔ وہان حضرت سلیمان نے جنون کو حکم دیا۔ اور اونہون نے اوسے ایسا باندہ دیا۔ کہ اوس سے کبھی نہ کہل سکے۔ اور ایک طلسم اوس پر بنا دیا یعنی دو شخص بتا دیے کہ وہ ہر وقت اوس غار کے دروازہ کو جس مین وہ قید ہے بجاتے رہین۔ کہ جس سے وہ وہان سے کبھی نہ نکلے۔ کیونکہ اون کے نزدیک وہ کبھی مرے گا نہین۔ یہ بھی اہل فارس کے اکاذیب مین سے ہے۔ وہ اور بھی بہت سی اس سے بھی بڑہ کر جھوٹی باتین بکا کرتے ہین۔ جن کا ذکر ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ اور بعض فارس والے کہتے ہین۔ کہ نوروز کے دن فریدون نے اوسے قتل کردیا۔ اس پر اہل عجم نے کہا۔ کہ آج نوروز ہے یعنی آج زمانہ مین نیا دن آیا ہے۔ پھر اوس دن کو اونہون نے عید مقرر کرلیا۔ اور چونکہ وہ مہرگان کے دن پکڑا گیا تھا۔ اس لیے عجم والون نے کہا۔ کہ جو شخص لوگون کو ذبح کرتا تھا

اوس کے قتل کے واسطے مہرگان آیا ہے۔

۹۵ بیوراسپ کی ایک اور روایت جو قرین قیاس ہے۔

اور یہ بہی وہ کہتے ہین۔ کہ ضحاک کی باتون مین سے ایک بات کے سوا اونہون نے اور کوئی بہی نہین سنی۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب اوس کی ایذا رسانی حد سے بڑہ گئی اور ظلم وستم کو ایک مدت گزر گئی۔ تو امراے قوم نے آپس مین مراسلت کی۔ اور سب نے اوس کے دروازہ پر جانے کے واسطے اتفاق کیا۔ اور وہان گئے۔ اور سب کی یہ راے قرار پائی کہ کابی اصفہانی اوس سے جاکر گفتگو کرے۔ چنانچہ وہ اندر گیا۔ اور سلام نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ اے بادشاہ مین تجہہ پر کیسا سلام کرون۔ کیا ایسا سلام کرون جو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو سزاوار ہو یا ایسا سلام کرون جو صرف اسی ولایت کے بادشاہ کے لایق ہے کہا ایسا سلام کر جو تمام اقالیم کے بادشاہ کو چاہیئے ہے۔ کیونکہ مین تمام روے زمین کا بادشاہ ہون۔ کابی نے کہا۔ کہ جب تو تمام اقالیم کا بادشاہ ہے۔ تو تو نے اپنے اثقال اور بوجہہ ہم پر ہی کیون ڈالدیئے ہین۔ کیون تو ایسا نہین کرتا کہ اور ملکون کے لوگون مین اور ہم مین تمام کام تقسیم کردیوے۔ اور پہر اوس کے سامنے بہت سی باتین بیان کین ضحاک نے ان باتون کی تصدیق کی۔ اور اوس پر اوس کے کلام کا پورا اثر ہو گیا۔ اور اپنی برائی کا اقرار کیا۔ اور اون لوگون کی تالیف قلوب کی۔ اور وعدہ کیا کہ جو تم چاہتے ہو مین وہی کرون گا۔ اور کہا کہ اب لوٹ جاؤ مین تمہارے حوایج پورے کردونگا۔ پہر وہ اپنے ملکون کو لوٹ گیے۔ اس وقت اوس کی مان حاضر تہی۔ یہ باتین سن رہی تہی۔ اور اوس سے بڑہ کر شریر تہی۔ جب وہ لوگ نکل کر چلے گیے۔ تو وہ غصہ مین بہری ہوئی اوس کے پاس آئی۔ اور اوس کے احتمال اور سکونت پر اوسے زجر و توبیخ کرکے کہنے لگی۔

کہ تو نے اونہین کیون نہ مارا اور کیون ہاتھہ نہ کاٹے۔ پہر جب اوس نے بہت کچھہ
کہا تو ضحاک نے جواب دیا۔ کہ جو جو باتین تو کہتی ہے یہ مین نے پہلے ہی سب سوچ
لی ہین۔ مگران لوگون نے جو باتین کہین وہ سب حق تہین اور قایل ملامت تہین۔
اس لیے اگرچہ مین نے بہتیری ہمت کی مگر میرے خیال مین اون کی حق بات
میرے اور اون کے درمیان ایک پہاڑ کی طرح حائل ہوگئی۔ اور مجہہ سے کچھہ نہو سکا
پھر اوس نے اپنے صوبہ دارون کو طلب کیا۔ اور اون سے جو وعدہ کیے تہے۔ وہ
سب پورے کردئے۔ اور اکثر حاجتین اون کی حل ہوگئین۔ اور بعض یہ بہی بیان
کرتے ہین۔ کہ اوس نے چھہ سو برس بادشاہی کی ہے۔ اور اوس کی ہزار برس کی عمر تہی
باقی زمانہ اوس کا ایسا تھا۔ کہ جیسا بادشاہون کا سا ہو۔ کیونکہ وہ ہی سب کامون پر قادر تہا
اور اوسی کا حکم چلتا تھا۔ اور یہ بہی کسی نے کہا ہے کہ گیارہ سو برس اوس نے
حکومت کی ہے۔ اس بیوراسپ کا قصہ ہم نے یہان اس لیے بیان کردیا ہے
کہ بعض کے نزدیک حضرت نوح اسی کے زمانہ مین تہے۔ اور اسی کی مملکت
والون کے لیے بہیجے گیے تہے۔ اور کوئی یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ اسی نے
شہر بابل اور شہر صور اور شہر دمشق آباد کیا ہے۔

ذریت حضرت نوح علیہ السلام

۹۶ حضرت نوح کے بیٹے سام حام یافث نبی صلعم نے اللہ تعالیٰ کے قول وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ
هُمُ الْبَاقِیْنَ کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ وہ سام حام یافث ہین۔ اور وہب بن منبہ نے
کہا ہے کہ عرب فارس اور روم سام کی اولاد مین ہین۔ اور سودان حام کی اولاد مین اور ترک

اور یاجوج ماجوج یافث کی نسل سے ہین - اور کہتے ہین - کہ قبطی قوط بن حام کی اولاد ہین
ہین - اور سودان حام کی اولاد ہین ہین - کیونکہ ایک مرتبہ حضرت نوح سو رہے تھے
کہین اون کا ستر کہل گیا حام نے اوسے دیکھ لیا - لیکن چھپایا نہین - اور جب سام
نے اور یافث نے دیکھا تو اوس پر کپڑا ڈال دیا جب حضرت نوح بیدار ہوئے - اور حام اور
اوس کے بہائیون کا حال اونہین معلوم ہوا - تو اون پر اون کے کردار کے موافق دعا کی

۹۷ سام کی نسل کی قومین

ابن اسحاق کہتا ہے - کہ سام بن نوح کی بی بی صلب بتادیل
بن محویل بن خنوخ بن قین بن آدم کی بیٹی تھی - اور اوس کے پیٹ سے ارفخشد اشوذ لاوذ
اور ارم اور اوس کے بیٹے پیدا ہوئے تھے - اور کہتا ہے کہ مجھے نہین معلوم کہ ارفخشد
کی مان سے ہی ارم پیدا ہوا ہے یا نہین اور اوس کے کوئی بھائی ہین یا نہین - اور لاوذ بن سام
کی اولاد ہین فارس جرجان طسم اور عملیق ہین - اور یہی شخص تمام عمالیق کا باپ ہے - انہین مین سے
شام کے جبابرہ جنہین کنعانی کہتے ہین اور مصر کے فرعون ہوئے ہین اور انہین مین بحرین
اور عمان والے تھے - جنہین جاشم کہتے ہین - اور انہین مین سے بنی امیم بن لاوذ ہین
جو اہل وبار ہین - جو سرزمین رمل مین رہتے تھے - یہ ملک یمامہ اور شحر کے درمیان ہے
ان کی بڑی کثرت ہوگئی تھی پھر جب انہون نے اللہ تعالیٰ کی معصیت پر کمر باندہی تو ان پر
عذاب الٰہی نازل ہوا - اور وہ غارت ہوگئے - اور جو کچھ ان مین سے باقی رہ گئے
ہین وہ نسناس ہین - اور طسم یمامہ سے بحرین تک رہتے تھے - اور یہ طسم عمالیق امیم
اور جاشم عرب تھے - ان کی زبان عربی تھی - اور عبیل یثرب مین قبل اس سے آرہے
تھے کہ یثرب آباد ہوا - اور عمالیق صنعا مین چلے گئے - اور ابھی صنعا بسا بھی نہ تھا - اور انہین
مین سے کچھ لوگ یثرب چلے آئے تھے - اور اونہون نے آکر عبیل کو نکال دیا تھا

اس لیے عبیل جحفہ کے مقام مین آرہے تھے یہان ان پر ایک سیلاب آیا۔ اور انہین اجتحاف کرکے (یعنی اُچک کر) لے گیا۔ یعنی ہلاک کر گیا اس سے یہ مقام جحفہ (اوچک لیجانے) کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اور راوی کہتا ہے۔ کہ ارم بن سام کے عوص عابر حویل (تین بیٹے) پیدا ہوئے۔ اور عوص سے عابر عاد عبیل پیدا ہوئے۔ اور عابر بن ارم سے ثمود اور جدیس پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی عرب تھے۔ یہی مُضری زبان بولتے تھے۔ اور عرب ان سب قومون کو اور جرہم کو عرب العاربہ کہتے تھے۔ اور نبی اسمعیل کو عرب متعربہ کہا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ جب ان قومون مین آکر رہے تو انکی عربی زبان سیکھ لی تھی (اون کی اصلی زبان عربی نہ تھی) اور عاد اس رمل مین حضرموت تک بستے تھے۔ اور ثمود حجر مین حجاز اور شام کے درمیان وادی القریٰ تک رہتے تھے۔ اور جدیس اور طسم دونوں گئے تھے۔ اور یمامہ مین بحرین تک بستے تھے۔ اور اوس وقت اس کا نام یمامہ نہ تھا بلکہ اوسے جو کہتے تھے۔ اور جاشم عمان مین رہتے تھے۔ اور نبطی نبیط بن ماشس بن ارم بن سام کی اولاد مین ہین۔ اور اہل فارس تیرش بن ماسو بن سام کی نسل سے ہین۔ اور یہی راوی کہتا ہے کہ ارفخشد بن سام کے ایک بیٹا قینان بھی تھا۔ جو ساحر تھا۔ اور قینان کا بیٹا شالخ بن ارفخشد تھا۔ (اس مین قینان کا ذکر اس لیے نہین ہے کہ وہ ساحر تھا) اور شالخ کا بیٹا عابر اور عابر کا فالغ تھا۔ اور فالغ کے معنے قاسم کے ہین۔ اور اس کے اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس کے زمانہ مین زمین کی قسمت ہوئی تھی۔ اور زبانون مین بھی گڑبڑی پڑ گئی تھی۔ (جس سے اون کے بھی جدا جدا حصہ ہوگئے تھے) اور اوس کا دوسرا بیٹا قحطان بن عابر تھا۔ اور قحطان کے دو بیٹے یعرب اور یقطن تھے۔ جو یمن مین رہتے تھے۔ اور قحطان ہی سب سے اول یمن مین جاکر آباد ہوا ہے

اور اسی پر سب سے اوّل ابیت اللعن کے لفظ سے سلام کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے
اور فالغ بن عابر کا بیٹا ارغو تھا اور ارغو کا ساروغ اور ساروغ کا ناحور اور ناحور کا تارح اور تارح کو عربی مین آزر کہتے
ہین - اور آزر کے فرزند ابراہیم علیہ السلام ستھے - اور ارفخشد کا ایک بیٹا نمرود بھی تھا
اور بعض کہتے ہین کہ نمرود کوش بن حام بن نوح کا بیٹا تھا - اور ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ سندھ اور ہند کے باشندے
توفیر بن یقطن بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے بیٹے ہین - اور جرہم بھی یقطن بن عابر کی اولاد سے
ہین - اور حضرموت ابن یقطن ہے - اور اوس قول کے بموجب جو یقطن کو حضرت اسمعیل
کی طرف منسوب نہین کرتے یقطن قحطان کو ہی کہتے ہین - اور بربر شمیلا بن مارب بن غاران
بن عمرو بن عملیق بن لاوذ بن سام بن نوح کی اولاد سے ہین - مگر ان مین صنہاجہ کتامہ دونو
قبیلہ داخل نہین ہین کیونکہ وہ افریقش بن صیفی بن سبا کی نسل سے ہین -

۹۸ یافث کے نسل کی قومین اب رہا یافث - سو اوس کے بیٹے تھے - جامر موعع مورک
بوان فوبا ماشیج تیرش - جامر کی اولاد مین ایک قول کے بموجب فارس کے بادشاہ ہین - اور
تیرش کی نسل سے ترک اور خزر ہین - اور ماشیج کی اولاد مین اشبان ہین - اور موعع کی
اولاد مین یاجوج وماجوج ہین - اور بوان کی اولاد مین صقالبہ برجان اور اشبان ہین -
جو قدیم زمانہ مین قبل اس سے کہ عیص ابن اسحاق وغیرہ کی نسل سے روم مین لوگ
جائین اور ان تینون سام حام یافث کی اولاد اپنے خاص خاص مکن منتخب کرکے
سرزمین روم مین رہا کرتے تھے اور یافث کی ہی اولاد مین روم والے ہین - اور وہ لاطین
بن یونان بن یافث بن نوح کی نسل سے ہین -

۹۹ بنی حام کے فرقے اور شام کی قومین اب حام کو لیجئے - اوس کے بیٹے تھے - کوش
مصرایم قوط کنعان کوش کا بیٹا نمرود بن کوش ہے - جسے بعض سام کی اولاد مین بھی

بتاتے ہین - باقی حام کی اولاد سواحل تو بہ حبش اور زنگ پر رہنے لگی ہے - اور کہتے ہین
کہ مصرایم کے بیٹے قبط اور بربر ہین - اب رہا قوط تو اوسے کہتے ہین - کہ وہ ہند اور سندہ
کی طرف چلا گیا - اور وہین رہنے لگا - وہان کے باشندے اوسی کی نسل مین ہین -
اور کنعانیون مین سے بعض تو شام مین جا بسے - پہر اون کے بعد وہان بنی اسرائیل آ کے
اور اونہین وہان پر قتل کر ڈالا - اور نکال دیا - اور شام پر بنی اسرائیل ہی قابض ہو گئے -
پہر رومیون نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا - اور اون مین سے اکثر کو شام سے عراق کی طرف
نکال دیا - پہر عرب آئے اور شام پر غالب ہو گئے -

۰۰ اشام کی اولاد کی عمرون کی تعداد اور عاد کو عاد ارم کہا کرتے تہے - جب یہ لوگ مٹ
گئے تو ثمود کو ثمود ارم کہنے لگے تھے - اور یہی راوی کہتا ہے کہ توریت والون کے نزدیک
ارفخشد سام کا بیٹا اوس وقت پیدا ہوا تھا - جب کہ اوس کی عمر ایک سو دو برس کی ہو گئی تھی
اور سام کی کل عمر چھ سو برس کی تہی - پہر ارفخشد کے قینان اوس وقت پیدا ہوا - جب کہ
اوس کی عمر پینتیس برس کی ہو گئی تہی - اور اوس کی کل عمر چار سو اڑتیس برس کی ہوئی تھی - پہر
قینان کے شالخ اوس وقت پیدا ہوا - جب کہ اوس کی عمر اونتالیس برس کی ہو گئی تہی - اور
کتابون مین قینان کی عمر کا حال کچھ نہین لکھا ہے - اس کا سبب سحر ہے جس کا ہم اوپر
ذکر کر چکے ہین - پہر شالخ کے عابر تیس برس کی عمر مین پیدا ہوا - اور اوس کی کل عمر چار سو تینتیس
برس کی تھی - اور عابر کے فالغ اور اوس کا بہائی قحطان ہوا - اور فالغ طوفان سے
ایک سو چالیس برس بعد پیدا ہوا تھا - اور اوسکی عمر چار سو چوہتر برس کی تہی - پہر فالغ کے ارغو تیس برس کی عمر مین
پیدا ہوا - اور اوسکی کل دو سو اونتالیس برس کی عمر ہوئی - اور ارغو کے ساروغ بتیس برس کی عمر مین پیدا ہوا - اور
اوس کی بہی دو سو اونتالیس برس کی عمر ہوئی - اور ساروغ کے ناحور تیس برس کی عمر مین پیدا ہوا -

اور اوس کی دو سو نیس برس کی عمر ہوئی - پہر ناحور کے تارح حضرت ابراہیم کا باپ ستائیس برس کی عمر مین پیدا ہوا - اوس کی عمر دوسو اڑتالیس برس کی ہوئی - اور تارح کے جسے آزر بہی کہتے ہین حضرت ابراہیم پیدا ہوئے - اور اون کی ولادت طوفان سے بارہ سو تریسٹھ برس کے بعد ہوئی تھی -

۱۰۱ قحطان کی نسل قحطان بن عابر کے یعرب پیدا ہوا - اور یعرب کے یشجب اور یشجب کے سبا پیدا ہوا - اور سبا کے بیٹے ہین حمیر کہلان عمر اشعر انمار مر - پہر عمرو بن سبا کا بیٹا عدی تھا اور لخم و جذام عدی کے بیٹے تھے -

فریدون کی حکومت

۱۰۲ فریدون کون تھا اور اوس کی خوبیان یہ فریدون اشغیان کا بیٹا تھا - اور اشغیان جمشید کی نسل سے تھا - اور بعض نسابہ فارس فریدون کو نوح بتاتے ہین - جو ضحاک پر غالب ہو گیا تھا - اور اوس کا ملک چھین لیا تھا - اور اونہین مین سے بعض یہ بہی کہتے ہین - کہ فریدون وہ ذوالقرنین ہے - جسے حضرت ابراہیم سے تعلق رہا ہے - اور جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے - اور ہم نے اوس کا ذکر یہان اس سبب سے کیا ہے - کہ اوس کا قصہ اوس کے تین بیٹون کے سبب سے اور اس وجہ سے کہ وہ سیرت کا بڑا اچھا تھا اور ضحاک اوسی کے ہاتھ سے ہلاک ہوا ہے جسے لوگ کہا کرتے ہین کہ حضرت نوح کے ہاتھ سے مارا گیا ہے حضرت نوح کے قصہ کے بہت کچھ مشابہ معلوم ہوتا ہے - لیکن فارس کے باقی نسابین کا یہ خیال نہین ہے - بلکہ وہ فریدون کو جمشید بادشاہ کی طرف منسوب کرتے ہین - اور کہتے ہین - کہ اون دو توکے

درمیان دس پشتین گزری ہین - جن مین سے ہر شخص کا نام ضحاک کے خوف سے اشغیان

ہی کہا جاتا تھا - اور اون مین فقط القاب سے تمیز ہوتا تھا - چنانچہ اون مین سے

کسی کو سرخ گائی والا اور کسی کو ابلق گائی والا وغیرہ کہتے تھے - اور فریدون ہی

پہلا شخص ہے جس نے ہاتھیون کو قابو مین کیا - اور اوس پر سوار ہوا - اور خچر پیدا کرائے

اور بطا اور کبوترون کو پالا - اور تریاق بنایا - اور ظلم کو دور کیا اور لوگون کو اللہ کی عبادت

اور انصاف واحسان کا حکم دیا - اور جو ضحاک نے لوگون کی زمینین وغیرہ چھین لی

تھین جہان تک اون کے وارث مل سکے پھر اون کو واپس دیدین - اور اگر اون کا

مالک نہ ملا تو مساکین کو حوالہ کردین - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ اوسی کو سب سے پہلے

صوفی کا لقب دیا گیا ہے - اور اسی نے طب مین سب سے اوّل توجہ کی ہے -

۱۰۳ فریدون کا بیٹون مین ملک کو تقسیم کرنا فریدون کے تین بیٹے تھے - بڑے کا نام

سشرم تھا اور دوسرا طوج تھا تیسرا ایرج کہلاتا تھا - باپ کو یہ خوف ہوا کہ کھین

میرے بعد ان مین اختلاف نہ پڑے - اس لیے ملک کو اوس نے تینون مین

تقسیم کردیا - اور برابر برابر حصے دیدیئے - اور قرعہ ڈالا - اور اوس پر اون کے نام لکھے

اور اون سے کہا کہ قرعہ اٹھالین - اسطرح پر روم اور عرب کے جانب کا ملک سشرم کو

ملا - اور ترک اور چین کے طرف کا طوج کے حصہ مین آیا - اور عراق اور سندہ ہند حجاز

وغیرہ ایرج کو ملے - یہ تیسرا بیٹا تھا اور اسے وہ بہت پیار کرتا تھا - اور اوسی کو تخت

وتاج دیا تھا - پھر جب فریدون مرگیا - تو اوس کی اولاد مین اور اوس کی اولاد کی اولاد

مین اوس کے بعد دشمنی پیدا ہوگئی - اور برابر دشمنی بڑہتی رہی - یہان تک کہ سشرم اور

طوج نے ایرج پر حملہ کیا اور اوسے قتل کرڈالا - اور ایرج کے دو بیٹے تھے - اونہین

بھی اونہون نے مار ڈالا - اور دو نو تین سو برس تک حکومت کرتے رہے -

۱۰۴ فریدون کا نمرودیون کو قتل کرنا اور جو لوگ کہ آل نمرود کے اور نبطی وغیرہ سواد مین باقی رہ گئے تھے - فریدون اون کے پیچھے پڑا رہا - اور آخر کار اون کے عمائد کو مار ڈالا اور اون کے معالم کو محو کر دیا - اور پانچ سو برس بادشاہ رہا -

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیانی زمانہ کی حوادث

۱۰۵ حضرت ہود کی نبوت اور قبیلہ عاد کا اون کو نہ ماننا حضرت نوح کا اور اون کی اولاد کا حال تو ہم اب بیان کر چکے اور یہ بھی لکھ چکے ہین کہ اونہون نے حضرت نوح کے بعد زمین کو تقسیم کر لیا تھا - اور ہر ایک فریق جدا جدا مسکنون مین رہنے لگا تھا - پھر ان لوگون مین کچھہ ایسے لوگ ہوئے - کہ جنہون نے اللہ تعالی سے سرکشی کی - اور نافرمان ہو گئی اس لیے اللہ تعالی نے اون کی طرف رسول بھیجے - اور جب اونہون نے اون کی تکذیب کی - تو اللہ تعالی نے اونہین ہلاک کر دیا - یہ جو ہلاک ہوئے ارم بن سام بن نوح کی اولاد کے دو قبیلہ تھے - ایک عاد دوسرا ثمود - عاد تو عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح تھا - اور اونہین عاد الاولی کہتے ہین - ان کے مساکن شحر عمان اور حضرموت کے ملکون کے درمیان احقاف مین تھے - یہ بڑے جبار زبردست لنبے قد والے تھے کہ کوئی اون کے مثل نہ تھا - چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً "(اور خدا کا وہ احسان یاد کرو جب کہ اوس نے تم کو قوم نوح کے بعد اون کا جانشین بنایا - اور ڈیل ڈول بھی تمہارا اورون سے زیادہ کیا) ان کی طرف اللہ تعالی نے حضرت ہود بن عبد اللہ بن رباح بن الجلود بن عاد بن عوص کو نبی

کر کے بھیجا۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہین۔ کہ اون کا نام ہود تھا۔ اور وہ عابر بن شالح بن ارفحشد بن سام بن نوح ہی تہے۔ اور یہ لوگ جن کی طرف وہ بہیجے گئے تھے بت پرست تھے اور اون کے تین بت تہے۔ ایک کا نام صُد دوسرے کا صمود اور تیسرے کا ہبا تھا۔ نبی نے اون کو اللہ کی توحید کی طرف ہدایت کی۔ اور کہا۔ کہ اوس کے سوا اور کسی کو مت پوجو۔ اور آدمیون پر ظلم نہ کرو۔ مگر اونہون نے حضرت ہود کو نہ مانا۔ اور بولے۔ کہ ہم سے اور کون زبردست ہے۔ ان مین سے حضرت ہود پر بہت ہی تہوڑے لوگ ایمان لائے۔

۱۰۶ بنی عاد پر خشک سالی کا آنا اور مکہ کو استسقا کے لیے بعض لوگون کا جانا۔ اور عاد ثانی کی ابتدا

اور جو اون کا حال گزرا ہے۔ اور ابن اسحاق نے اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ کہتا ہے۔ کہ جب بنی عاد نے حضرت ہود کی تکذیب کی۔ تو اون پر متواتر قحط پر قحط آئے۔ جب اون پر مصیبت پڑی تو اونہون نے اپنے قاصد مکہ کو بہیجے۔ کہ وہان جا کر استسقا کرین اون قاصدون مین قیل بن عیر اور لقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد جو خفیہ مسلمان ہو گیا تھا اور جلہمہ بن الخیبری معاویہ بن بکر کا ماموں اور لقمان بن عاد بن فلان بن عاد اکبر تہے اور اون کی کل تعداد ستر آدمی کی تہی۔ جب وہ مکہ مین آئے۔ تو وہ معاویہ بن بکر کے پاس ظاہر مکہ مین حرم سے باہر ٹہیرے معاویہ نے اون کی بڑی تعظیم کی۔ کیونکہ وہ اوس کے ماموں بھی ہوتے تہے۔ اور دامادی کا بھی اون کو تعلق تھا۔ لقیم بن ہزال کی شادی ہزیلہ بنت بکر معاویہ کی بہن سے ہوئی تہی۔ اور اوس کے پیٹ سے بچے بھی پیدا ہو چکے تہے۔ جو اپنے ماموں معاویہ کے پاس رہتے تہے۔ اون کے نام تہے۔ عُبید۔ عمرو عامر عمیر۔ یہ سب لقیم کے بیٹے تھے اور یہی عاد ثانی ہین جو عاد اولی کے بعد باقی رہ گئے

تھے - غرض جب یہ لوگ معاویہ کے پاس ٹھیرے تو ایک مہینا بھر برابر ٹھیرے رہے وہ خوشیان کرتے شراب پیتے جرادتان دو لونڈیان معاویہ کی اونھین گیت سناتی تھین - جب معاویہ نے دیکھا - کہ یہ تو یہان آکر پڑہی گیے - اور جس کام کے لیے بھیجے گئے تھے اوسے چھوڑ بیٹھے ہین تو اوس کو گران گزرا - اور کہا - کہ میرے مامون ہلاک ہوجائینگے - اور اس بات کی بھی شرم آئی کہ ماموون کو کہے تم جس واسطے آئے ہو وہان کو جاؤ - تو اوس نے اس بات کا ذکر جرادتان سے کیا - وہ بولین توکچھ شعر کہدے ہم اونھین سنادینگے - اور اونھین یہ بھی نہ معلوم ہوگا - کہ اون کا قائل کون ہے شاید اس سے اون کو خیال پیدا ہوجائے گا - اس سیلیے معاویہ نے یہ اشعار کہدئے ہ

اَلَا یَا قَیلُ وَیحَکَ قُم فَھَینِم	لَعَلَّ اللّٰہَ یُصبِحُنَا غَمَامَا

اسے قیل تیرا بھلا ہو اوٹھ اور دعا مانگ - شاید اللہ تعالیٰ ہم پر ابر سے پانی برسادے

فَیَسقِی اَرضَ عَادٍ اِنَّ عَادًا	قَد اَمسُوا لَا یُبِینُونَ الکَلَامَا

جس سے بنی عاد کی زمین سیراب ہوجائے کیونکہ بنی عاد ایسے ہورہے ہین کہ پیاس کی شدت سے اونکے منہ سے بات نہین نکلتی ہے

اس کے سوا اور بھی بیتین تھین - اور ہینمہ کلام مخفی کو کہتے ہین - جب یہ اشعار جرادتان نے اون کو گاکر سنائے - اور اونھون نے سنے تو آپس مین ایک دوسرے نے کہا - کہ بھلے مانسو تمھین تمھارے لوگون نے اس سیلیے بھیجا تھا کہ جو بلا تم پر نازل ہوئی ہے اوس کے سیلیے دعا مانگو - سو تم نے دیر کردی - اب چاہیئے کہ حرم مین داخل ہوؤ - اور اپنی قوم کے سیلیے پانی برسنے کی دعا کرو - یہ سنکر مرثد بن سعد نے کہا - کہ تمھاری دعا سے اون پر مینہ نہ برسے گا تمھین چاہیئے کہ اپنے نبی کی اطاعت کرو - تو تمھین پانی ملے گا -

اور یہ کہکر اوس نے اپنا اسلام ظاہر کردیا۔ یہ دیکھکر جلہمہ۔ بن الخیبری معاویہ کے مامون نے معاویہ بن بکر سے کہا۔ کہ مرثد بن سعد کو قید کر رکھو ہمارے ساتھ مت جانے دے۔

۱۰۷ قیل کا دعا مانگنا اور سیاہ بادل کو لینا

پھر یہ لوگ مکہ سے نکلے کہ بنی عاد کے لیے استسقا کرین۔ اور اللہ سے اپنی قوم کے لیے دعا کی۔ اور پانی مانگا۔ اس لیے اللہ تعالی نے بادل کے سفید سرخ سیاہ تین ٹکڑے بھیجے اور اون مین سے ایک منادی کرنے والے کی آواز آئی۔ کہ قیل تو اپنے اور اپنی قوم کے واسطے ان تینون بادلون مین سے ایک بادل کے ٹکڑے کو پسند کرلے۔ اوس نے کہا کہ مین سیاہ بدلی کو لیتا ہون۔ کیونکہ ایسے ہی بادل سے بہت پانی برسا کرتا ہے۔ اس پر منادی نے ندا کی کہ "تو نے بڑی بھاری مصیبت کو اختیار کیا۔ کہ اب عاد کا کوئی آدمی نہ بچے گا نہ بیٹا چھوڑیگا نہ باپ۔ سب ہلاک ہو جاوینگے۔ صرف بنی لوذیہ نجات پاوینگے جن کو ہدایت ہوگئی ہے"۔ بنی اللوذیہ سے مراد بنی لقیم بن ہزال ہین۔ جو مکہ مین اپنے مامون معاویہ بن بکر کے پاس تھے۔ اور اللہ تعالی نے سیاہ بادل کے ٹکڑے کو جس مین عذاب تھا عاد کی طرف بھیجا۔ اور وہ اون کے اوپر ایک وادی سے نمودار ہوا۔ جسے مغیث کہتے ہین۔ جب اونہون نے اوسے دیکھا تو آپس مین ایک دوسرے کو بشارت دینے لگے۔ اور بولے کہ یہ بادل ہم پر برسے گا۔ اللہ تعالی کہتا ہے۔ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا (یعنی یہ ابر نہین ہے۔ بلکہ یہ وہی عذاب خدا ہے۔ جس کے لیے تم جلدی مچار ہے تھے۔ یعنی بڑے زور کی آندھی ہے۔ جسمین عذاب دردناک ہے۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر شے کو تیس نیس کردے گی) ہر شی سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جس کے تباہ کرنے کا اوسے حکم ہوا تھا۔

۱۰۸ قوم عاد کی باد صرصر سے ہلاکت | اب اس بادل مین سے سب سے پہلے جس نے

دیکھا کہ اوس مین کیا ہے اور معلوم کیا کہ اوسمین تو ہوا سے مہلک ہے وہ عاد کی ایک
عورت تھی جس کا نام فہد وتھا۔ جبھی اوس نے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی
پھر جب ہوش مین آئی۔ تو لوگون نے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا۔ بولی کہ مین نے اوسمین
ہوا دیکھی ہے۔ جس مین آگ کے شعلہ ہین اور اونہین آگے آگے مرد کھینچتے چلے ہین
جب وہ آندہی وادی سے آگے بڑہی۔ تو خلجان کے چند لوگون نے کہا۔ کہ آؤ وادی
کے کنارہ پر چل کر ہم کھڑے ہو جائین اور اس آندہی کو لوٹا دین۔ مگر وہ اندہی اون مین سے
ہر ایک کے نیچے داخل ہوتی اور اوسے اٹھا کر پھینکدیتی اور اوس کی گردن توڑ دیتی تھی۔
اور خلجان باقی رہ گیا۔ اور پہاڑ کی طرف کو چلا گیا۔ اور بولا ؎

لَمْ يَبْقَ اِلَّا الْخَلْجَانُ نَفْسُهٗ	يَا لَكَ مِنْ يَوْمٍ دَهَانِىْ اَمْسُهٗ

خلجان کی ذات خاص کے سوا اور کوئی باقی نہ رہا افسوس اوس دن پر کہ جسکی کل نے مجھے بلا مین پہنسایا

بِثَابِتِ الْوَطْءِ شَدِيْدٍ وَطْسُهٗ	لَوْلَمْ يَجِئْنِىْ جِئْتُهٗ اَجُسُّهٗ

اوسدن کی گرفت بڑی سخت ہے اور خوب پکڑے ہوئے ہے کیا اچھا ہوتا جو یہ دن مجھپر نہ آتا۔ مگر کیا کیجئے مین خود ہی اوسے ڈھونڈتا آیا ہون

یہ سنکر اوس سے حضرت ہود نے کہا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو تو بچ جائے گا۔ کہا کہ
اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو مجھے کیا ملے گا۔ حضرت ہود نے فرمایا جنت۔ کہا اور مین
وہ بختی اونٹون کی طرح کون دکہائی دیتے ہین۔ فرمایا۔ فرشتے کہا اگر مین مسلمان
ہو جاؤن تو کیا تیرا رب مجھے اون سے بچادے گا۔ فرمایا کیا کوئی بادشاہ کسی کو اپنے
لشکر سے نہین بچا دیتا ہے۔ کہا اگر وہ ایسا کرے بہی اور مجھے بچا بہی دے تب بھی
مین تیرے دین سے راضی نہین ہون پھر ہوا آئی اور اوسے بہی اوس کے لوگون کے

پاس پہونچادیا۔ اور سات رات اور آٹھ دن حسوماً (متواتر) اللہ تعالیٰ سنے اون پر وہ ہوا چلائے رکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور حسوم کے معنے ہین دائمہ۔ پھر اس اندھی نے عادیین کے کسی آدمی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور حضرت ہود اور اون کے ہمراہی مومنین ایک حظیرہ مین بچ رہے۔ اور اونہین اور اون کے ساتھیون کو کوئی ضرر نہ پہونچا۔ صرف اون کے اوپر کی کھال ملایم پڑ گئی۔ اور وہ ہوا عاد کے مسافرون پر بھی جو آسمان زمین کے درمیان تھے ہو کر گذری۔ اور پتھرون سے اون کے دماغ پاش پاش کر دیئے۔ اور عاد کے قاصد معاویہ بن بکر کے پاس لوٹ کر آئے۔ اور اوس کے پاس ٹھیرے۔ وہان اونکے پاس ایک ناقہ سوار آیا۔ اور بولا کہ عاد کے اوپر ایسی مصیبت پڑی اور حضرت ہود بچ گیے۔

۱۰۹ لقمان بن عاد کی اور حضرت ہود کی عمر یہی راوی کہتا ہے۔ کہ لقمان بن عاد سے فرشتہ نے کہا۔ کہ بجز ابدی عمر کے اور جو چیز تو چاہے اپنے لیے مانگ۔ اوس نے کہا اے رب تو مجھے بڑی عمر دے۔ کہا مانگ کتنی تو چاہتا ہے کہا سات نسر یعنی گدھون کی عمر۔ اس لیے لوگون کے قول کے بموجب اوس کی عمر سات گدھون کے برابر ہوئی جب کبھی بچے انڈون سے نکلتے تو ایک نر بچے کو پال لیا کرتا تھا۔ اور جب وہ مرجاتا تھا تو دوسرا لے لیتا تھا اور ہر گدہ اسّی برس جیتا تھا۔ جب ساتوان گدہ مرا تو لقمان بھی اوس کے ساتھ ہی مر گیا۔ اوس کے ساتوین گدہ کا نام لبد تھا اور یہی راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت ہود کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی۔ اور اون کی قبر حضر موت مین ہے اور بعض کہتے ہین کہ حجر مین مکہ کے پاس ہے۔

۱۱۰ عاد کی لاشون کو پرندونکا لیجانا اور ہوا کی شدت جب یہ لوگ ہلاک ہوگیے تو اللہ تعالیٰ نے سیاہ پرندون کو بھیجا۔ اور وہ اون کے لاشون کو سمندر کی طرف اڑا کرلے گیے

اور بہی اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰی اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ (یعنی واقع مین وہ لوگ ایسے تباہ ہو گئے کہ اون کے گہرون کے سوا اور کوئی چیز نظر نہین آتی تہی) اور کبھی ایسا نہوا کہ اندہی پیمانہ سے زیادہ بڑہگئی ہو۔ مگر اوسی روز ایسا ہوا تھا۔ وہ ہوا کے خازنون کے یعنی اون فرشتون کے حکم سے باہر ہوگئی تھی جو اوس کی نگرانی پر مقرر ہین۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہین فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَۃٍ (یعنی وہ بہی بڑے زناٹے کی سخت آندہی سے ہلاک کر دئے گئے) یہ ہوا بڑے بڑے درختون کو جڑون سے اکھیڑ ڈالتی اور گہرون کو گرا دیتی تھی۔ جس سے گہر والے اون مین دب جاتے تہے۔

۱۱۱ قوم ثمود اور حضرت صالح کی نبوت

اب ثمود کا حال سنئے۔ یہ لوگ ثمود بن جاثر بن ارم بن سام کی نسل سے تہے۔ اور اونکے مساکن حجر مین حجاز اور شام کے درمیان تھے۔ اور ان کا زمانہ قوم عاد کے بعد تھا۔ یہ بہی بہت کثرت سے تہے۔ اور کفر و نافرمانی مین منہمک ہوگئے تہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت صالح بن عبید بن اسف بن ماشیح بن عبید بن جاور بن ثمود کو نبی کرکے بہیجا۔ اور بعض اس اسف کو ابن کماشیح بن ارم بن ثمود بتاتے ہین انہون نے اون لوگون کو اللہ کی توحید کی ہدایت کی۔ اور کہا کہ اوس کے سوا کسی کو مت پوجو۔ اون لوگون نے کہا صالح تجھ سے تو ہمین پہلے بڑی امیدین تھین۔ تو تو ہمین بت پرستی سے منع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہین بڑی بڑی عمرین دی تھین۔ یہان تک کہ اون مین کوئی کوئی پتہر کے مکان بناتے اور وہ مکان ٹوٹ پہوٹ جاتے تہے مگر یہ لوگ زندہ رہتے تہے۔ جب اونہون نے اپنی عمرون کی ایسی حالت دیکھی تو اونہون نے ازراہ فخر پہاڑون مین اس طرح مکان بنائے کہ اون پہاڑون کو کندہ کرکے

گہر تیار کر لیے - یہ لوگ بڑے عیش و عشرت مین رہتے اور آسودہ حالی اور فارغ البالی
سے بسر کرتے تہے -

۱۱۲ حضرت صالح کا اونٹنی کو پتہر سے نکالنا اور چند آدمیون کا اوسپر ایمان لانا

حضرت صالح ایک عرصہ دراز تک اون کو ہدایت کرتے رہے - مگر بجز چند غربا کے اون پر کوئی
ایمان نہ لایا - جب حضرت صالح نے اون کو بہت کچہہ ہدایت کی اور اون کو ڈرایا اور خوف
دلایا تو اونہون نے اون سے کہا کہ اے صالح تم ہمارے ساتہ عید کو چلو - اور وہ
اپنی عید مین اپنے بتون کو لیکر نکلا کرتے تہے - اور اون سے کہا - کہ ہمین اپنی نبوت
کی کوئی نشانی دکہاو - تم اپنے خدا کو پکارو اور ہم اپنے معبودونکو پکارتے ہین - اگر تمہارے خدا نے تمہاری بات
سن لی - تو ہم تمہاری اطاعت کرینگے - اور اگر ہمارے معبودون نے ہماری بات سُن لی تو تمکو چاہیئے کہ تم ہماری تقلید
کرنا حضرت صالح نے کہا - کہ بہت اچہا اس پر وہ اپنے اصنام کو لے کر نکلے - اور حضرت صالح بہی اون
کے ساتھ چلے - اور اونہون نے اپنے اصنام سے کہا کہ حضرت صالح کی دعا
مقبول نہ ہونے دین - اون لوگون کا ایک سردار تہا - اوس نے حضرت صالح سے
کہا - کہ اس چٹان سے جو ایک اکیلی چٹان ہے ہمین ایک اونٹنی نکالدو - جو بہت بڑی
اور دس مہینے کی حاملہ ہو - اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تم کو سچا سمجہین گے اس پر اونہون نے
اون سے مواثیق لے لیے - اور پہر اوس چٹان کے پاس آئے - اور وہان نماز پڑہ کر
رب العزت سے دعا مانگی - کہ یکایک اوس چٹان مین ایسا اضطراب پیدا ہوا جیسا کہ
حاملہ کو ہوا کرتا ہے - پہر وہ پہٹ گئی اور اوس کے اندر سے جیسے وہ چاہتے تہے
اون کے آنکہون کے سامنے ایک اونٹنی نکل آئی - اور جیسی وہ بڑے ڈیل ڈول کی
تہی اوسی طرح کا ایک بچا بہی دیا - اسے دیکہکر اون کا سردار جس کا نام جندع بن عمرو تہا

اور اوس کے ساتھ کے کچھہ آدمی ایمان لے آئے ۔

۱۱۳ ثمود اور ناقہ صالح کا چشمہ سے باری باری سے پانی پینا

غرض جب اونٹنی نکل آئی ۔ تو حضرت صالح نے اون سے کہا ۔ کہ ایک روز چشمہ سے یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی ۔ اور ایک روز تم پانی اپنے پینے کو لیا کرو ۔ اور اگر تم اس کی کونچین کاٹ دو گے تو اللہ تعالی تمھین ہلاک کرڈالے گا ۔ اس لیے ایک روز اونٹنی پانی پیتی اور ایک روز وہ پانی لیا کرتے تھے ۔ جب اوس کے پانی پینے کا دن ہوتا تو وہ لوگ اوسے چشمہ پر آنے دیتے تھے ۔ اور آپ پانی پر سے الگ ہوجاتے تھے ۔ اور اوسکا دودہ لیا کرتے اور اپنی تمام برتن بہر لیا کرتے تھے ۔ اور جب اون کے پینے کا دن ہوتا تھا تو اوسے پانی سے لوٹا دیتے تھے ۔ وہ اوس روز پانی نہین پیا کرتی تھی ۔ اور وہ لوگ دوسرے روز کے واسطے پانی جمع کر رکھا کرتے تھے ۔

۱۱۴ اوس لڑکے کا پیدا ہونا جس نے ناقہ کی کونچین کاٹین ۔

پھر اللہ تعالی نے حضرت صالح پر وحی بھیجی ۔ کہ تیرے لوگ ناقہ کی کونچین کاٹین گے حضرت صالح نے یہی بات اون لوگون سے بیان کر دی ۔ وہ بولے کہ ہم تو ہرگز نہین کاٹنے کے ۔ اونہون نے فرمایا ۔ کہ تم ضرور کاٹو گے اور تم مین عنقریب ایک بچا پیدا ہوگا جو اوس کی کونچین کاٹے گا اونہون نے پوچھا کہ اوس کی کیا پہچان ہے ۔ واللہ اگر ہم کو وہ معلوم ہوجائے گا تو ہم اوسے قتل کرڈالین گے ۔ فرمایا ۔ کہ اوس لڑکے کا رنگ گلابی آنکھین نیلے بال بھورے اور (چہرہ) سرخ ہوگا ۔ اوس شہر مین دو بزرگ رہا کرتے تھے وہ بڑے ذی عزت اور دولتمند تھے ۔ ایک کے ایک بیٹا تھا وہ کسی عورت سے نکاح ہی نہین کرتا تھا ۔ اور دوسرے کے ایک بیٹی تھی ۔ اوس کے لیے کوئی کفو مین مرد ہی نہین ملتا تھا ۔ ان دونو نے اپنے بیٹی بیٹے کا باہم بیاہ کر دیا ۔ ان دونو سے ایک بچا پیدا ہوا ۔ جب حضرت

صالح نے اون سے کہا کہ ایک بچا پیدا ہوگا وہ اوس کی کونچین کاٹے گا۔ تو اونہون نے بستی کی دائیون کو بلایا۔ اور اون کے ساتھ کچھ کوتوالی کے سپاہی کیے۔ کہ بستی مین جا کر گھومین۔ جب کسی عورت کو پائین کہ اوس کے بچا پیدا ہوا ہے تو اوسے دیکھین کہ وہ کیسا ہے۔ پھر جب یہ بچا پیدا ہوا تو عورتین چلائین۔ اور بولین کہ یہی بچا ہے جسے نبی اللہ حضرت صالح نے بتایا ہے۔ اس لیے سپاہیون نے چاہا کہ اوسے پکڑ لین۔ مگر اوس کا نانا دادا بیچ مین آ گیے۔ اور کہنے لگے کہ اگر یہی بچا حضرت صالح کا بتایا ہوا ہوتا تو ہم اوسے ضرور قتل کر دیتے۔ مگر یہ نہین ہے۔ اس لیے سپاہیون نے اوسے چھوڑ دیا۔ مگر وہ بڑا بدذات لڑکا تھا۔ ایک دن مین اتنا بڑہتا تھا جتنا کہ کوئی ہفتہ مین بڑہتا ہو۔

۱۱۵ نو آدمیون کا حضرت صالح کے قتل کو جانا اور خود ہی قتل ہونا

پھر اون مین سے نو آدمی جمع ہوئے۔ جو بڑے مفسد تھے اور کسی طرح اصلاح نہین چاہتے تھے۔ اونہون نے اپنے بچون کو اس خوف سے قتل کر دیا تھا کہ کہین عاقر الناقہ اونہین کا بچا نہ ہوا ور جب قتل کر چکے تو اپنے فعل پر نادم ہوئے۔ اور قسم کھائی۔ کہ ہم صالح کو اور اوس کے ساتھیون ہی کو قتل کر ڈالین گے اور آپس مین مشورہ کیا کہ ہم سب لوگون کے سامنے بارادۂ سفر باہر کو جاتے ہین اور جا کے وہان غار مین چھپے جاتے ہین جو حضرت صالح کے راستہ پر ہے۔ اور وہین بیٹھے رہتے ہین۔ جب رات کو صالح نکل کر مسجد کو جائین گے تو ہم اونہین قتل کر ڈالین گے۔ اور پھر غار مین جا چھپین گے۔ پھر ہم لوٹ کر اپنے گھرون کو چلے آئین گے۔ اور کہین گے کہ ہمین اون کے قتل کا کچھ حال نہین معلوم۔ اس پر اون کے لوگ ہمین سچا سمجھین گے۔ اور حضرت صالح کا یہ دستور تھا کہ وہ بستی مین نہین

سوتے تھے۔ وہ اپنی مسجد کو چلے جایا کرتے تھے۔ جو مسجد صالح کے نام سے مشہور ہے اور وہین جاکر سور ہتے تھے۔ غرض جب یہ لوگ اس ارادہ سے جاکر غار مین چھپے۔ تو اتفاقاً وہ چٹان گر پڑی اور وہ سب مر گیے۔ پھر جن لوگون کوان کا حال معلوم تھا وہ غار پر اون کی خبر لینے کو گیے۔ تو وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ وہ مرے پڑے ہین۔ اس لیے وہ لوگ لوٹ کر آئے۔ اور چلائے کہ حضرت صالح نے پہلے تو اون کے بچون کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر اب اون کو بھی قتل کر ڈالا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ان نو آدمیون نے ناقہ کی کونچین کاٹنے کے بعد جب کہ حضرت صالح نے اون پر عذاب آنے کا خوف دلایا تھا تو اون کے قتل کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اسطرح ہوا۔ کہ جب ان نو آدمیون نے ناقہ کی کونچین کاٹ دین۔ تو بولے کہ چلو صالح کو بھی مار ڈالین اگر وہ سچا ہے تو جلدی سے مار ڈالو (تاکہ وہ عذاب نہ بھیجے) اور اگر جھوٹا ہے تو اوسے بھی ناقہ کے ہی پاس پہونچا دو۔ اس لیے وہ رات کو اون کے پاس اون کے مکان پر آئے۔ مگر فرشتون نے تیرون سے اون کے مغز کچل دیئے جس سے وہ مر گیے۔ پھر اونکے یار دوست آئے اور دیکھا کہ وہ مرے پڑے ہین۔ کہا صالح تو نے ہنہین قتل کر دیا۔ اور چاہا کہ اونہین مار ڈالین۔ مگر اونکے گھر والون نے اونہین بچا لیا۔ اور کہا۔ کہ اوس نے تمپر عذاب نازل ہونیکا خوف دلایا ہی۔ اگر وہ سچا ہی۔ تو تم اوسکی رب کو اور غصہ مت دلاؤ۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو ہم اوسے تمہارے حوالہ کر دین گے۔ اس لیے وہ لوٹ گیے۔ ان دو قولون مین سے اول قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نو آدمی جنہون نے قسم کھائی تہی وہ نہین تھے جنہون نے ناقہ کی کونچین کاٹی تہین اور دوسرا قول زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۶ قدار کا ناقہ کو قتل کرنا اور بچے کا بھاگ جانا	اب رہی ناقہ کے قتل کی وجہ۔ سو اوسے اس طرح

بتلاتے ہین۔ کہ قدار بن سالف کے یہان ایک مجلس ہوئی اوسمین لوگون نے شراب پی
مگر اونہین اس قدر پانی نہ ملا۔ کہ شراب مین (حسب دستور) ملا کر پئین۔ کیونکہ اوس روز پانی
پینے کی باری ناقہ کی تہی۔ اس پر ایک نے دوسرے کو ترغیب دی کہ لاؤ اس ناقہ کو مار ڈالین
اور یہ بہی کہتے ہین کہ ثمود مین دو عورتین تہین۔ ایک کا نام قطام اور دوسری کا قبال
تھا اور قدار قطام پر پیارا تھا۔ اور مصدع قبال کو چاہتا تھا۔ اور یہ دونوا ون عورتون سے
ملا کرتے تہے۔ ایک رات وہ قدار اور مصدع سے بولین۔ کہ ہم تم سے اوس وقت تک
بات نہ کرین گے۔ جب تک کہ تم اوٹنی کو نہ مار ڈالوگے وہ بولے اچھا۔ اور نکل کر اپنے
دوست احباب کو جمع کیا۔ اور ناقہ کی طرف کو چلا۔ وہ اوس وقت اپنے حوض کی
طرف تھی۔ اس پر اس شقی نے اون مین سے ایک سے کہا۔ کہ جا اوس کی کونچین
کاٹ دے۔ وہ اوس کے پاس گیا۔ مگر ڈر کر لوٹ پڑا۔ پھر اوس نے دوسرے
کو بہیجا۔ وہ بہی ڈر گیا۔ پھر وہ جس کسی کو اون مین سے بہیجتا وہ اوس سے ڈر کر لوٹ جاتا
تھا۔ اس لیے وہ خود اوس کے پاس گیا۔ اور اونچا ہو کر اوس کی کونچین کاٹ دین
جس سے وہ گر کر تڑپنے لگی۔ یہ دن جب وہ قتل کی گئی چارشنبہ کا تھا جسے وہ اپنی
زبان مین جبار کہتے تہے۔ اور وہ لوگ یکشنبہ کو ہلاک ہوئے جسے وہ اپنی زبان
مین اول کہتے تہے۔ غرض جب اوٹنی قتل ہو گئی تو اون مین سے ایک شخص حضرت صالح
کے پاس آیا۔ اور کہا کہ اپنے ناقہ کو دیکھو اوس کی لوگون نے کونچین کاٹ دی ہین
اس لیے وہ نکلے۔ اور لوگ بہی اون سے ملنے کو چلے۔ اور عذر کرنے لگے۔
کہ یا نبی اللہ فلان شخص نے کونچین کاٹی ہین۔ ہمارا کوئی قصور نہین ہے۔ کہا اوس کے
بچے کو ہی لے آؤ۔ اگر تم اوسے بھی لے آؤگے۔ تو شاید اللہ تعالی تمہین عذاب سے

بچا دے گا۔ اس لیے وہ اوسے ڈھونڈھنے کو نکلے۔ اُدھر جب بچے نے اپنی مان کو
تڑپتے ہوئے دیکھا تھا تو وہ پہاڑی پر چلا گیا تھا۔ اس پہاڑی کا نام قارہ تھا اور ایک
چھوٹی سی پہاڑی تھی۔ وہ اوس پر چڑھ گیا۔ جب یہ لوگ اوس کو ڈھونڈھتے وہان گئے۔
تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو حکم دیا۔ اس لیے وہ اس قدر بلند ہو گیا۔ کہ وہان پرندون کا
بھی گزر ہونا ممکن نہ تھا۔

۱۱۷ قوم ثمود کی ہلاکت اور ایک آدمی کا بچنا۔ اور حضرت صالح بستی مین چلے آئے۔ اور جب
بچے نے اونہین دیکھا تو رویا یہان تک کہ اوس کے آنسو بہہ گئے۔ پھر حضرت صالح کے
پاس آیا اور تین آوازین دین۔ حضرت صالح نے اون سے کہا کہ ہر آواز کے لیے ایک
دن کی مہلت ہے۔ تم تین روز تک اپنے گھرون مین چین کرو۔ یہ وعدہ جھوٹا نہین ہے
اور عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے روز صبح کو تمہارے چہرے زرد ہو جائین گے اور دوسرے
روز سرخ اور تیسرے روز سیاہ دکھلائی دینگے۔ جب صبح ہوئی تو اون کے منہ ایسے
ہو گئے۔ کہ گویا تمام چھوٹے بڑون مرد عورتون نے زعفران ملی ہے۔ پھر جب دوسرا
دن ہوا تو اون کے چہرے سرخ ہو گئے اور تیسرے دن اون کے منہ ایسے کالے
ہو گئے کہ گویا کسی نے رال ملدی ہے۔ اس لیے اونہون نے کفن پہنے۔ اور مردہ
کی خوشبوئین لگائین۔ اوس زمانہ مین اون کے حنوط ایلوا اور مر تھے۔ اور اون کے
کفن کہاون کے ہوتے تھے پھر وہ زمین پر لیٹ گئے۔ اور آنکھون سے آسمان اور
زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ کہ کدھر سے اون پر عذاب آئے گا جب چوتھے دن کی
صبح ہوئی تو آسمان سے ایک آواز آئی۔ جیسے بجلی گرجتی ہو۔ اس سے اون کے دل
پھٹ گئے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِہِمْ جٰثِمِیْنَ (اور وہ اپنے گھرون مین بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے)

اور اون لوگون مین جتنے آدمی مشرق اور مغرب مین تھے اونہین سب کو اللہ تعالی نے ہلاک کر دیا۔ صرف ایک شخص جو حرم مین تھا وہ ہی بچ گیا کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ تو کسی نے کہا۔ کہ وہ ابورغال تھا۔ جیسے بعض لوگ ابو ثقیف کہا کرتے ہین۔

۱۱۸ نبی صلعم کا ثمود کی بستی مین جانا اور حضرت صالح کا آخیر زمانہ

جب نبی صلعم ثمود کی بستی کو آئے تھے۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تھا۔ کہ اوس بستی مین کوئی نہ جائے اور نہ وہان کا پانی پیئے۔ اور اونہین وہ سیڑہیان دکہائی تھین کہ جن پر اونٹنی کا بچا پہاڑ پر چڑہ گیا تہا اور وہ راستہ بہی دکہایا تھا کہ جہان سے اونٹنی آکر پانی پیا کرتی تہی۔ اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام شام کو چلے گیے اور فلسطین مین رہنے لگے۔ پھر وہان سے مکہ کو چلے آئے۔ اور یہین اقامت اختیار کر لی۔ اور اللہ تعالی کی اخیر وقت تک عبادت کرتے رہے۔ اور اون کی اٹھاون برس کی عمر ہوئی۔ اور بیس برس اونہون نے اپنی قوم کو نصیحت کی۔

۱۱۹۔ عاد و ثمود اور حضرت ہود و صالح سے توریت والون کی ناواقفیت۔

ادہر توریت والون کا حال سنئے وہ کہتے ہین کہ توریت مین عاد اور حضرت ہود اور ثمود اور حضرت صالح کا کچھ ذکر نہین ہے۔ مگر راوی کہتا ہے کہ ان لوگون کا حال عرب کے ملک مین ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام مین اس قدر مشہور ہے۔ کہ جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا حال مشہور و معروف ہے۔ ہم کہتے ہین۔ کہ یہ تو کوئی اس قدر بڑی تعجب کی بات نہین ہے جس قدر یہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا ہی سرے سے انکار کرتے ہین۔ اور ایسے ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے حال سے بہی منکر ہین۔ (کہ وہ صرف انسان اور خدا کے رسول تھے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکے زمانہ کے پادشاہانِ عجم

۱۲۰ حضرت ابراہیم کا مولد اور مسکن اور زمانۂ ولادت آپکا نام ہے ابراہیم بن تارح بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام۔ اور علما کی اس باب مین اختلاف ہے۔ کہ وہ کہان رہتے تہے اور کہان پیدا ہوئے تھے کوئی تو کہتے ہین۔ کہ وہ سوس علاقہ اہواز مین پیدا ہوئے تہے اور کوئی اون کا مولد بابل مین اور کوئی کوثی مین اور کوئی حران مین بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ اون کے مان باپ اونہین یہان سے لے گیے تہے۔ اور تمام اہل علم یہ کہتے ہین۔ کہ اون کی ولادت نمرود بن کوش کے زمانہ مین ہوئی تہی۔ اور تمام مورخ اس بات کے قائل ہین۔ کہ نمرود ازدہاق کا عامل تھا جس کی نسبت بعض کا خیال ہے کہ حضرت نوح اسی ازدہاق کے جانب بہیجے گئے تہے۔ مگر متقدمین علما کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ وہ خود خود مختار بادشاہ تھا۔ کسی کا مطیع نہ تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے۔ کہ وہ تمام مشرق و مغرب کا بادشاہ تھا۔ اور بابل مین رہتا تھا۔ اور یہ بہی اوس نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہین۔ کہ تمام دنیا کے جو بادشاہ ہوئے ہین۔ وہ صرف تین ہی شخص ہوئے ہین نمرود ذوالقرنین سلیمان بن داؤد۔ اور لوگون نے اوسمین ایک چوتھا اور بخت نصر بہی گہسیڑ دیا ہے۔ لیکن آگے چلکر ہم دکھائین گے کہ یہ بالکل باطل ہے۔

۱۲۱ حضرت ابراہیم کی ولادت اور پرورش غار مین پہر اللہ تعالی نے چاہا۔ کہ حضرت ابراہیم کو نبی کر کے بہیجے اور اونہین اپنی حجت بناوے اور بندون پر اونہین رسول کرے۔ اِس وقت تک بجز حضرت صالح و ہود کے حضرت نوح کے زمانہ سے کوئی نبی مبعوث نہین ہوا تھا۔ پہر جب حضرت ابراہیم کی

ولادت کا زمانہ قریب ہوا۔ تو اہل نجوم نمرود کے پاس آئے۔ اور اوس سے بولے
کہ ہم کو معلوم ہوا ہے فلان مہینے اور فلان سنہ مین ایک لڑکا ابراہیم نام تیری اس بستی
مین پیدا ہوگا۔ کہ وہ تمہارے دین کو چھوڑ دے گا۔ اور تمہارے بتون کو توڑ ڈالے گا
جب وہ سال آیا جس کا اونہون نے ذکر کیا تھا تو نمرود نے حاملہ عورتون کو حضرت
ابراہیم کی مان کے سوا سب کو قید کر لیا اور حضرت ابراہیم کی مان اس وجہ سے بچ گئی۔
کہ اوسے اوس کے حاملہ ہونے کی خبر نہ ہوئی۔ اوس کے حمل کا اثر ظاہر مین معلوم نہین
ہوتا تھا۔ اس لیے اوس نے جو لڑکے اس وقت پیدا ہوئے سب کو ذبح کر ڈالا۔
پھر جب حضرت ابراہیم کی مان کے درد زہ شروع ہوا۔ تو وہ رات کو ایک غار کی طرف
نکل گئی جو اوس کے قریب تھا۔ وہان حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ اور مان نے وہ تمام
امورات پورے کر لئے جو بچون کے پیدا ہونے کے وقت ہوتے ہین پھر اون کی
مان نے غار کا منہ بند کر دیا۔ اور اپنے گھر کو چلی آئی۔ پھر وہ اونکے پاس اونکی نگرانی کرنے کو
جاتی تھی۔ تو دیکھتی تھی۔ کہ وہ ایک روز مین اتنا بڑہتے ہین کہ جتنا کوئی ایک مہینے مین
بڑہتا ہو۔ اور جب جاتی تو اونہین زندہ پاتی اور دیکھتی کہ وہ اپنی انگلی چچوڑتے
ہوتے ہین۔ اوسی کو اللہ تعالیٰ نے اون کا رزق بنا دیا ہے۔

۱۲۲ آزر کا غار سے حضرت ابراہیم کو نکالنا اور آزر نے حضرت ابراہیم کی مان سے پوچھا
کہ تیرا حمل کیا ہوا۔ اوس نے کہا۔ کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تھا مگر وہ مر گیا۔ اوس نے
اسے سچ جان لیا۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ آزر کو حضرت ابراہیم کے پیدا ہونے کا حال
معلوم ہو گیا تھا۔ مگر اوس نے چھپا لیا۔ یہان تک کہ بادشاہ اوس کے ذکر کو بھول گیا
پھر اوس نے لوگون سے کہا۔ کہ میرا ایک بیٹا ہے جسے مین نے چھپا رکھا ہے۔ کیا تم

لوگون کو کچھہ خوف ہے کہ اگر مین اوسے لاؤن تو بادشاہ کو کچھہ نقصان ہونچائیگا۔ لوگون نے کہا نہین۔ اس لیے وہ گیا۔ اور اوسے غار سے نکال لایا حضرت ابراہیم نے اس وقت بجز اپنے مادر و پدر کے اور کسی کو کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس لیے جب اونہون نے جانورون کو اور تمام مخلوقات کو دیکھا۔ تو ہر ایک چیز کا حال اپنے باپ سے پوچھنے لگے۔ اور باپ اون کا کہنے لگا۔ کہ یہ اونٹ ہے یہ گائے ہے۔ یہ فلان چیز ہے یہ فلان چیز ہے۔

۱۲۲ حضرت ابراہیم کا خدا کو پہچاننا۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اس سب مخلوقات کے لیے ضرور ہے کہ کوئی پروردگار ہو۔ حضرت ابراہیم غروب آفتاب کے بعد غار سے نکلے تھے۔ تو اونہون نے جب آسمان کی طرف سر اوٹھایا۔ تو دیکھا کہ ایک (چمکتا ہوا) تارہ ہے یہ تارہ مشتری تھا۔ کہا یہ میرا رب ہے۔ مگر ایک تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ غائب ہو گیا تو کہا۔ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ (مین غروب ہو جانے والی چیزون کو تو پسند نہین کرتا کہ اونہین خدا مان لون) اور یہ چاند کا مہینا ختم ہونے کے قریب تھا۔ اس لیے تارے کو اونہون نے طلوع قمر سے پہلے دیکھا تہا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ یہ باتین اونہون نے سوچین تھین اون کی اس وقت پندرہ سال کی عمر تہی۔ اور اپنی مان سے کہا تھا کہ مجھے باہر نکال تاکہ مین دنیا کو دیکھون۔ اس لیے اوس نے انہین عشا کے وقت باہر نکالا۔ تو اونہون نے چارون طرف نظر کی۔ اور ایک تارے کو دیکھا۔ اور آسمان کی پیدایش کی نسبت فکر کی۔ اور تارے کی نسبت وہ بات کہی جو ہم نے اوپر بیان کی۔ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ (پھر جب اونہون نے چاند کو دیکھا کہ وہ خوب روشن ہے۔ تو کہا کہ یہی میرا رب ہے) لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بولے لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ

دکہ اگر مجکو میرا پروردگار راہ راست نہین دکہائے گا تو بیشک مین ہی گمراہ لوگون مین ہوجاؤن گا) پھر جب دن ہوا اور آفتاب نکلا تو دیکھا کہ وہ سب سے ہی زیادہ منور ہے۔ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ (تو کہا یہی میرا رب ہے کہ یہ سب سے بڑا ہے) فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو اپنی قوم سے مخاطب ہوکر بولے بھائیو جن چیزون کو تم شریک خدا مانتے ہو مین تو ادن سے بے تعلق ہون) پھر حضرت ابراہیم اپنے باپ کے پاس آئے اور اپنے رب کو پہچان گئے۔ اور اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا۔ مگر ابھی تک اونہون نے اس بات کی اور لوگون کو منادی نہین کی۔

۱۲۴ حضرت ابراہیم کی نسبت مشہور ہونا کہ وہ بتون کو نہین مانتے۔

پہر اون کی مان نے حضرت ابراھیم سے وہ سب حالات کہے۔ کہ جن کی وجہ سے اون کو اب تک چھپا کر رکھا تھا۔ یہ سنکر وہ خوش ہوئے۔ آزر بت بنایا کرتا تھا۔ اور لوگ اون کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اور وہ حضرت ابراہیم کو دیا کرتا تھا۔ کہ جا کر بیچ آیا کرین۔ حضرت ابراہیم اونہین لیجاتے اور کہتے کہ کوئی شخص ایسی چیز کو خریدتا ہے جو اوسے نہ تو کچھ ضرر پہونچا سکتی ہے نہ نفع دے سکتی ہے۔ یہ سنکر اون سے کوئی بھی اونکو نہ لیتا تھا۔ اور حضرت ابراہیم اون بتون کو لیتے اور کسی ندی کی طرف لیجاتے تھے اور اون کو اوس جگہ اوندہا کر کے استہزا کہتے تھے۔ کہ پانی پی پانی پی۔ چنانچہ یہ بات اونکی سب لوگون مین مشہور ہوگئی۔ مگر ابھی تک نمرود کو یہ بات نہین معلوم ہوئی۔ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل مین یہ بات آگئی کہ اون کی قوم جو کام کرتی تھی اوس سے اونہین منع کرین اور اللہ تعالی کی عبادت کی ہدایت کرین۔ تو پہلے باپ کو توحید الہی کی ہدایت کی۔ مگر اوس نے اون کی بات نہ مانی۔ پھر اونہون نے اپنی قوم سے کہا۔ تو کہا تو کس کی عبادت کرتا ہے

کہا عالم کے پروردگار کی۔ بولے۔ کیا نمرود کی۔ کہا نہین بلکہ اوس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اس پر اون کی بات مشہور ہوگئی۔

۱۲۵ حضرت ابراہیم کا بتون کو توڑنا اور نمرود کو بھی خبر پہونچی۔ کہ حضرت ابراہیم کا ارادہ ہی اپنے لوگون کو اصنام کا جنہین وہ پوجا کرتے ہین ضعف دکہا دین تاکہ اون پر حجت قایم کرین۔ پہر حضرت ابراہیم فرصت کا انتظار کرنے لگے کہ اون کے اصنام سے کوئی ایسا کام کرین۔ پہر اونہون نے ایک نظر نجوم پر ڈالی۔ اور بولے کہ مین بیمار ہون یعنی مجھپر وبا کا اثر ہوگیا ہے۔ تاکہ یہ بات سن کر وہ حضرت ابراہیم کے پاس سے بہاگ جائین۔ اس سے حضرت ابراہیم کو یہ منظور تہا۔ کہ اگر وہ اون کے پاس سے چلے جائین تو حضرت ابراہیم کو بتون کے پاس جانے کا موقع مل جائے۔ اون کی ایک عید ہوا کرتی تھی جس مین وہ سب بستی سے باہر جایا کرتے تھے۔ اسی وقت سب کہ وہ باہر جانے کو تھے تو حضرت ابراہیم نے یہ بات کہی تھی کہ مین بیمار ہون۔ اس لیے وہ اون کے ساتھہ عید مین نہین گیے۔ بلکہ اون کے پیچھے اون کے بتون کے پاس گیے۔ اور وہ یہ کہتے تھے۔ تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (یعنی قسم خدا کی مین تمہارے اصنام کے ساتھ ایک چال کرونگا) اون کی اس بات کو ضعیف لوگون نے اور اونہون نے سنا جو باہر جانے مین پیچھے رہ گیے تھے۔ اور وہ بتون کی طرف لوٹے۔ جو ایک بڑے پیش خانہ مین رکہے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کے برابر برابر ترتیب سے جمائے گئے تھے ہر ایک بت کے قریب اوس سے چہوٹا بت رکہا گیا تہا۔ اور ایسے ہی لگا تار دروازہ تک چنے ہوئے تھے اور اس وقت اونہون نے ان معبودون کے روبرو کہانا بھی رکہہ دیا تھا۔ اور رکہا تھا۔ کہ ہم اپنے لوٹنے تک انہین ایسا ہی چہوڑے جاتے ہین یہ کہانا

کہاتے رہین گے - جب حضرت ابراہیم نے وہ کہانا دیکھا جو اون کے روبرو رکہا ہوا تھا پوچھا یہ کہانا تم نہین کہاتے - لیکن جب اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا - تو کہا کہ تم بولتے کیون نہین - اور سیدہے ہاتھہ سے اونہین مارنا شروع کیا - اور ایک کلہاڑی سے اونہین سب کو توڑ ڈالا - صرف ایک بڑا بت رہ گیا - اوس سے اپنی کلہاڑی اونہون نے باندہ دی - پہر اونہین چہوڑ دیا -

۱۲۶ بتون کے توڑنے پر حضرت ابراہیم کی نمرود سے اور بت پرستون سے بحث

جب وہ لوگ لوٹ کر آئے - اور دیکھا کہ اونکے بتون کے ساتھ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو وہ بڑے غصہ ہوئے اور بہت ہی درہم و برہم ہوگئے - اور پوچھا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ - فَقَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِیْمُ (یہ ہمارے معبودون سے ایسا کس نے کیا ہے وہ بڑا ہی ظالم ہے - بولے کہ ہم نے ایک جوان کو جس کا نام ابراہیم ہے ان کا ذکر کرتے سنا تہا) ذکر کرنے سے اونکا یہ مطلب تھا - کہ وہ اونہین گالیان دیتا اور برا بہلا کہتا تھا اور سوائے اوس کے اور کسی سے ہم نے ایسی بات نہین سنی - ہمارے گمان مین وہ یہی ہے جس نے ایسا کیا ہے - پھر یہ بات نمرود کو اور تمام شرفائے قوم کو معلوم ہوگئی وہ بولے فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ (تو اوسے لوگون کے سامنے لاؤ - تاکہ لوگ دیکہ لین) کہ ہم اوس کے ساتھ کیا کرتے ہین - اور بعض کہتے ہین اس کے معنی ہین کہ جو کچھ وہ جواب دین وہ لوگ اوس کے گواہ ہوین کیونکہ حضرت ابراہیم کا ماخوذ کرنا اونہین پسند نہ ہوا - پھر جب وہ آئے اور لوگ نمرود بادشاہ کے پاس جمع ہوئے اور پوچھا - کہ ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودون کو توڑا ہے - اونہون نے جواب دیا نہین بلکہ اس بڑے بت نے اونہین توڑا ہے - اگر وہ بول سکتے ہین تو اوس سے ہی اس کا

حال پوچھو۔ اوس نے اونہین اس لیے توڑا ہے کہ وہ توڑا ہے اور تم اوس کے ہوتے ہوئے اِن چھوٹون کی عبادت کرتے ہو اس سے اوس کو غصہ آگیا تھا۔ اس سے وہ لوگ اِن کے پاس سے ہٹ گیے اور جو اونہون نے بتون کے توڑنے کا اون پر دعویٰ کیا تھا اوس سے اونہون نے رجوع کیا۔ اور اپنے آپس مین بات چیت کرنے لگے۔ اور بولے کہ ہم نے اوس پر بڑا ظلم کیا۔ وہ جو بات کہتا ہے وہ بھی صحیح ہے۔ پھر جب وہ جان گیے کہ وہ بت کچھ نفع نقصان نہین پہونچا سکتے اور نہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہین تو اونہون نے کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ (تو جانتا ہے کہ اونہین نطق حاصل نہین ہے) یعنی وہ بولتے نہین ہین۔ کہ تجھے خبر دین کہ کس نے اون کے ساتھ ایسا کیا ہے اور نہ وہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہین۔ جس سے ہم تیری تصدیق کرین اور تجھے سچا سمجھین۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ (پھر حضرت ابراہیم کی معقول بات کو دیکھکر اون کے سر اوندھے ہوگئے) جب حضرت ابراہیم نے اونہین صحیح کہتے ہوئے سنا۔ کہ وہ نہین کلام کر سکتے ہین تو کہا اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزون کو پوجتے ہو جو نہ تو تم کو کچھ فائدہ ہی پہونچائین اور نہ تم کو کسی طرح کا نقصان ہی پہونچائین۔ تف ہے تم پر اور اون چیزون پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنی بات بھی نہین سمجھتے) پھر نمرود نے حضرت ابراھیم سے کہا کہ کیا تو نے اپنے معبود کو دیکھا ہے جس کی تو عبادت کرتا ہے اور اوسکی عبادت کے لیے لوگون کو ہدایت کرتا ہے وہ کیا ہے اور کیسا ہے۔ کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ نمرود نے کہا کہ مین ہی جلاتا اور مین ہی مارتا ہون

حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیسے ہے مین نہین سمجہتا کہ تو کیسے مارتا ہے اور جلاتا ہے
کہا مین دو آدمیون کو لیتا ہون جو قتل کے مستوجب ہین۔ اگر اون مین سے مین ایک کو
قتل کر دون تو مین بہی اوس کا مار ڈالنے والا ہونگا۔ اور اگر دوسرے کو معاف کر دون تو
مین ہی اوسکو جلانے والا ہون گا۔ اس پر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ آفتاب کو
مشرق سے نکالتا ہے بہلا تو اوسے مغرب سے تو نکال دے۔ اس پر نمرود بالکل
مبہوت اور حیران ہوگیا۔ اور کچہ بہی اوس کا جواب نہ دے سکا۔

۱۲۷ نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنا اور آگ کا اونہین کچہ نقصان نہ پہونچانا

پھر اوس نے اور اوس کے لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا کہ حضرت ابراہیم کو قتل کردین۔ اور کہا
کہ اوسے اپنے معبودون کی تائید مین جلا دیا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین
یہ کہ جلانے کی رائے فارس کے ایک اعرابی نے دی تہی۔ اس پر کسی نے اون سے
پوچہا کہ فارس مین بہی کیا اعرابی ہوا کرتے ہین۔ فرمایا۔ کہ کرداون کے اعرابی ہین۔ کہتے
ہین۔ کہ اس شخص کا نام ہیزن تھا۔ اس کہنے کے بعد یہ زمین مین دہس گیا۔ اور برابر قیامت
تک دہستا چلا جائے گا۔ پھر نمرود نے حکم دیا۔ کہ انواع واقسام کی لکڑیان جمع کی جائین
اس سے لوگ لکڑیان جمع کرنے لگے۔ اور اون مین اس کا ایسا جوش پہیلا۔ کہ عورتین نذرین
اور منتین ماننے لگین۔ کہ اگر میرا فلان کام ہوجائے گا تو مین ابراہیم کے واسطے لکڑیان جمع
کرون گی۔ پہر جب اونہون نے چاہا کہ اونہین آگ مین ڈالین تو اونہین آگے کیا۔ اور آگ
جلائی۔ اوس وقت آگ کی یہ حالت تہی۔ کہ اگر پرندہ بہی اوس پر گزرتا تو اوس کی شدت
وحرارت سے جل جاتا تھا۔ جب اونہون نے پورا ارادہ کرلیا کہ اونہین آگ مین ڈہکیلدین
تو شجر۔ انسان اور جنات سکے اوس وقت تمام آسمان زمین اور اوس کی چیزین چلا اٹھین۔

اور اللہ سے فریاد کرنے لگین کہ پروردگار ابراہیم کے سوا اس وقت دنیا مین اور کوئی نہین
ہے کہ تیری عبادت کرتا ہو۔ وہ تیرے سبب سے آگ مین جلایا جاتا ہے ہمین حکم دی
کہ ہم اوس کی تائید کرین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اِنْ اسْتَغَاثَ بِشَیْءٍ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرُوْہُ وَ
اِنْ لَمْ یَدْعُ غَیْرِیْ فَاَنَا لَہٗ (وہ اگر تم مین کسی سے مدد طلب کرے تو چاہیئے کہ تم مدد دو لیکن اگر وہ میرے
سوا کسی سے مدد نہ مانگے گا تو مین اوس کی مدد کرونگا) پھر جب اونھون نے حضرت ابراہیم
کو مکان کے اوپر اٹھایا تو حضرت نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا۔ اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الْوَاحِدُ فِی السَّمَآءِ وَاَنْتَ الْوَاحِدُ فِی الْاَرْضِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (اے میرے
اللہ تو ہی اکیلا آسمان مین ہے اور تو ہی اکیلا زمین مین ہے تو ہی میرے لیے کافی ہے اور تو ہی
سب سے اچھا کفیل اور ضامن ہے) جب حضرت جبرئیل نے دیکھا کہ وہ بند ہے ہوئے
ہین تو وہ اون کے سامنے ہوئے اور کہا کہ آپ کو کچھ حاجت ہو تو کہو۔ کہا مجھے
تجھ سے تو کچھ حاجت نہین ہے۔ پھر اونھون نے حضرت ابراہیم کو آگ مین پھینک دیا
اوس وقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو آواز دی اور فرمایا۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ
(اے آگ حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور اونہین سلامت رکھہ) بعض کہتے ہین۔ کہ حضرت جبرئیل
نے آواز دی تھی۔ غرض کہ اگر ٹھنڈک کے بعد سلامت کا لفظ نہ ہوتا تو آگ ایسی ٹھنڈی
پڑ جاتی۔ کہ حضرت ابراہیم شدت وبرودت سے مر جاتے۔ اوس روز دنیا مین کہین آگ
نہین رہی تھی۔ سب جگہہ کی آگ اس لیے بجھہ گئی تھی کہ کہین اوسی کو حکم نہین ہوا ہے۔

۱۲۸ حضرت ابراہیم کا آگ سے باہر نکلنا اور اللہ تعالیٰ نے ملک الظل یعنی ہمزاد فرشتہ
کو حضرت ابراہیم کی صورت مین بنا کر اون کے پاس بھیجا۔ جو اون کے پاس پہلو سے جا کر
اس لیے بیٹھہ گیا کہ اوس سے اون کی تسلی ہو پھر نمرود کو کتنے ہی دنون تک اس بات مین

کچھ شک نہین رہا۔ کہ آگ نے حضرت ابراہیم کو کچھ بھی برا برکیا۔ پھر اوس نے خواب مین دیکھا
کہ گویا وہ اونہین آنکھون سے آگ مین دیکھتا ہے اور آگ لکڑیون کو جلا رہی ہے۔ اور
حضرت ابراہیم بیٹھے ہوئے ہین۔ اور اونہین کی طرح کوئی شخص اون کے پاس ایک اور
موجود ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مین نے خواب مین دیکھا
ہے۔ کہ گویا ابراہیم زندہ ہے۔ اور مجھ کو اس سے شبہہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک محل بناؤ
کہ جس سے مین خود اس آگ مین اوس کو دیکھ لون۔ اس واسطے اونہون نے ایک
مکان بنایا اور وہ اوس پر چڑہا۔ اور وہان سے حضرت ابراہیم کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور دیکھا
کہ اون کے پاس اونہین کی صورت کا ایک اور آدمی ہے۔ یہ دیکھکر نمرود نے حضرت ابراہیم
کو پکارا اور کہا۔ کہ تیرا خدا بہت بڑا ہے۔ کہ اوس کی قدرت آگ کے اور تیرے درمیان
ہو گئی۔ اور تجھے بچا لیا۔ کیا تو آگ مین سے نکل سکتا ہے۔ کہا بے شک۔ کہا تجھے کیا
آگ مین کھڑے ہونے سے ڈر لگتا ہے۔ کہا نہین۔ پھر حضرت ابراہیم کھڑے ہو گیے۔
اور اوس سے نکل آئے جب وہ نکل آئے تو اوس نے پوچھا کہ ابراہیم وہ کون شخص ہے جسے مین نے
تیری صورت کا تیرے پاس دیکھا تھا۔ کہا یہ ہمزاد فرشتہ ہے۔ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے
اس لیے میرے پاس بہیجا تھا کہ میرا دل نہ گھبراوے۔

۱۲۹ حضرت ابراہیم پر بعض لوگون کا ایمان لانا اور حضرت لوط و حضرت اسحاق و یعقوب کی بیبیان اور بی بی سارہ۔

پھر نمرود نے اون سے کہا۔ کہ چونکہ مین تیرے
خدا کی عزت و قدرت دیکھ چکا ہون۔ اور یہ مجھے
معلوم ہو گیا ہے۔ کہ جب تو نے اوس کے سوا
اورون کی عبادت سے انکار کیا تو اوس نے تیری کیسی بڑی مدد کی۔ اس لیے مین تیرے
خدا کو قربانی چڑہاؤنگا۔ حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تک تو اپنے دین کو نہین چھوڑے گا

تیری قربانی اللہ کے یہان مقبول نہین ہوسکتی۔ کہا ابراہیم مین اپنے ملک کو تو نہین چھوڑ سکتا۔ اور چار ہزار گائے بیل قربان کیے۔ اور حضرت ابراہیم کی ایذا سے باز آیا۔ اور اللہ تعالی نے اونہین اوس سے بچا لیا۔ پھر یہ دیکھ کر لوگ حضرت ابراہیم پر ایمان لائے۔ اور اون کی قوم سے کچھ لوگ مسلمان ہو گیے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے اونہین نمرود سے اور اوس کے ساتھیون کی شر سے بچا لیا تھا۔ اور اسی مین حضرت لوط بن هاران بھی اون پر ایمان لائے یہ حضرت ابراہیم کے بہائی کے بیٹے تہے۔ اور اون کا ایک اور تیسرا بہائی تھا۔ جس کا نام ناحور بن تارح تھا۔ یہ تبویل کا باپ تہا۔ اور تبویل لابان کا باپ تہا۔ اور ابقا کا بہی باپ تھا۔ جو حضرت اسحاق بن ابراہیم کی بی بی اور حضرت یعقوب کی مان تھی۔ اور لابان لیا کا اور راحیل کا باپ تھا جو دونو حضرت یعقوب کی بیبیان تھین۔ اور بی بی سارہ بھی ان پر ایمان لے آئین جو حضرت ابراہیم کے چچا کی بیٹی تھین۔ یعنی هاران اکبر کی بیٹی تہین جو حضرت ابراہیم کا چچا تھا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ حران کے بادشاہ کی بیٹی تہین۔ غرض وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ اللہ پر ایمان لے آئین۔

حضرت ابراہیم اور اونکے ساتھ کے مومنین کی ہجرت

۱۴۰ حضرت ابراہیم کا مصر کو ہجرت کرنا اور بی بی سارہ کو فرعون کا بلانا۔ اور بی بی هاجرہ کا اونہین دینا

پھر حضرت ابراہیم کی اور جو لوگ اونکے متبع ہو گئے تہے اون کی یہ رائے ہوئی۔ کہ اپنی قوم کو چھوڑ کر کہین چلے جائین اس لیے اونہون نے وہان سے ہجرت کی۔ اور مصر کو چلے گیے۔ اور وہان اس وقت پہلے فراعنہ مین سے ایک فرعون بادشاہ تھا۔ اوس کا نام سنان بن علوان بن عبید بن عویج بن عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح تھا۔ اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ ضحاک کا بہائی تھا

جسے اوس نے مصر پر اپنی طرف سے حاکم کر دیا تھا۔ بی بی سارہ بہت خوبصورت اور حسین تھین۔
اور حضرت ابراہیم کی کسی طرح نافرمانی اور عدول حکمی نہین کرتی تھین۔ جب فرعون نے
اون کی تعریف وتوصیف سنی تو حضرت ابراہیم کو بلایا۔ اور پوچھا کہ جو عورت تیرے ساتھ ہے
کون ہے۔ کہا میری بہن ہے جس سے مراد تھی کہ میرے مسلمان ہونے کے لحاظ
سے بہن ہے۔ یہ جھوٹ اونہون نے اس لیے کہا تھا۔ کہ اگر وہ انہین اپنی بی بی بتاتے
تو اندیشہ تھا کہ کہین فرعون اونہین قتل نہ کر ڈالے۔ فرعون نے اون سے کہا اوسی
اچھا لباس پہنا کر میرے پاس بہیجدے۔ حضرت ابراہیم نے اونہین حکم دیا۔ اور اونہون
نے اچھے کپڑے پہنے۔ اور فرعون کے پاس روانہ ہوئین۔ جب وہ اوس کے
مکان مین گیئن تو اوس نے اِن پر ہاتھ ڈالا۔ اور جب حضرت ابراہیم نے اونہین بہیجا
تہا تو اوسی وقت سے نماز پڑہنے کو کہڑے ہو گیے تہے۔ جبہی فرعون نے اون پر ہاتھ بڑہایا
تبہی اوسے کسی نے زور سے پکڑ لیا۔ بولا کہ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ مین چہوٹ
جاؤن پہر تجھے مین کوئی ضرر نہین پہونچاؤن گا۔ اونہون نے دعا کی۔ جس سے وہ چہوٹ
گیا۔ پھر اوس نے ہاتھ بڑہایا۔ اور اوسے کسی نے زور سے پکڑ لیا۔ پہر اوس نے
کہا دعا مانگ مین تجھے کوئی ضرر نہین پہونچاؤن گا پہر اونہون نے دعا مانگی اور وہ چہوٹ
گیا۔ پہر تیسرے بار بھی اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس کی وہ ہی پہلے کی سی حالت
گزری۔ اس لیے اوس نے اپنے قریب کے دربان کو بلایا۔ اور بولا کہ تو آدمی کو
نہین لایا ہے بلکہ شیطان کو لے آیا ہے اوسے یہان سے نکال اور ہاجرہ کو اوس کے
حوالہ کر۔ اس لیے اوس نے انہین نکال دیا۔ اور ہاجرہ کو وہ اپنے ساتھ لے آئین۔
جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ بی بی سارہ آگیئن تو اونہون نے سلام پھیرا۔ اور پوچھا کیا

حال گزرا۔ کما کفی اللہ کید الکافرین۔ (یعنی اللہ نے مجھے کافرون کے کید سے بچالیا)
اور بی بی ہاجرہ کو میری خدمت کے لیے دیا۔

۱۳۱ حضرت ابراہیم کا جھوٹ بولنا حضرت ابوہریرہ عربون سے کہا کرتے تھے۔ کہ اے نبی ماءالسما
یہی بی بی ہاجرہ تمہاری مان ہین۔ اور حضرت ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔
کہ فرمایا ہے رسول اللہ نے حضرت ابراہیم نے تین مرتبہ جھوٹ بولا ہے۔ دو مرتبہ
تو اللہ کے واسطے ایک مرتبہ تو کہا تھا انی سقیم (مین بیمار ہون) اور دوسری مرتبہ کہا تھا بل فعلہ
کبیرھم ھذا (نہین بلکہ یہ بت جوان سب مین بڑا ہے اوس نے یہ حرکت کی ہوگی) اور تیسری
مرتبہ اونہون نے بی بی سارہ کو کہا تھا کہ وہ میری بہن ہے۔ (لیکن اس روایت کی نسبت
بہت بڑا کلام ہے۔ ماہرین فن حدیث نے اسے محض غلط بتایا ہے اور ان تینون
اعتراضون کی تاویلات دیکھنے کے لیے تفاسیر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے)

حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ولادت اور اونکا مکہ کو لیجانا

۱۳۲ بی بی ہاجرہ کے پیٹ سے حضرت اسمعیل کی ولادت کہتے ہین کہ ہاجرہ لونڈی بہت خوبصورت تھی۔ اور بی بی
ساحرہ کی اولاد نہین ہوتی تھی اور وہ بوڑھی ہوگئی تھین۔ اس
لیے بی بی سارہ نے ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کو دے دیا۔ اور کہا کہ اسے لو۔ شاید
اللہ تعالی تمہین اس کے ہی پیٹ سے اولاد دیدے۔ پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ سے
ہم بستر ہوئے۔ تو اون کے پیٹ سے حضرت اسمعیل پیدا ہوئے۔ اور اسی لئے نبی صلعم
نے فرمایا تھا۔ کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو اوس کے باشندون کے ساتھ بھلائی سے پیش
آنا۔ کیونکہ ایک تو وہ تمہارے ذمی ہونگے۔ اور دوسرے وہ تمہارے رشتہ دار ہونگے

اس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ہاجرہ وہین پیدا ہوئی ہین -

۱۳۳ حضرت ابراہیم کا مصر سے شام کو آنا اور سبع کا کنوان -

پہر حضرت ابراہیم فرعون سے خوف سے مصر سے شام کی طرف پہلے آئے - اور سرزمین فلسطین کے مقام سبع مین فروکش ہوئے - اور حضرت لوط موتفکہ مین قیام پذیر ہوئے جو سبع سے ایک دن کے فاصلہ پر تھا - اونہین بہی اللہ تعالی نے نبی کیا - حضرت ابراہیم نے سبع مین ایک کنوان اور ایک مسجد بنائی تہی - اور کنوے کا پانی پاک صاف چشمہ کا سا تھا - یہان بہی جب سبع کے باشندون نے حضرت ابراہیم کو ستایا تو وہ اوسے چہوڑ کر چلدئے - اس کے بعد کنوے کا پانی خشک ہو گیا - اس لیے وہان کے رہنے والے حضرت ابراہیم کے پیچہے آئے - اور کہا کہ آپ لوٹ چلئے - مگر وہ نہ گئے - اور اونکی خوشامد پر اونہون نے اون کو سات بکریان دیدین - اور کہا - کہ جب تم انہین پانی پر لے جاؤ گے - تو کنوے مین پانی نکل آئے گا - اور پہر پاک صاف چشمہ ہو جائے گا - تم اوس سے پانی پینا مگر کوئی حائض عورت اوس کا پانی ہاتھ مین نہ لے - وہ بکریان لے کر چلے گئے اور جب پانی پر گئے - تو پانی نکل آیا - وہ اوس سے مدت تک پانی پیتے رہے - ایک مرتبہ ایک حائض عورت نے اوس کا پانی ہاتھ مین لے لیا - اس سے وہ خشک ہو گیا اور اوس وقت سے اب تک ایسا ہی پڑا ہے - پھر حضرت ابراہیم ایک شہر مین جا کر قیام پذیر ہوئے جو رملہ اور ایلیا کے درمیان تھا اور جسے قط او قط کہتے تہے -

۱۳۴ حضرت اسحاق کی ولادت اور سارہ کا ہاجرہ کو نکالنا اور اون کا مکہ کو جانا -

جب حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تو بی بی سارہ کو نہایت ہی رنج ہوا - اس لیے اللہ تعالی نے اونہین بہی ایک بیٹا دیا جس کا نام حضرت اسحاق ہے - اس وقت بی بی سارہ کی عمر ستر برس

کی تہی - اور حضرت ابراہیم ایک سو بیس برس کے تہے - جب اسمعیل اور اسحاق دونو بہائی بڑے ہوئے تو باہم لڑنے جہگڑنے لگے - اس سے بی بی سارہ بی بی ہاجرہ سے غصہ ہوگیئن - اور اونہین گہر سے نکال دیا - پہر بلالیا - پہر اونہین غیرت آئی - اور گہر سے نکال دیا اور قسم کہائی کہ بی بی ہاجرہ کا گوشت کاٹون گی - مگر اون کی آنکہین اور کان تو چہوڑ دیئے تاکہ اون کی صورت بری نہ ہوجائے لیکن اون کا ختنہ کردیا - اسی سے عورتون کا ختنہ کیا جاتا ہے - مگر بعض لوگ کہتے ہین - کہ حضرت اسمعیل چہوٹے سے تہے اسی وقت بی بی سارہ نے اون کی مان ہاجرہ کو ازراہ غیرت نکال دیا تہا - اور یہی بات صحیح ہے - اور بی بی سارہ نے اون سے کہا تہا کہ تو میرے ساتہ ایک شہر مین نہ رہ پہر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وحی بہیجی کہ وہ مکہ کو جائین اس وقت وہان کسی قسم کے نباتات نہین ہوتے تہے - اس لیے حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل اور اون کی مان بی بی ہاجرہ کو وہان لائے - اور مکہ مین اونہین دونو کو زمزم کے مقام پر چہوڑ دیا -

۱۳۵ حضرت ابراہیم کا بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو مکہ مین چہوڑ جانا

جب حضرت ابراہیم وہان سے چلدیئے تو بی بی ہاجرہ چلائین کہ ابراہیم تمہین کس نے حکم دیا ہے - جو تم ہمین ایسی سرزمین مین چہوڑے جاتے ہو جہان نہ تو کہیتی باڑی ہے نہ (جانورون کا) دودہ ہے نہ پانی ہے نہ دانہ ہے اور نہ کوئی بنی آدم ہے - فرمایا کہ میرے رب نے مجہے یہ حکم دیا ہے - کہا تو کچہہ پروا نہین - وہ ہمین ضائع نہ ہونے دے گا - جب وہ لوٹ کر چلے - تو کہا اے پروردگار تو چہپی کہلی کو یعنی میرے دل کے رنج کو خوب جانتا ہے - اور کہا - رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

يَشْكُرُونَ - رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ - رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ - رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ - (اے ہمارے پروردگار مین نے تیرے معزز گھر کعبہ کے پاس اس بیابان مکہ مین جہان کھیتی نہین اپنے کچھہ اولاد لاکر بسائی ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار یہ لوگ یہان نمازین پڑہین - تو ایسا کر کہ لوگون کے دل اون کی طرف مائل ہون - اور دوسرے ملکون کی پیداوار سے انہین روزی دے - تاکہ یہ تیرا شکر کرین - اے ہمارے پروردگار جو مطلب ہم چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین تجھکو سب معلوم ہین - اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہین رہتی نہ زمین مین اور نہ آسمان مین خدا کا شکر ہے - جس نے مجکو باوجود بوڑہاپے کے اسماعیل اور اسحاق دو بیٹے عنایت کئے - کچھہ شک نہین کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے - اے میرے پروردگار مجکو توفیق دے کہ مین نماز پڑہتا رہون - اور نہ صرف مجکو بلکہ میری اولاد کو بہی - اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما - اے ہمارے پروردگار جس دن اعمال کا حساب ہونے لگے مجکو اور میرے مان باپ کو اور سب ایمان والون کو بخش دیجو)

۱۳۶ چاہ زمزم اور سعی صفا و مروہ کی اصل وجہ پھر جب حضرت اسمعیل پیاسے ہوئے - تو اپنے پانون زمین پر مارنے لگے - اس کو دیکھہ کر بی بی ہاجرہ بہت پریشان ہوئین اور پانی کی تلاش مین نکلین - اور کوہ صفا پر چڑہین کہ وہان سے کچھہ دیکھین - مگر اونہین کہین کچھہ (پانی) نہ دکھائی دیا - پھر وہ نیچے گھاٹی مین اُتر آئین - اور دوڑین یہان تک کہ کوہ مروہ پر آئین - اور اس پر پانی کو دیکھنے کے لیے چڑہین - مگر کچھہ دکھائی نہ دیا - ایسے ہی اونہون نے سات مرتبہ کیا اب جان لو کہ یہی صفا و مروہ کی سعی اور دوڑنے کی اصل وجہ ہے - پھر وہ حضرت اسمعیل کے

پاس آئین جو زمین پر اپنے دونون پانون مار رہے تھے۔ اور وہان سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا تھا۔ جسے آب زمزم کہتے ہین۔ بی بی ہاجرہ نے یہ دیکھکر ہاتھ سے زمین کھودی کہ پانی نکلے۔ اور جتنا پانی نکلتا گیا اوسے جمع کرتی گئین۔ اور اپنے سقابہ مین بھری گئین راوی کہتا ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی بی بی ہاجرہ پر رحم کرے۔ اگر وہ اس پانی کو ایسے ہی چھوڑ دیتین۔ تو یہ ایک سیال چشمہ ہوجاتا۔ مگر اون کے اس پانی کے جمع کرنے سے وہ کنوا ہی رہ گیا۔

۱۴۷ حضرت اسمعیل کا جرہم سے عربی سیکھنا اور عرب المتعربہ

اور بنی جرہم اس وقت مکہ کے قریب کسی وادی مین تھے اور جب پرندون نے مکہ مین پانی دیکھا تو وہ یہان آنے جانے لگے۔ جب یہ بنی جرہم کو معلوم ہوا۔ کہ یہان پرندے آتے جاتے ہین۔ تو اونھون نے کہا کہ پرندون کی آمد و رفت بجز اس کے نہین ہوسکتی کہ یہان پانی ہو۔ اس لیے وہ لوگ بی بی ہاجرہ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم تمہارے پاس آجائین تمہارا بھی ہم سے دل بہلے گا۔ اور ہمارا بھی تم سے دل خوش ہوگا۔ اور اس پانی پر ہم قبضہ نہ کرین گے۔ بلکہ یہ پانی تمہارا ہی رہے گا۔ وہ بولین اچھا۔ اس سے وہ لوگ اون کے پاس چلے آئے۔ پھر جب حضرت اسمعیل جوان ہوگئے۔ اور بی بی ہاجرہ کا انتقال ہوگیا۔ تو حضرت اسمعیل نے جرہم کی ایک لڑکی سے شادی کرلی۔ اور اون سے عربی بولنا سیکھا۔ پھر وہ اور اون کی اولاد سب عربی بولنے لگی۔ اسی لیے یہ لوگ جو حضرت اسمعیل کی اولاد مین ہوئے عرب المتعربہ (یعنی بنے ہوے عرب) کہلاتے ہین۔

۱۴۸ حضرت ابراہیم کا مکہ جانا اور حضرت اسمعیل کا جرہمی بی بی کو طلاق دینا

پھر حضرت ابراہیم نے بی بی سارہ

سے بی بی ہاجرہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی۔ اور اونہون نے اس شرط پر اجازت دی۔ کہ وہ وہان ٹھیرین نہین۔ یہان جب حضرت ابراہیم آئے تو بی بی ہاجرہ کا انتقال ہوچکا تھا۔ وہ حضرت اسمعیل کے مکان پر گیے اور اون کی بی بی سے کہا۔ کہ تیرا شوہر کہان ہے۔ بولی کہ یہان نہین ہے شکار کرنے گیا ہے۔ حضرت اسمعیل کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ حرم سے باہر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ پھر لوٹ آتے تھے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ کچھ کھانا ہو تو میرے لیے لاوہ بولی کہ میرے پاس تو کچھ نہین ہے مین تمھین نہین کھلاتی میرے پاس کوئی آدمی بھی نہین ہے۔ (جو تمھاری ضیافت کا بندوبست کرے) حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تیرا شوہر آجائے تو اوس سے میرا سلام کہنا۔ اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال (یعنی اس بی بی کو طلاق دیکر دوسرے کرلے) پھر حضرت ابراہیم واپس چلے گیے اور حضرت اسمعیل مکان پر آئے۔ تو باپ کی خوشبو پائی۔ اس لیے اپنی عورت سے پوچھا۔ کیا کوئی آدمی یہان آیا تھا۔ کہا ایسا ایسا ایک بڈھا یہان آیا تو تھا۔ اور ایسے الفاظ کہے جس سے اون کی حقارت پائی جاتی تھی۔ اونہون نے پوچھا کہ تجھ سے کیا کہہ گیا۔ کیا یہ کہہ گیا۔ کہ اپنے شوہر سے سلام کہنا۔ اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال۔ یہ سنتے ہی اونہون نے اوسے طلاق دیدی۔ اور دوسری بی بی کرلی۔

۱۳۵ حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل سے ملنے کو آنا پھر حضرت ابراہیم ایک مدت تک بی بی سارہ کے پاس رہے جتنی کہ خدا کو منظور تھی۔ پھر سارہ سے حضرت اسمعیل کے ملنے کی اجازت لی۔ اونہون نے اس شرط پر اجازت دی کہ وہان قیام نہ کرین۔ پھر حضرت ابراہیم آئے اور حضرت اسمعیل کے دروازہ پر گیے۔ اور اون کی بی بی سے کہا کہ تیرا شوہر کہان ہے کہا شکار کو گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ابھی آتا ہوگا۔ خدا آپ پر رحم کرے۔ آپ یہان ٹھیرئے۔ کہا کیا تو مجھے

کچھہ کہلاسے گی۔ کہا بے شک۔ پوچھا کہ تیرے پاس روٹی گیہون جو یا کہجورین ہین۔ راوی کہتا ہے کہ پہر وہ اون کے لیے دودہ اور گوشت لیکر آئی۔ تو اونہون نے دعا دی کہ ان دونو چیزون مین خدا برکت دے۔ اگر وہ اس وقت روٹی جو گیہون یا کہجور لیکر آتے۔ تو جتنی اللہ تعالیٰ کی زمین ہے اوس سب سے یہان یہ چیزین بہت ہوا کرتین۔ (مگر پروردگار کو ایسا ہی منظور تہا) پہر اوس نے کہا۔ کہ آپ اُترئے تو مین آپ کا سر دہوؤن۔ مگر وہ نہ اُترے اس لیے وہ اوسی مقام پر برتن لے کر آئی۔ اور اوسے حضرت ابراہیم کے دہنے جانب کو رکہا۔ اور حضرت ابراہیم نے اپنا پیر اوس مین رکہدیا۔ اور اون کے قدم کا اثر اوس پر پڑ گیا پہر اوس نے اون کا سر دہنے طرف سے دہودیا۔ پہر بائین جانب کو آئی۔ اور ادہر بہی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تیرا شوہر آئے تو اوس سے میرا سلام کہنا۔ اور کہنا کہ تیرے دروازہ کی دہلیز اچہی ہے۔ پہر جب حضرت اسمعیل آئے اور باپ کی خوشبو پائی (یعنی اون کا اثر محسوس کیا) اور اپنی بی بی سے پوچہا۔ کہ کیا کوئی یہان آیا تہا۔ کہا۔ کہ ایک بزرگ یہان تشریف لائے تہے جن کا چہرہ تمام آدمیون سے بہتر اور اون کی خوشبو سب کی خوشبوؤن سے اچہی تہی۔ اونہون نے مجہسے ایسے ایسے ارشاد کئے۔ اور مین نے اون سے ایسے ایسے عرض کیا۔ اور مین نے اون کا سر دہویا اور یہ اون کے قدم کی جگہہ ہے۔ اور وہ تمہین سلام کہہ گئے ہین اور فرما گئے ہین کہ تمہاری دروازہ کی دہلیز اچہی ہے۔ حضرت اسمعیل نے کہا۔ کہ یہ حضرت ابراہیم تہے۔

۱۴۰ زمزم کی دوسری روایت اور یہ بہی کہتے ہین۔ کہ یہ زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل نے نکالا ہے۔ وہ اوس وقت جب کہ بی بی ہاجرہ دوڑتی پہرتی تہین تو اون کے پاس آئے جب بی بی ہاجرہ نے اون کی آہٹ سنی۔ تو اون سے کہا۔ کہ تم نے میری بات تو سن لی

ہے ۔ میری فریاد کو پہونچئے ۔ نہین تو مین اور جو میرے ساتھ ہے دونو مر جائینگے ۔ اس لیے حضرت جبرئیل زمزم کے مقام پر آئے ۔ اور ایک لات ماری جس سے ایک چشمہ نکل کھڑا ہوا ۔ اور بی بی ہاجرہ اپنی مشک مین پانی بھرنے لگین ۔ اونھون نے کہا کہ اب پیاس کا کچھ اندیشہ نہین ہے ۔

بیت الحرام مکہ کی تعمیر

۱۸۱ حضرت ابراہیم و اسمعیل کا خانہ کعبہ کو بنانا کہتے ہین کہ پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو بیت الحرام کے بنانے کا حکم دیا ۔ مگر وہ اپنی طاقت کو دیکھکر حیران رہ گئے ۔ اس لیے اللہ تعالی نے اون پر سکینہ کو بھیجا ۔ یہ سکینہ ایک خجوج ہوا تھی ۔ خجوج اوس ہوا کو کہتے ہین جو وہیی دھیمی چلے ۔ اوس کے دو سر تھے ۔ اوس کے ساتھ حضرت ابراہیم چلے ۔ اور چلتے چلتے اوس مقام پر آئے ۔ جہان خانہ کعبہ ہے ۔ یہان آکر وہ ہوا ایسی گول ہوگئی جیسی ڈھال گول ہوتی ہے ۔ پھر جہان وہ ہوا ٹھیری اوس جگہ حضرت ابراہیم کو مکان بنانے کا حکم ہوا اور اونھون نے مکان بنایا ۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے کوئی شے ایسی بھیجی تھی جیسے ابر ہوتا ہے اوس کا سر تھا ۔ اوس نے آکر حضرت ابراہیم سے باتین کین ۔ اور کہا ابراہیم وہان مکان بنا جہان میرا سایہ ہے یا اتنا بڑا بنا جتنا مین ہون ۔ اس سے اوس مکان کو نہ تو زیادہ کر اور نہ کم کر ۔ اس پر اونھون نے وہ مکان بنا دیا ۔ یہ دو تو قول حضرت علی سے منقول ہین ۔ مگر سدی کا قول ہے ۔ کہ حضرت جبرئیل نے بیت کا مقام آکر بنایا تھا ۔ پھر حضرت ابراہیم مکہ کو آئے ۔ اور جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ زمزم کے پاس حضرت اسمعیل اپنا تیر بنا رہے ہین ۔ کہا اسمعیل اللہ تعالی نے

مجھے اپنے واسطے ایک بیت کے بنانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسمعیل نے کہا۔ تو پروردگار کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیئے۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ تجھ کو بھی اللہ نے میری مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہا تو مین بھی موجود ہون۔ اور اٹھ کر اون کے ساتھ کھڑے ہو گیے پھر حضرت ابراہیم تو مکان بنانے لگے۔ اور حضرت اسمعیل اونھین پتھر لا لا کر دینے لگے۔ پھر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ کوئی اچھا پتھر لاؤ۔ تو مین اوسے رکن کے طور پر زاویہ کی جگہ قایم کرون جو لوگون کے لیے علامت ہو۔ اس پر جبل ابوقبیس سے آواز آئی کہ میرے پاس تجھے دینے کے لیے امانت رکھی ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے اونھین حجر اسود کی آکر خبر دی تھی۔ پھر اونھون نے اوس پتھر کو لیا اور اپنے موقع پر رکھدیا۔ اور یہ دو تو جب مکان بناتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اے پروردگار ہمارے تو ہماری طرف سے یہ نذر قبول فرما کہ تو سب کی سنتا اور سب کی نیتون کو جانتا ہے ۔ جب وہ عمارت بلند ہو گئی۔ اور حضرت ابراھیم کو پتھر اٹھانا مشکل ہو گیا۔ تو وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گیے۔ وہ ہی مقام ابراہیم ہے۔ وہان پر وہ اونھین پتھر دیتے تھے۔

۱۴۲ حضرت ابراہیم کا مناسک حج سب کو بتانا جب حضرت ابراہیم تعمیر بیت سے فارغ ہو گیے تو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ لوگون کو وہان حج کرنے کے لیے اذان دین۔ حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ اے رب میری آواز کہان تک جاے گی۔ کہا۔ تو اذان تو دے۔ اوس کا پہونچانا میرے ذمہ ہے۔ اس واسطے اونھون نے اذان دی کہ لوگو اللہ تعالی نے بیت العتیق کا حج کرنا تم پر فرض کیا ہے۔ یہ آواز آسمان زمین مین جتنی چیزین ہین یہان تک کہ اصلاب الرجال اور ارحام النسا تک پہونچ گئی۔ اور جنھین اللہ تعالی جانتا تھا کہ فلان فلان

شخص قیامت تک حج کرین گے اون سب مومنین نے اوس کا جواب دیا۔ اور کہا لبیک لبیک (حاضر ہین حاضر ہین) پہر وہ ترویہ یعنی پانی لانے کے واسطے حضرت اسمعیل کو لیکر نکلے۔ اور منی مین آکر وہ اور جو اون کے ساتھ مسلمان تہے سب اُترے۔ اور وہان ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز پڑہی۔ پھر صبح تک سو رہے۔ اور صبح کی نماز بہی اون کے ساتھ پڑہی۔ پھر عرفہ کو گیے۔ اور وہان اتنی دیر تک ٹہیرے رہے۔ کہ آفتاب نیچے جہک گیا۔ وہان ظہر اور عصر کی نماز ملاکر پڑہی۔ پھر عرفہ سے موقف کی طرف گیے کہ جس پر امام کہڑا ہوا کرتا ہے۔ پہر وہ اراک پر کہڑے ہوئے۔ پہر جب آفتاب غروب ہوگیا۔ تو خود بہی وہان سے مزدلفہ کو چلے۔ اور اپنے ساتھ کے لوگون کو بہی لے چلے۔ وہان مغرب وعشا کی نمازین ملاکر پڑہین۔ پہر وہان خود اور اون کے ساتھ کے آدمی سب سو رہے۔ اور جب صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑہی۔ پھر روشنی نکلنے تک قزح (پہاڑی) پر ٹہیرے رہے۔ بعد ازان وہ اپنے لوگون کو لے کر چلے۔ اس وقت وہ اونہین دکہاتے اور بتاتے جاتے تہے۔ کہ وہان کیا کیا کرین پہر اونہون نے کنکریان پہنکین۔ اور اونہین قربان گاہ دکہائی۔ پہر وہان قربانی کی۔ اور بال مونڈوائے اور بتایا کہ کیسے طواف کرتے ہین۔ پھر منی کی طرف لوٹ کر آئے۔ تاکہ اونہین کنکریان پھینکنے کا طریق دکہادین پہر وہ حج سے فارغ ہوگیے۔ اور نبی صلعم سے یہ بہی روایت آئی ہے۔ کہ حج کرنے کے طریق جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو بتائے تہے۔ اور حضرت ابن عمر نے نبی صلعم سے روایت کی ہے۔ کہ یہ بیت جس طرح پر کہ حضرت ابراہیم نے بنایا تھا اوسی طرح پر اوس وقت تک چلا آیا تھا۔ کہ جب مولد نبی صلعم کو پینتیس (۳۵) سال گزر چکے تہے۔ اس وقت قریش نے اوسے ازسر نو بنایا۔ جس کا ذکر ہم انشاءاللہ تعالی آگے

چلکر کرین گے۔

قصہ ذبیح

۱۴۳ حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کے ذبیح ہونے مین اختلاف۔

پچھلے مسلمانون کا ذبیح کی نسبت اختلاف ہے بعض تو کہتے ہین کہ ذبیح حضرت اسمعیل ہین - اور بعض کہتے ہین کہ حضرت اسحاق ہین - اور یہ دونو قول نبی صلعم سے مروی ہین اگر اون مین ایک کی صحت پر یقین ہو جاتا تو ہم دوسری کو نقل نہ کرتے - مگر چونکہ یقین نہین ہے اس لیے دونو قول نقل کرنا پڑے ہین - وہ حدیث جس سے حضرت اسحاق کا ذبیح ہونا ثابت ہوتا ہے - احنف نے عباس بن عبد المطلب سے اور اونہون نے نبی صلعم سے اوس حدیث مین جس مین وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اور ہمنے بڑی قربانی کو اوسکا فدیہ دیا) کا تذکرہ ہے بیان کیا ہے - کہ وہ حضرت اسحاق ہین - اور راوی اس حدیث کا حضرت عباس تک سلسلہ لے گیا ہے اور اوسے مرفوع نہین کیا ہے - اور دوسری حدیث جس مین حضرت اسمعیل ذبیح پائے جاتے ہین صنابجی سے مروی ہے - اوس نے کہا ہے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے - وہان کچھ ذبیح کی نسبت ذکر ہوا - تو حضرت معاویہ نے کہا - کہ مجھے یہ بات معلوم ہے - ہم رسول اللہ صلعم کے پاس تھے - وہان ایک شخص آیا کہا یا رسول اللہ آپ کو اے ابن الذبیحین اللہ تعالی نے جو کچھہ دیا ہے - اوس مین سے مجھے بھی دیجئے اس پر حضرت صلعم ہنس پڑے - کسی نے حضرت معاویہ سے پوچھا - کہ یہ دونو ذبیح کون ہین - کہا عبد المطلب نے یہ نذر مانی تھی - کہ اگر چاہ زمزم کا کھودنا اون کے لیے آسان ہو جاے تو وہ اپنے ایک بیٹے کو قربانی کے طور پر

ذبح کرین گے۔ بعدازان قرعہ عبداللہ کے نام پر پڑا جو نبی صلعم کے والد ماجد تہے جن کے عوض مین عبدالمطلب نے سو اونٹ فدیہ دئے تہے۔ اور جس کا ذکر ہم انشا اللہ تعالیٰ آگے چلکر کرینگے۔ اور دوسرے ذبیح حضرت اسمعیل ہین۔

وہ لوگ جو حضرت اسحاق کو ذبیح بتاتے ہین

۱۴۴ | وہ لوگ جن کی راے مین حضرت اسحاق ذبیح ہین، اور ذبح کے وقت شیطان کا بہکانا

عکرمہ عبداللہ بن مسعود کعب بن سابطہ ابن ابی الہذیل اور مسروق نے جو روایتین بیان کی ہین اون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب علی عباس بن عبدالمطلب اور عبداللہ بن عباس کے نزدیک ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہین۔ عمرو بن ابی سفیان بن ابی رسید بن ابی جاریۃ الثقفی نے کعب سے نقل کیا ہے۔ کہ اونہون نے حضرت ابوہریرہ سے کہا۔ کہ مین تمہین کچہ حضرت اسحاق بن ابراہیم کا حال سناؤن۔ کہا ہان۔ کعب نے کہا۔ کہ جب حضرت ابراہیم کی راے ہوئی۔ کہ حضرت اسحاق کو ذبح کر ڈالین۔ تو شیطان نے کہا۔ واللہ اگر مین نے اس وقت آل ابراہیم کو فتنہ مین نہ ڈالا۔ تو پہر اس کے بعد کبہی اون مین سے کسی کو فتنہ مین نہ ڈالونگا۔ پہر ایسے ایک شخص کی صورت بنا کہ جسے وہ لوگ جانتے تہے اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم حضرت اسحاق کو لیکر چلے تو وہ بی بی سارہ زوجہ ابراہیم کے پاس آیا۔ اور پوچہا۔ کہ ابراہیم صبح ہی صبح اسحاق کو کہان لے گیا ہے۔ کہا کوئی اون کا کام ہوگا۔ کہا نہین وہ اوسے اس واسطے لے گیا ہے کہ ذبح کر ڈالے۔ بی بی سارہ نے کہا کوئی اپنی اولاد کو ذبح نہین کیا کرتا شیطان نے کہا۔ ہان وہ تو کرتا ہے۔ وہ سمجہتا ہے کہ اوسے اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ اس پر بی بی سارہ نے کہا۔ کہ اگر وہ اپنے رب کی

اطاعت کرتا ہے تو بہت ہی اچھا کام کرتا ہے - اس کے بعد شیطان نکلکر حضرت اسحاق
کے پاس گیا - جو اس وقت باپ کے ساتھ جارہے تھے - اون سے کہا - کہ ابراہیم تجھے
ذبح کرنے کو لیجاتا ہے - حضرت اسحاق نے کہا - کہ وہ ایسا کبھی نہ کرین گے - کہا ہان
وہ ایسا ہی کرے گا - کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ خدا نے اوسے ایسا حکم دیا ہے - تو حضرت
اسحاق نے کہا - کہ اگر خدا تعالی نے حکم دیا ہے تو بے شک اونہین اوس کی اطاعت
کرنا چاہیئے - اس لیے شیطان نے اونہین بہی چہوڑ دیا - اور حضرت ابراہیم کے پاس آیا
پوچہا کہ تو اپنے بیٹے کو کہان لیے جاتا ہے - کہا مین اپنے کچھہ کام کو لیے جاتا ہون - کہا
نہین تو تو اوسے ذبح کرنے کو لیے جاتا ہے - کہا - کیون - کہا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے خدا نے
اس کام کا حکم دیا ہے - اس پر حضرت ابراہیم نے کہا - کہ اگر مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے
تو مین ضرور اوس کی تعمیل کرون گا - پہر حضرت ابراہیم نے حضرت اسحاق کو پکڑا - کہ اونہین ذبح
کرڈالین - مگر اللہ تعالی نے اونہین بچادیا - اور اون کے عوض ایک بڑا فدیہ ذبح کے لیے
بہیجدیا - اور اللہ تعالی نے حضرت اسحاق پر وحی بہیجکر کہا - کہ مین تجھے ایک دعا بتاتا ہون
اوسمین جو تو مجھ سے مانگے گا مین اوسے قبول کرون گا - حضرت اسحاق نے کہا - کہ ای
اللہ جو بندہ اولین و آخرین مین سے تیرے پاس ایسا آوے کہ اوس نے شرک نہ کیا ہو
تو تو اوسے جنت مین داخل کردے -

۱۴۵ حضرت ابراہیم اسحاق یعقوب کی عزت عمیر بن عبید نے کہا ہے - کہ حضرت موسی نے
اللہ تعالی سے پوچہا کہ لوگ کیون کہا کرتے ہین - ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا یعقوب کا خدا
یہ عزت اونہین کیونکر ملی ہے - اللہ تعالی نے فرمایا - کہ ابراہیم نے میرے خلاف کبھی
کوئی کام نہین کیا - جو کام کیا اوسمین میری مرضی مقدم سمجھی - اور اسحاق نے ذبح کے لیے

اپنی جان تک دیدی - باقی اور چیزون کا تو کیا ذکر ہے - اوس مین تو وہ بہت بڑا سخی
ہے - اور یعقوب پر جتنی مین نے مصیبت زیادہ ڈالی - اوس کا حسن ظن اوسی قدر
میرے ساتھ زیادہ ہوتا رہا -

وہ لوگ جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین

۱۴۶ | جو حضرت اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین اونکی دلائل | سعید بن جبیر یوسف بن مہران شعبی مجاہد اور
عطار بن رباح سب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے - کہ ذبیح حضرت اسمعیل
ہین - اور کہا ہے کہ یہودی کہتے ہین - کہ ذبیح حضرت اسحاق ہین - مگر وہ جھوٹے ہین -
اور ابو الطفیل شعبی مجاہد حسن اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے کہ ذبیح حضرت
اسمعیل ہین - اور شعبی نے تو یہان تک کہا ہے - کہ مین نے کعبہ مین (جو اون کے
بجائے مینڈھا فدیہ مین دیا گیا تھا اوس) مینڈھے کے سینگ بھی دیکھے ہین - محمد بن کعب
کا بیان ہے - کہ حضرت ابراہیم کو اون کے دو نو بیٹیون مین سے جس کے ذبح کا حکم
اللہ تعالی نے دیا تھا وہ حضرت اسمعیل ہین - اور جہان حضرت ابراہیم کا اور اس بات کا
قرآن شریف مین بیان آیا ہے - کہ اونہین اللہ تعالی نے اون کے بیٹے کے ذبح
کرنے کا حکم دیا تھا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت اسمعیل تھے - اور یہ اسطرح
ثابت ہوتا ہے - کہ جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کے دو نو بیٹون مین سے
اوس بیٹے کا ذکر کر دیا جس کو ذبح کرنے کا حکم تھا تو اوس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا ہے
وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ (اور ہم نے ابراہیم کو ایک اور فرزند اسحاق کے
پیدا ہونے کی بھی خوشخبری دی تھی - اور کہدیا تھا کہ وہ پیغمبر اور ہمارے نیک بندونمین سے ہونگے

اور فرمایا ہے۔ وَبَشَّرْنَاہُ بِاِسْحَاقَ۔ وَمِنْ وَّرَاءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ (اور ہمنے اون کو پہلے اسحاق کے اور اسحاق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی) اس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اسحق کے ذبح کا حکم نہین دیا تھا۔ بلکہ اللہ تعالی نے اونکی نسبت (وعدہ کیا تھا وعدہ کے پورا ہونے سے پیشتر ذبح کا حکم کیونکر دیا جاسکتا تھا) اس لیے جس کا حکم ذبح کے لیے دیا تھا وہ حضرت اسمعیل ہی تھے۔ اس بات کا ذکر جب محمد بن کعب نے عمر بن عبدالعزیز کے سامنے کیا۔ جو (خلفاے امیہ مین سے) ایک خلیفہ تھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو مجھے نہین معلوم تھی۔ مگر اب تیری بات سن کر مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ یہی بات صحیح ہے۔

وہ سبب جس سے کہ حضرت ابراہیم کو ذبح کا حکم ہوا۔ اور ذبح کا حال

۴۷ ذبح کا سبب کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا اس لیے حکم دیا تھا۔ کہ اونہون نے اللہ تعالی سے اونہین ایک بیٹا عنایت فرمانے کی دعا مانگی تھی۔ اور کہا تھا رب ھب لی من الصالحین (اے میرے پروردگار مجکو ایک فرزند عنایت فرما جو نیک لوگون مین سے ہو) پھر جب فرشتون نے ایک بڑے بردبار لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو حضرت ابراہیم نے کہا۔ تو اوسے مین اللہ کے واسطے ذبح کرونگا۔ پھر جب بیٹا پیدا ہوا۔ اور اونکے ساتھ ساتھ چلنے پھرنے لگا۔ تو کسی نے اون سے کہا۔ کہ جو نذر تم نے مانی تھی اوسے پوری کیجئے۔ یہ اون لوگون کا قول ہے جو ذبیح حضرت اسحاق کو بتاتے ہین۔ اور اس قول کے قائل کا خیال ہے۔ کہ یہ واقعہ ملک شام مین اوس مقام کا ہے جو ایلیا سے دو میل پر ہے۔ لیکن جو لوگ کہ اسمعیل کو

ذبیح بتاتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ واقعہ مکہ مین ہوا تھا۔

۱۴۸ ابلیس کا حضرت ابراہیم وغیرہ کو بہکانا مگر بے سود۔

محمد بن اسحاق کہتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کا حکم ہوا تو اونہون نے اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ چھری اور رسی لے کر میرے ساتھ چل۔ اس گھاٹی کو ہم تیرے گھر کے لیے لکڑیان بیننے جاتے ہین۔ جب وہ چلے تو راستہ مین اونہین ابلیس ملا۔ کہ اس کام سے اونہین باز رکھے اونہون نے کہا۔ کہ عدو اللہ میرے پاس سے ہٹ جا۔ واللہ مین اللہ کا حکم بجالاکر رہون گا پھر وہ حضرت اسمعیل کے سامنے آیا۔ اور اونہین بتایا کہ حضرت ابراہیم اونہین اس غرض سے لیے جاتے ہین کہا بجان و دل مین خدا کے کام کے لیئے موجود ہون۔ پھر ابلیس بی بی ہاجرہ کے پاس گیا۔ اور اون کو بھی یہ حال بتایا۔ کہا اگر اللہ تعالی کا حکم ایسا ہی ہے تو دل و جان سے مین اللہ کے لیے حاضر ہون۔ اس سے وہ غصہ ہو کر لوٹ گیا۔ اور اوسے کچھ حاصل نہ ہوا۔

۱۴۹ حضرت ابراہیم کا حضرت اسمعیل کو ذبح کے لیے لیجانا اور بیٹے کا باپ کی اطاعت کرنا اور خدا تعالی کا اون کے بجائے فدیہ بھیجنا

پھر حضرت ابراہیم گھاٹی مین پہونچے جسے شعب ثبیر کہتے ہین۔ وہان جاکر بولے کہ بیٹے مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ گویا مین تجھے ذبح کرتا ہون۔ اب تو کیا کہتا ہے کہا۔ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ (اے باپ کر جو تجھے حکم ہوا ہے انشاء اللہ تو مجھے صابر پائے گا) پھر اونہون نے اون سے کہا۔ اے باپ اگر آپ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہین تو میرے ہاتھ پانون رسی سے باندھ دیجئے۔ تاکہ آپ پر میرا خون اوڑ کر نہ گرے۔ جس سے میرا اجر کہین کم نہ ہو جائے۔ کیونکہ موت بڑی سخت چیز ہے (جان نکلتے وقت ایسے ادب و تعظیم کا خیال نہین رہ سکتا)

اور چھری کو بھی تیز کر لیجئے تاکہ (دیے ضرورت) تکلیف نہ ہو اور جب آپ مجھے گرائین تو
اوندھے منہ گرائیے - کیونکہ مجھے یہ خوف ہے - کہ جب آپ میرا منہ دیکھین گے تو آپ
کو رحم آجائیگا - اور پھر اللہ کا حکم کیسے پورا ہوگا - اور اگر آپ کو یہ منظور ہو - کہ میرا قمیص
میری مان ہاجرہ کو تسلی کے لیے جاکر دیدین تو بہت بہتر ہے - اس پر حضرت ابراہیم نے
کہا - کہ میرے بیٹے تو تو اللہ کے کام کے واسطے میرا بہت ہی اچھا معین و مددگار نکلا -
پھر اونہین جیسے اونہون نے کہا تھا اوسیطرح باندھا اور اپنی چھری تیز بھی کرلی - اور اونہین
اوندھے منہ گرایا - پھر چھری کو اون کی گردن پر رکھا - مگر اللہ تعالی نے چھری کی پیٹھ پھیردی
اور حضرت ابراہیم نے چھری کو چلایا - کہ اپنا کام پورا کردین - اس پر ایک آواز آئی کہ ابراہیم
تو نے اپنی خواب سچی کر دکھائی - تیرے بیٹے کے بدلے یہ ذبیحہ ہم بھیجتے ہین اسے
ذبح کر دے - اور بعض یہ بھی کہتے ہین - کہ اللہ تعالی نے اس وقت بیٹے کی گردن پر
پیتل کا ایک پتر رکھدیا تھا - حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ اس وقت جنت کا ایک مینڈھا
اون کے پاس آگیا تھا - جو وہان چالیس خریف برابر چرتا رہا تھا - کوئی یہ بھی کہتے ہین کہ وہ
وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربانی کیا تھا - اور حضرت علی کہتے ہین - کہ اوس مینڈھے
کے سینگ ملے ہوئے آنکھین بڑی بڑی اور سپید رنگ تھا - اور حسن کہتے ہین - کہ حضرت
اسمعیل کے عوض ایک بارہ سنگھا ثبیر کی گھاٹی سے آگیا تھا اور کوئی اس واقعہ کا ہونا مقام
ابراہیم مین بتاتے ہین اور کوئی کہتے ہین کہ منیٰ کی قربان گاہ مین یہ واقعہ ہوا تھا -

وہ باتین کہ جن کا اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے امتحان لیا

۱۵۰ قرآن شریف مین جو حضرت ابراہیم کے حق مین کلمات کا لفظ آیا ہی اوسکے معنی	جب اللہ تعالی نے حضرت

ابراہیم کو نمرود کے معاملہ مین جانچ لیا اور بامید منفعت اونہون نے اپنے بیٹے کے
ذبح مین بہی دریغ نہ کیا۔ اور یہ امتحان بہی ہوچکا تو پہر اللہ تعالی نے اونہین اون کلمات سے
جانچا جس کی خود اللہ تعالی نے خبر دی ہے۔ کہ اون کلمات سے حضرت ابراھیم کا
امتحان لیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے وَاِذَابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ
(جب ابراہیم کو اون کے پروردگار نے چند باتون مین آزمایا تو اونہون نے اون کو پورا کر دکھایا) بڑے
بڑے علماے سلف کا ان کلمات کے معانی مین اختلاف ہے اللہ تعالی کے قول وَاِذَابْتَلٰی
اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ کی نسبت جو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی
ہے اوس مین حضرت ابن عباس کہتے ہین۔ کہ اس دین کے معاملہ مین کسی ایسے شخص کا
امتحان بجز حضرت ابراہیم کے نہین ہوا جو پورا نکلا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِبْرَاهِیْمَ
الَّذِیْ وَفّٰی (یعنی حضرت ابراہیم ہی ایسے ہین جنہون نے حق بندگی پورا پورا ادا کیا ہے) اور وہ
کہتے ہین۔ کہ یہ کلمات دس تو سورہ برات مین ہین اور وہ یہ ہین اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ
السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ (وہ نیک لوگ ہین توبہ کرنے والے عبادت گزار خدا کی حمد وثنا کرنے
والے خدا راہ مین سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے لوگون کو نیک کام کی
صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور اللہ نے جو حدین باندہ دی ہین
اونکے نگاہ رکہنے والے (اور ایک جس کا اوپر کی آیتون مین بیان نہین ہے اللہ کے راستہ مین لڑنے والے)
اور دس سورہ احزاب مین ہین۔ اور وہ یہ ہین اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِیْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِیْنَ وَ
الصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِیْنَ

وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمان بردار مرد اور فرمان بردار عورتین اور راست گو مرد اور راست گو عورتین اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتین اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور خدا کو یاد کرنے والی عورتین ان سب کے لیے اللہ نے ان کے کیے کا صلہ یعنی گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے۔ اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر ہین) اور دس سورہ مومنون مین ہین۔ اور وہ اوس سورۃ کے اول سے لیکر والذین ھم علی صلوتھم یحافظون تک ہین اور وہ یہہ ہین قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (یعنی ایمان والے مراد کو پہونچ گیے وہ جو اپنی نمازین عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتون کی طرف رخ نہین کرتے اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے اور وہ جو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرتے۔ مگر اپنی بیبیون یا اپنے ہاتھ کے مال یعنی لونڈیون سے کہ اسمین اون پر کچھہ الزام نہین۔ لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہون تو وہ ہی لوگ حد سے باہر نکلے ہوے ہین۔ اور وہ جو اپنی امانتون اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہین۔ اور وہ جو

اپنی نمازون کے پابند ہین۔ یہی لوگ وارث ہین یعنی بہشت برین کے وارث ہونگے اور اوس مین
ابد الاباد تک رہین گے) اور اور لوگ کہتے ہین کہ ان کلمات سے مراد دس خصلتین ہین۔
طاوس وغیرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کلمات سے مراد
دس باتین ہین۔ اون مین سے پانچ باتین تو سر مین ہین۔ مونچھونکا کتروانا۔ غرغرہ
ناک صاف کرنا۔ مسواک کرنا۔ اور مانگ نکالنا۔ اور پانچ باقی جسم مین ہین۔ ناخن
کاٹنا۔ عورت۔ مرد کا ختنہ۔ بغل کا صاف کرنا۔ اور آبدست لینا اور کچھہ اور لوگ
ہین جو اونہین مناسک حج بتاتے ہین۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اوس کی تائید مین پیش
کرتے ہین اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (مین تجھے انسانون کے لیے امام بناؤن گا) یہہ
ابو صالح اور مجاہد کا قول ہے اور کچھہ اور لوگ ہین جو اونہین چھہ قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ اون سے مراد ستارہ
چاند سورج۔ آگ۔ ہجرت۔ اور ختنہ کرنا۔ اور بیٹے کا ذبح کرنا ہے۔ یہ حضرت حسن کا
قول ہے۔ وہ کہتے ہین۔ کہ اللہ نے اونہین اس لیے جانچا تھا۔ کہ اپنے پروردگار
کو جان جائین۔ کہ وہ دایم و لازوال ہے (اور اونھون نے اپنا رخ اوسی ذات پاک کی طرف
کر لیا جس نے آسمان زمین کو بنایا ہے) اور اپنے وطن سے ہجرت کی۔ اور اپنے بیٹے
کے ذبح کا ارادہ کیا۔ اور اپنا ختنہ کرایا۔ اور اور بھی ایسی ہی بہت سی باتین لوگ کہتے
ہین۔ کہ جن کی اس مختصر تاریخ مین بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے۔ یہ بھی ہمنے
اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ ہماری کتاب اوس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔

اللہ کا دشمن نمرود اور اوس کی ہلاکت

۱۵۱ نمرود کا گدہون کو صندوق مین باندہ کر آسمان کو اڑنا	اب ہم اللہ کے دشمن نمرود کے

حال کی طرف رجوع کرتے ہین۔ کہ اوس نے جو کچھہ دنیا مین کیا اور اللہ تعالی کے ساتھ سرکشی کی اور اللہ نے اوسے مہلت دی اوس کا انجام کیا ہوا۔ یہی شخص دنیا مین سب سے اوّل جبار و سرکش ہوا ہے۔ اوس نے جو حضرت ابراہیم کو جلایا تھا اوس کا ذکر تو ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔ اوسکے بعد اوس نے حضرت ابراہیم کو اپنے شہر سے نکال دیا اور اون کے خدا کو ڈھونڈہ کر لانے کی قسم کہائی۔ گدہون کے چار بچے لیے اور اونہین گوشت کہلا کہلا کر اور شراب پلا پلا کر پالا۔ جب وہ خوب بڑے اور موٹے ہو گیے تو اونہین ایک صندوق سے باندہا۔ اور خود اوس صندوق مین بیٹھا۔ اور ایک شخص کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جس کے پاس اون کے کہلانے کے واسطے گوشت تھا اس لیے وہ گوشت کے لالچ سے اڑے۔ اور جب وہ ایسے بلند ہو گئے کہ نمرود کو زمین دور دور تک نظر آنے لگی۔ تو اوسے پہاڑ چیونٹیون کی طرح چلتے دکھائی دینے لگے۔ پہر اون کو گوشت اوپر سے دکہایا۔ اور زمین کی طرف دیکھا۔ تو اوسے معلوم ہوا کہ اوسے پانی گہیرے ہوئے ہے۔ جیسے کشتی کو گہیرے ہوتا ہے۔ اور زمین بالکل کشتی کی طرح اوس مین دکہائی دیتی ہے پہر وہ اور اونچا گیا اور وہان اوسے بالکل تاریکی معلوم ہونے لگی۔ نہ اوپر کچھہ دکہائی دیتا تھا نہ نیچے کچھہ نظر آتا تھا اس سے وہ گہبرا گیا۔ اس لیے اوس نے گوشت نیچے کو ڈالا۔ تو وہ گدہ بہی نیچے کو چلے۔ اور اترنے لگے۔ جب پہاڑون نے ان گدہون کی طرف دیکھا۔ کہ وہ نیچے کو آرہے ہین۔ اور اون کے پرون کی آواز سنی۔ تو پہاڑ گہبرا گیے اور قریب تہا کہ وہ اپنی جگہہ سے علیحدہ ہو جائین۔ لیکن وہ ویسی ہی برقرار رہ گئے۔ یہی اللہ تعالی کے اس قول کا مطلب ہے وَاِنْ کَانَ مَکْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ (اور اگرچہ اون کی چالین اس بلا کی تہین کہ پہاڑون کو

جگہہ سے ٹال دین) یہ گدہ بیت المقدس سے اُڑے تھے - اور جب اُترے
توجبل الدخان مین آکر اُترے تھے -

۱۵۲ صرح نمرود اور زبانون مین گڑبڑی جب اوس نے دیکھا کہ اس طرح اوس کا کچھہ بس نہین چلتا - تو اوس نے ایک صرح یعنی محل بنانا شروع کیا - پہر جب وہ بنکر خوب اونچا ہوگیا - تو وہ اوس پر چڑہا کہ حضرت ابراہیم کے خدا کو دیکھے - اور اپنا خیال جو تھا اوسے پورا کرے - مگر وہ وہان ہگ رہا - حالانکہ وہ اِس وقت تک کبھی ہگتا نہ تھا - پہر اللہ تعالیٰ نے اساس صرح کو اوکھیڑ دیا - جس سے وہ گر گیا - اور اوسی روز گھبراہٹ اور اضطراب کے سبب سے بولیون مین گڑبڑی پڑگئی - اور لوگ تہتر[۷۳] مختلف زبانین بولنے لگے - اس سے پیشتر مخلوق کی زبان سریانی تھی -

۱۵۳ اس بات کا غلط ہونا کہ نمرود ہگتا نہ تھا - یہ جو ہم نے لکھا - کہ وہ ہگتا نہ تھا یہ ایسے ہی لکھا ہوا ہے - مگر یہ ایک لغو بات ہے - کیونکہ خواص بشری سے کوئی انسان حتیٰ کہ انبیا تک بھی خالی نہین ہین - جو عالم علوی سے بہت ہی متصل اور اشرف المخلوقات ہین پہر بھی وہ کہاتے ہین پیتے ہین پیشاب پاخانہ کی سب ضرورتین اون مین موجود ہین - اگر کسی انسان کو بھی ایسی چیزون سے نجات ملتی تو انبیا رالله ہی اپنی شرافت نفس اور قرب ربانی کے سبب سے زیادہ مستحق تھے - اور اگر کوئی کہے کہ وہ اس سبب سے نہین ہگتا تھا کہ وہ بڑے ملک کا مالک تہا تو بہی نہین ہوسکتا - کیونکہ در اصل وہ مستقل بادشاہ ہی نہ تہا اگر وہ مستقل بادشاہ بھی ہوتا تب بھی کیا تہا - سکندر کا ملک اوس سے زیادہ تہا - مگر کبھی کسی نے نہین کہا - کہ وہ نہین ہگتا تہا -

۱۵۴ نمرود اور نمرودیون کی مچھرون سے ہلاکت زید بن اسلم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

ابراھیم کے بعد نمرود کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا۔ کہ وہ اوسے اللہ کی طرف بلائے۔ یہ فرشتہ اوس کے پاس چار مرتبہ گیا مگر اوس نے نہ مانا۔ اور کہا کہ کیا کوئی میرے سوا بھی رب ہے۔ فرشتہ نے اوس سے کہا۔ تو اب تو اپنے آدمیون کو تین دن مین جمع کرلے۔ اس پیلے اوس نے اپنی تمام فوج اور آدمی جمع کیے۔ پھر اللہ تعالی نے ایک دروازہ مچھرون کا کھول دیا۔ اور وہ اس کثرت سے آئے۔ کہ آفتاب بھی اون مین چھپ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون مچھرون کو اوس کے آدمیون پر بھیجا۔ اور اونھون نے آکر اونھین کھالیا۔ کوئی اون مین سے نہ بچا صرف ہڈیان رہ گئین۔ اور بادشاہ نمرود ویسا ہی رہا اوسے کچھ مضرت نہ ہوئی۔ پھر اللہ نے اوس پر بھی ایک مچھر بھیجا جو اوس کی ناک مین گھس گیا۔ اور اوسے ایسا صدمہ پہونچنے لگا۔ کہ اپنے سر پر ہتھوڑے مارنے لگا۔ یہ دیکھکر لوگون کو رحم آیا۔ اور اپنے دونو ہاتھ ملا ملاکر اوسکے سر پر مارتے تھے۔ تب اوسے چین پڑتا تھا۔ اس وقت تک اوسکو چارسو برس بادشاہی کرتے ہوگئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اوسے مار ڈالا۔ یہی شخص ہے جس نے صرح بنایا ہے۔

۱۵۵ نمرود اور بخت نصر اہل فارس کے عامل تھے اور حضرت ابراہیم ضحاک کے زمانہ مین تھے

کتنے ہی آدمیون نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ نمرود بن کنعان تمام مشارق ومغارب کا بادشاہ تھا۔ مگر اس بات کو واقفان علم سیر واخبار نھین مانتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب لوگون کے نزدیک حضرت ابراہیم کی ولادت ضحاک کے زمانہ مین ہوئی ہے جس کا کسی قدر اوپر ذکر آچکا ہے۔ اور وہ اپنے زمانہ مین تمام زمین کے مشارق ومغارب کا بادشاہ تھا (پھر نمرود اوسی زمانہ مین تمام دنیا کا بادشاہ کیسے ہوسکتا ہے) اور جو لوگ

کہتے ہین - کہ ضحاک اور نمرود ایک ہی ہین یہ بہی صحیح نہین ہے - کیونکہ متقدمین
اہلِ علم بیان کرتے ہین - کہ نمرود نبطی تھا - اور یہ بات خوب مشہور ہے اور ضحاک
فارس والون مین سے تہا - یہ بہی تمام فارس والے جانتے ہین - اور ضحاک نے
نمرود کو سواد پر اور اوس ملک پر جو اوسکے ادہر اودہر ہے حاکم مقرر کردیا تھا - اور وہ اور
اوس کی اولاد وہان اوس کی طرف سے بطور ایک عامل کے تھی - اور وہ خود ملکون
مین پہرا کرتا تہا - اور اوس کا اور اوس کے آبا واجداد کا وطن دنباوند مین کوہستان
طبرستان مین تہا - اور اسی لئے جب فریدون نے اوسے گرفتار کیا تو وہین اوسے
ڈالدیا تھا - اور ایسے ہی بعض لوگون نے بخت نصر کو بہی تمام زمین کا بادشاہ بیان
کیا ہے - یہ بہی غلط ہے - بلکہ وہ اہواز سے لیکر ارض روم تک دجلہ کے غرب
مین لہراسپ کی طرف سے ایک اصبہبد (یعنی صوبہ دار اور سپہ سالار) تھا - اور لہراسپ
ترکون کے جدال و قتال مین مصروف رہا کرتا تھا - اور اسی لیے اوس نے بلخ مین
اقامت اختیار کرلی تہی - اور چونکہ لڑائی کو بہت طول ہوا تھا اس لیے یہ شہر اوسی نے
آباد کرلیا تہا - غرض کہ نبطیون مین سے کوئی شخص بطور خود ایک بالشت بہر زمین کا بہی مالک
نہ تھا - چہ جائے کہ تمام روے زمین کا مالک ہو - ہان البتہ یہ بیشک ہے - کہ نمرود
ایک مدت دراز تک یعنی چار سو برس تک سواد مین رہا پہر اوس کے بعد اوسکی نسل سے
وہان ایک شخص آگیا جس کا نام نبط ابن فعون تھا - اور اوس نے وہان سو برس حکومت
کی - پہر اوس کے بعد کداوص نے اسی برس بادشاہت کی - پہر بالش بن کداوص
ایکسو بیس برس بادشاہ رہا - پہر نمرود بن بالش ڈیڑہ برس حاکم رہا - یہ سب سات سو ایک
برس ہوئے - اور نمرود ضحاک کے زمانے مین موجود تھا - پہر جب فریدون بادشاہ ہوا

اور ضحاک پر اوسے غلبہ ہوگیا۔ تو اوس نے نمرود بن ماش کو قتل کردیا۔ اور نبطیون کو بہگا دیا۔ اور نہایت کثرت سے اونہین قتل کرڈالا۔

حضرت لوط اور اون کی قوم کا قصہ

۱۵۶ حضرت لوط کی نبوت اور اونکی قوم کی بدکاری یہ تو ہم اوپر لکھہ چکے ہین۔ کہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مصر کو ہجرت کر گئے تھے۔ اور پہر شام کو لوٹ آئے تہے اور حضرت لوط سدوم مین رہنے لگے تہے۔ جب یہ وہان اقامت گزین ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اونہین وہان کے باشندون پر نبی کرکے بہیجا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر وعصیان کرتے اور فواحش کا ارتکاب کیا کرتے تہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ۔ (تم ایسی بیحیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا مین کسی نے بہی ایسا نہین کیا۔ اور کیا [عورتون کے ہوتے] امرد پرستی کرتے اور راہ مارتے اور اپنی مجالس مین نالایق حرکتون کے مرتکب ہوتے ہو) قطع سبیل اور راہ مارنے کی اون کی یہ حالت تہی کہ مسافرین جب ادہر ہوکر گزرتے تو وہ لوگ اونہین پکڑ لیا کرتے اور اون سے یہ عمل خبیث کرتے تہے اور یہی لواطت ہے۔ اور وہ جو مجالس مین نالایق حرکتون کے مرتکب ہوتے تہے۔ اونکے معنی بتاتے ہین۔ کہ جو کوئی اون کے پاس ہوکر گزرتا اوس کے وہ پتہر مارتے اور اوس سے دل لگی کرتے تہے۔ اور بعض یہ بہی کہتے ہین کہ وہ مجالس مین گوز مارا کرتے تہے۔ اور کوئی کوئی یہ بہی بیان کرتے ہین کہ وہ مجالس مین ایک دوسرے

سے لواطت کیا کرتے تھے۔ اور حضرت لوط اون سے کہتے تھے کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ اور جن کامون کو اللہ پسند نہین کرتا اوسے مت کرو۔ قطع السبیل ارتکاب فواحش اور لواطت سے بچو۔ اور جب وہ اپنے اعمال قبیحہ پر اصرار کرتے اور توبہ نکرتے تو وہ اونہین ڈراتے اور کہتے تھے اگر تم کہنا نہ مانوگے تو تم پر بڑا بڑا عذاب آئے گا۔ مگر وہ ہرگز اسکی پروا نکرتے اور اون پر نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ بلکہ سرکشی ہی سرکشی کئے جاتے تھے اور اللہ کے وعید سے بھی انکار کرتے تھے۔ کہ جس سے اللہ کا عذاب اون پر اور بھی جلد آنے کو ہوگیا۔ اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اِئْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ (اگر تو سچا ہے تو اللہ کے یہان سے عذاب ہم پر منگالے) پھر جب اون کا معاملہ بہت بڑھ گیا اور ضلالت حد سے تجاوز کر گئی۔ تو حضرت لوط نے اون کے مقابلہ مین اللہ تعالے سے نصرت چاہی۔

۱۵۷ فرشتون کا حضرت ابراہیم کے یہان لڑکون کی صورت مین امتحان کے طور پر آنا۔

پھر جب اللہ تعالی نے چاہا۔ کہ اونہین ہلاک کرے اور اپنے رسول کو مدد دے۔ تو جبرئیل کو اور نیز دو اور فرشتون کو جن مین سے ایک میکائیل اور دوسرے اسرافیل تھے روانہ کیا۔ اور لوگون کے کہنے کے بموجب وہ لڑکون کی صورت مین پیدل آئے اور اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا تھا۔ کہ پہلے حضرت ابراہیم اور بی بی سارہ کے پاس جائین۔ اور اونہین حضرت اسحاق کی اور حضرت اسحق کے بعد حضرت یعقوب کی اون کی اولاد مین پیدا ہونے کی بشارت دین۔ ان کے یہان پندرہ دن سے کوئی مہمان نہین آیا تھا اور اس کا اون کے دل پر بڑا رنج گزر رہا تھا۔ اون کی عادت تھی کہ جو کوئی آتا اوس کی ضیافت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اونہین بڑا آسودہ حال کیا تھا۔ جب یہ لوگ اون کے

یہان آئے تو بہت خوش ہوئے۔ اونہون نے دیکھا کہ اون کے مہمان بہت حسین وجمیل ہین کبھی ایسے خوبصورت آدمی اونہون نے نہین دیکھے تھے۔ اس لیے اونہون نے کہا کہ ایسے لوگون کی مین خود ہی خدمت کرون گا۔ پھر وہ اپنے گھر کے لوگون کے پاس آئے اور ایک موٹا بچھڑا لیا اور اوسے خنذ کیا یعنی بھونا۔ پھر اوسے اون کے سامنے کیا۔ مگر اونہون نے اپنے ہاتھ اوس سے کھینچ لیے۔ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ اونکے ہاتھ کھانے تک نہین پہونچ سکتے تو اونہین کچھ شک گزرا اور دل ہی دل مین اون لوگون سے ڈر گئے یہ دیکھکر وہ بولے) ڈرو مت ہم تو فرشتے ہین اور حضرت لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہین اور اون کی بی بی سارہ کھڑی ہوئی تھین وہ سنتے ہی (فرشتون کے اطمینان کردینے سے خوش ہوگئین۔ مگر ابن اثیر کے نزدیک ضحکت کے معنی ہین (ڈر گئین) کیونکہ وہ خدا کے حکم کو جانتی تھین۔ اور قوم لوط کے کامون سے بھی واقف تھین۔

۵۸ فرشتہ کا بی بی سارہ کو حضرت اسحاق اور یعقوب کی بشارت دینا۔

پھر اونہون نے بی بی سارہ کو حضرت اسحٰق کے اور اون کے بعد حضرت یعقوب کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ اونہون نے یہ سنکر اپنے مُنہ پر ہاتھ مارے۔ اور کہا کہ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ؕ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (یعنی کیا اس عمر مین میرے اولاد ہوگی اور مین تو بڑھیا ہون اور یہ جو میرے شوہر ہین یہ بھی بوڑھے ہین۔ ایسے مین ہمارے یہان اولاد کا ہونا ایک بڑی عجیب بات ہے۔ فرشتے بولے کہ تم کو خدا کی قدرت سے یہ امر کچھ عجیب معلوم ہوتا ہے اسے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اوسکی برکتین (نازل ہون) بے شک خدا سزاوار

حمد (و ثنا اور اپنے بندون پر بڑا ہی) کرم کرنے والا ہے) اور بی بی سارہ کی عمر اس وقت نوے برس کی تہی۔ اور حضرت ابراہیم ایک سو بیس سال کے تہے۔

۱۵۹ حضرت ابراہیم اور فرشتون سے قوم لوط کے عذاب کی نسبت گفتگو

جب حضرت ابراہیم سے بشارت کا ذکر سنکر خوف جاتا رہا۔ تو وہ حضرت لوط کی قوم کے باب مین حضرت جبرئیل سے مجادلہ اور بحث کرنے لگے۔ اور کہا۔ کہ اگر اون مین (کم از کم) پچاس مسلمان بہی ہون تو کیا خدا تعالی اونہین عذاب نکریگا فرشتون نے کہا۔ کہ اگر اون مین پچاس بہی مسلمان ہون تو وہ اونہین عذاب نہ کرے گا۔ حضرت ابراہیم نے کہا اور اگر (فرض کرو) چالیس ہی ہون۔ بولے۔ کہ اگر چالیس بہی ہون تب بہی نہ کرے گا۔ پہر کہا۔ کہ تیس ہی ہون اور گہٹتے گہٹتے اسی طرح دس تک پہنچ گیے۔ فرشتہ بولے۔ کہ اگر دس بہی ہوئے تو اون پر عذاب نہ ہوگا اس پر حضرت ابراہیم نے کہا۔ کہ کوئی قوم ایسی نہین ہوسکتی جس مین دس بہی اچہے نہ ہون۔ پہر حضرت ابراہیم نے (اس خیال سے کہ کہین اس عذاب مین حضرت لوط بہی معذب نہو جائین فرشتون سے) کہا۔ کہ اون مین لوط بہی تو ہین۔ فرشتون نے کہا کہ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (ہم خوب جانتے ہین جو جو لوگ اون مین ہین۔ ہم لوط کو اور اونکے لوگون کو بچا دین گے مگر اون کی بی بی نہ بچیگی جو پیچہے رہنے والون مین سے ہے)

۱۶۰ فرشتون کا حضرت لوط کے گہر جا کر مہمان ہونا

پہر فرشتے سدوم کی جانب چلے گیے جو حضرت لوط کا شہر تہا۔ جب دہان پہونچے تو حضرت لوط اونہین سے ملے جو وہان اپنی زمین مین کام کر رہے تہے۔ اور چونکہ اللہ تعالی نے اون سے فرما دیا تہا لَا تُهْلِكُوْهُمْ حَتّٰى تَشْهَدَ عَلَيْهِمْ لُوْطًا اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ (یعنی) اوس وقت تک اون لوگون کو ہلاک نہ کرنا کہ جبتک لوط اون پر چار

مرتبہ [بدکار ہوئے کی] گواہی نہ دیدین) اس لیے یہ اون کے پاس گیے اور کہا ہم تیرے یہان آج مہمان رہین گے - اِس پر حضرت لوط اونہین (اپنے مکان کو) لے چلے جب ذرا آگے چلے تو لوٹ کر اون سے مخاطب ہوئے - اور اون سے پوچھا - کہ آپ جانتے ہین کہ اس شہر کے لوگ کیا کام کیا کرتے ہین - واللہ مین نہین جانتا کہ روے زمین پر کوئی انسان اون سے زیادہ خبیث ہو یہان تک کہ یہی بات اونہون نے چار مرتبہ کہی - اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ لوط کی بیٹی سے ملے تہے - جب یہ فرشتے اوس سے ملے تو کہا بیٹی کیا ہمین تیرے یہان ٹھہرنے کو جگہہ ملجائیگی - بولی - کہ ہان ذرا ٹھہرے رہو - ابہی مت آؤ - جبتک کہ مین تمہارے پاس لوٹ کر نہ آؤن - کیونکہ اوسے اون کی نسبت اپنی قوم سے اندیشہ پیدا ہوا تہا - پہر وہ اپنے باپ کے پاس آئی اور کہا باپ شہر کے دروازہ پر کچہہ نوجوان مرد آئے ہین اون کو جاکر دیکھہ مین نے ایسے خوبصورت آدمی کبہی نہین دیکھے - کہین تیری قوم کے لوگ اونہین نہ پکڑ لین - اور رسوا نہ کر ڈالین - لوط کی قوم والون نے اون سے کہدیا تہا کہ وہ کسی شخص کو اپنے یہان مہمان نہ رکہا کرین - حضرت لوط اونہین جاکر لائے - اور بجز لوط کے گہر والون کے اور کسی نے اس حال کو نہ جانا -

۱۶۱ حضرت لوط کی قوم کا فرشتون کی جستجو مین اون کے پاس آنا

پہر لوط کی بی بی نکلی - اور اپنی قوم سے جاکر اس کی خبر دی اور اون سے کہا - کہ ہمارے یہان کچہہ لوگ آئے ہین کہ ایسے خوبصورت اور ایسی خوشبو والے لوگ مین نے کبہی نہین دیکھے فَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ یہ سنکر اون کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے - حضرت لوط نے اون سے کہا - لوگو خدا سے ڈرو میرے مہمانون سے ایسے کام نکرو - کہ مجہے ندامت ہو - کیا تم مین کوئی بہی بہلا آدمی نہین ہے؟

پھر اونہین منع کیا اور اون سے روکا۔ وَقَالَ ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ مِمَّا تُرِیْدُوْنَ
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنَاتِکَ مِنْ حَقٍّ دُوْنَکَ تَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ اَوَلَمْ نَنْھَکَ عَنِ
الْعَالَمِیْنَ ط (اور کہا بہائیو یہ میری بیٹیان ہین ان سے جو چاہو کرو یہ تمہارے لیے حلال اور
پاکیزہ تر ہین وہ بولے کہ تم جانتے ہو ہمین تمہاری بیٹیون سے کچھہ سروکار نہین ہے اور
ہمارے ارادے بخوبی تمہین معلوم ہین۔ کیا ہم نے تمہین دنیا جہان کے لوگون (کے
بلانے سے) منع نہین کیا تھا) پھر جب اونہون نے حضرت لوط کی نصیحت نہ مانی۔ تو
اونہون نے کہا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ (کاش
مجکو تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا مین کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑ پاتا (تو مین اپنے
دل کا ارادہ پورا کرتا) یعنی اگر میرے مددگار ہوتے اور میرا کوئی بڑا خاندان ہوتا تو تم سے
وہ مجھے بچا لیتا۔ جب یہ بات حضرت لوط نے کہی تو یہ بھیجے ہوئے حضرت لوط
کی حالت دیکھکر گھبرائے اور بولے اِنَّ رُکْنَکَ لَشَدِیْدٌ (تیرا سہارا تو بڑا
زبردست ہے) اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا پیدا نہین کیا۔ کہ قوم کی طرف سے
ثروت اور خاندان کی طرف سے قوت اوسے نہ دی ہو۔

۱۶۲ | حضرت لوط کی قوم کی تباہی اور حضرت لوط نے دروازہ بند کر لیا تھا۔ اون کی قوم
والون نے آکر دروازہ بجایا تو حضرت لوط نے دروازہ کھولدیا۔ پھر وہ لوگ اندر آئے
حضرت جبرئیل نے پروردگار سے عذاب کرنے کی اجازت چاہی۔ اور اللہ تعالیٰ
نے اوس کی اجازت دیدی۔ اسواسطے جبرئیل نے اپنے بازو کھولے۔ اور
اون کی آنکھین پھوڑدین۔ جس سے وہ اندہے ہوکر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے نکلے
اور بولے بچو بچو لوط کے گھر مین ایسے جادوگر لوگ ہین کہ دنیا مین کہین نہ ہون گے

اور فرشتے حضرت لوط سے بولے اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ط (ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین کچھہ خوف نہ کر - یہ لوگ تیرا کچھہ نہ کرسکین گے - کچھہ رات رہے اپنے اہل کو لیکر چلا جا - اور تو اون کے پیچھے پیچھے چل - اور تم مین سے کوئی پیچھے کو نہ دیکھے اور جہان تمہین حکم ہے وہان چلے جاؤ) پھر اللہ تعالی نے اونہین ملک شام کو بھیجدیا اور حضرت لوط نے فرشتون سے کہا - کہ اونہین ابھی ہلاک کرڈالو - اونہون نے کہا کہ صبح سے قبل ہم ایسا نہین کرسکتے اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ (کیا صبح قریب نہین ہی) پھر جب صبح ہوئی تو جبرئیل نے اور بعض کہتے ہین کہ میکائیل نے اپنا بازو اون کی زمین کے اور اون کی پانچون بستیون کے نیچے ڈالا - اور اونہین اتنا اونچا اُٹھا دیا - کہ آسمان والون نے اون کے مرغون کی اذان اور کتون کے بھونکنے کی آواز سن لی - پھر اونہین لوٹ دیا - اور اوس کے اوپر کے حصہ کو اوس کے نیچے کا حصہ کردیا - اور اون پر کھنگر کے پتھر برسائے - جس سے وہ لوگ جو بستی مین نہ تھے ہلاک کردئے - جب حضرت لوط کی عورت نے گڑگڑاہٹ کی آواز سنی تو بولی ہائے میری قوم - اتنے مین اوس کے ایک پتھر آکر لگا اور وہ مرگئی - اور اللہ تعالی نے حضرت لوط اور اون کے اہل کو بچالیا صرف اون کی عورت نہ بچی - ذکر کرتے ہین - کہ اون کے چار لاکھہ آدمی تھے - اور حضرت ابراہیم اوپر سے اونہین دیکھتے تھے - اور کہتے تھے کہ سدوم آج تباہ ہو رہا ہے -

اور حضرت لوط کی قوم کے پانچ شہر تھے - سدوم صبعہ عمرہ دوما صعوہ اور سدوم ان مین سب سے بڑا شہر تھا -

حضرت ابراہیم کی بی بی سارہ کی وفات اور حضرت ابراہیم کی اولاد اور بیبیان

١٦٣ حضرت ابراہیم کی بیبیان اور اولاد اس امر سے کوئی اہل علم انکار نہین کرتا ہے کہ بی بی سارہ کی وفات شام مین ہوئی ہے اور اس وقت اون کی عمر ایک سو ستائیس[١٢٧] برس کی تھی - یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ اس وقت جبابرہ کے ایک قریہ واقع سرزمین کنعان مین تھین - اور بعض نے یہ بھی کہا ہے - کہ بی بی ہاجرہ بی بی سارہ کے بعد ایک مدت تک زندہ ہین لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ بی بی سارہ کی وفات سے قبل ہی مر گئی تھین - جیسا کہ ہم نے حضرت ابراہیم کے مکہ تشریف لیجانے کے بیان مین ذکر کر دیا ہے -

جب بی بی سارہ کا انتقال ہوگیا - تو حضرت ابراہیم نے اون کے بعد قطورا سے نکاح کر لیا جو کنعانیون مین سے ایک شخص یقطن کی بیٹی تھی - اس کے بطن سے بھی حضرت ابراہیم کے چھ بیٹے پیدا ہوئے نفشان[١] - زمران[٢] - مدین[٣] - مدان[٤] - نشق[٥] - سرح[٦] - اس طرح حضرت ابراہیم کی تمام اولاد حضرت اسماعیل اور اسحاق کو ملا کر آٹھ ہوئی - ان مین سے حضرت اسماعیل سب سے بڑے تھے - لیکن بعض نے اون کی اولاد کی تعداد مین کچھ اختلاف بھی کیا ہے - ان مین سے نفشان کی اولاد مین بربر ہین - اور مدین کی اولاد مین حضرت شعیب کی قوم مدین والے ہین - یہ بھی کہتے ہین - کہ حضرت ابراہیم نے قطورا کے بعد بھی ایک اور عورت سے نکاح کر لیا تھا جس کا نام حجون تھا - یہ عورت ایک شخص اہیر نام کی بیٹی تھی

حضرت ابراہیم کی وفات اور اون کے صحیفونکی تعداد جو اونپر نازل ہوئے تھے

١٦٤ حضرت ابراہیم کی وفات اور ایک مہمل کہانی کہتے ہین - کہ جب اللہ تعالی نے چاہا کہ

حضرت ابراہیم کی روح قبض کرے تو اوس نے ملک الموت کو ایک نہایت بڑے بوڑہے
آدمی کی عمر مین اون کے پاس بہیجا۔ حضرت ابراہیم کہانا کہلایا کرتے تہے۔ اونہون نے
جب دیکہا۔ کہ یہ بوڑہا آدمی دہوپ مین آرہا ہے۔ تو ایک گدہا اوس کے پاس بہیجدیا
جس پر وہ سوار ہوکر حضرت کے پاس آیا۔ جب اوس نے کہانا کہانا شروع کیا۔ تو عجیب
طرح سے کہانا کہایا۔ وہ چاہتا تہا کہ لقمہ مُنہ مین دے مگر کبہی تو وہ آنکہون مین دیتا اور
کبہی کانون مین گہسیڑتا تہا۔ بعد اوس کے مُنہ مین دیتا تہا۔ اور جب لقمہ اوس کے
پیٹ مین جاتا تو اوسی وقت اوس کی دبر سے نکل جاتا تہا۔
حضرت ابراہیم نے اپنے رب سے دعا کی تہی۔ کہ جبتک مین اپنی موت کی درخواست
نہ کرون تب تک مجہے مت مارنا جب حضرت ابراہیم نے یہ حال دیکہا تو اوس بڈہے
سے پوچہا کہ یہ تو کیا کرتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ابراہیم یہ مین تو کچہہ نہین کرتا۔ میرے بوڑہاپے
کے سبب سے میری یہ حالت ہورہی ہے۔ حضرت نے پوچہا کہ تیری کتنی عمر ہے۔
اوس نے اپنی عمر حضرت ابراہیم کی عمر سے دو برس زیادہ بتائی۔ اس پر حضرت ابراہیم
نے کہا کہ دو برس کے بعد مین بہی ایسا ہی ہوجاون گا۔ اس لیے اے اللہ تو میری روح
اب قبض کرلے یہ سنتے ہی وہ بوڑہا اُٹہا۔ اور اون کی روح قبض کرلی
اور اون کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت وہ دوسو برس کے تہے۔ بعض
نے ایک سو پچہتر برس بہی اون کی عمر بتائی ہے۔
مگر میرے نزدیک یہ ٹہیک نہین معلوم ہوتا۔ کیونکہ یہ ممکن نہین کہ اونہون نے اپنے
آپ سے دو برس یا اس سے کچہہ زیادہ بڑی عمر کا آدمی نہ دیکہا ہو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے
کہ جو شخص دو سو برس دنیا مین رہے اور اس قدر ذرہ سے بڑی عمر کا آدمی اپنے سے

بڑا نہ دیکھے ۔ مگر یہ روایت اسی طرح آئی ہے ۔ علاوہ برین انہون نے حضرت نوح کی عمر کا حال سنا تھا ۔ اونہین کسی ایسے ضعف نے نہین ستایا تھا جیسا کہ اس بوڑہے مین اونہون نے دیکھا تھا ۔

۱۶۵ حضرت ابراہیم کے صیحفے اور اون کے بعض مضامین اور ابراہیم کی ایجا دین

حضرت ابو ذر نے نبی صلعم سے روایت کی ہے ۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم پر دس صیحفے نازل کئے تہے وہ کہتے ہین ۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون صحیفون مین کیا تھا ۔ فرمایا کہ وہ سب کے سب امثال (یعنی حکیمانہ اقوال) تہے ۔ جیسے اون مین تھا ۔ "اے بادشاہ مسلط آزمایش مین پڑے ہوئے مغرورین نے تجہے اس لیے نہین بہیجا ہے کہ تو دنیا کی چیزین تلے اوپر جمع کرتا جائی بلکہ اس لیے بہیجا ہے کہ مظلوم کی بد دعا مجھ تک نہ آنے دے کیونکہ جب میرے پاس آتی ہے تو مین اوسے اگرچہ وہ کافر کی ہی کیون نہ ہو رد نہین کرتا" اور اون مین اور بہی نصائح تھین ۔ چنانچہ اون مین سے یہ بہی ہین "عاقل کو چاہیئے کہ اپنی بڑی عقل سے معذور نہ ہو جائے ۔ اوسے چاہیئے کہ اپنے اوقات اپنے کامون کے لیے منقسم کرلے ۔ ایک وقت اپنے رب کی مناجات وعبادت مین لگا دے دوسرا وقت اللہ تعالی کی صنعت کے تفکر مین گزارے ۔ اور ایک وقت مین اپنے نفس کے کامون کا حساب لے ۔ اور ایک وقت ایسا رکہے کہ جس مین اپنا کہانا پینا وجہ حلال سے پیدا کرے ۔ اور عاقل کو چاہیے کہ تین باتون یعنی زاد راہ آخرت کی تیاری اور معاش دنیوی کی درستی اور غیر محرم سے لذت اُٹھانے مین اپنی حفاظت کرتا رہے ۔ اور عاقل کو چاہیئے ۔ کہ اپنے زمانہ کے رنگ ڈہنگ کو دیکہے

اور اپنے کام مین دل لگاوے - اور اپنی زبان کی محافظت کرے - اور جو شخص
کہ اپنے کلام کو اپنے عمل کے ساتھ حساب لگائے گا وہ صرف اتنا ہی تھوڑا کہے گا
جتنا کہ اوس کو ضرور ہے "

اور حضرت ابراہیم ہی ہین جنہون نے سب سے اول ختنہ کیا - اور اونہون ہی سے
سب سے پہلے مہمانی کا دستور نکالا اور سب سے اول پائیجامے بنائے - اور اس کے
سوائے اور بہی اون کے بہت حالات ہین -

حضرت اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد کا ذکر

۱۶۶ حضرت اسمعیل کی اولاد اور اون کی رسالت اور عربون کا اون کی اولاد مین ہونا -

یہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہین - کہ حضرت اسمعیل حرم مین کیون رہے اور اونہون نے جرہم کی ایک
عورت سے نکاح کیا - اور پہر اوسے حضرت ابراہیم کے کہنے سے طلاق دیدی تہی -
اس کے بعد اونہون نے ایک اور بی بی کر لی - جس کا نام سیدہ بنت مضاض الجرہمی
تھا - یہی بی بی تہی - جسکی نسبت حضرت ابراہیم نے کہا تھا - کہ اپنے شوہر سے کہدینا
کہ مین تیرے دروازہ کی دہلیز سے راضی ہون - اس کے پیٹ سے حضرت اسمعیل
کے بارہ بیٹے پیدا ہوئے تھے - نابت[1] - قیدار[2] - اذبیل[3] - میشا[4] - مشمع[5] - رما[6] - ماشی[7]
اذر[8] - قطورا[9] - قافس[10] - طمیا[11] - قیدمان[12] کہتے ہین - کہ حضرت اسمعیل کی عمر ایکسو سینتیس
برس کی ہوئی تھی - اور اللہ تعالی نے نابت اور قیدار کی اولاد مین عرب پیدا کیے - اور
اللہ تعالی نے حضرت اسمعیل کو عمالیق پر اور یمن کے قبائل پر رسول کر کے بہیجا تھا
بعض لوگ حضرت اسمعیل کی اولاد کے نامونمین کچہہ اختلاف بہی کیا کرتے ہین -

جب حضرت اسماعیل کی وفات کا وقت آیا - تو اونہون نے اپنے بھائی حضرت اسحٰق کو وصیت کی - کہ عیص ابن اسحاق سے میری ایک بیٹی کا نکاح کردینا - اور میری مان بی بی ہاجرہ کے پاس حجر مین مجکو دفن کرنا -

حضرت اسحاق اور اون کی اولاد

۱۶۷ حضرت اسحٰق کے بیٹے عیص اور یعقوب اور یعقوب کے بیٹے -

کہتے ہین کہ حضرت اسحٰق نے رفقا بنت بتویل سے نکاح کیا تھا اور اوس کے پیٹ سے عیص اور یعقوب توام پیدا ہوئے تھے مگر عیص بڑا تھا - جب حضرت اسحق کے اولاد پیدا ہوئی ہے - تو اون کی عمر اس وقت ساٹھہ برس کی تھی - پھر عیص ابن اسحاق نے نسمہ اپنے چچا اسماعیل کی بیٹی سے نکاح کیا - اوس کے پیٹ سے روم بن عیص پیدا ہوا - جس کی اولاد مین تمام بنی الاصفر (یعنی بادشاہان روم یا ردم والے جنہین یونان والے کہنا چاہیئے ہین) اور بعض لوگون کا یہ بھی خیال ہے - کہ اشبان بھی اسی کی اولاد مین ہے -

اور حضرت یعقوب ابن اسحق نے جن کا لقب اسرائیل ہے اپنے مامون لبان بن بتویل کی بیٹی لیا سے نکاح کیا تھا - اوس کے پیٹ سے روبیل[1] جو حضرت یعقوب کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور شمعون[2] لاوی[3] یہودا[4] زبالون[5] یشحر[6] جسے بعض یشجر بھی کہتے ہین پیدا ہوئے - پھر لیا مرگئی - اور حضرت یعقوب نے اوس کی بہن راحیل سے نکاح کرلیا اس کے بطن سے یوسف[7] اور بنیامین[8] جسے عربی مین شداد کہتے ہین پیدا ہوئے سوائے ان کے دو کنیزون سے چار بیٹے دان[9] - نفتالی[10] - جاد[11] - اشر[12] بھی اون کے تھے

اسطرح پر اون کے سب بارہ بیٹے تھے۔

سری نے بیان کیا ہے کہ حضرت اسحقؑ نے ایک لڑکی سے نکاح کیا۔ اور اوسے دو بچون کا حمل رہا جب وضع حمل کا وقت آیا۔ تو یعقوب نے چاہا۔ کہ عیص سے پہلے پیٹ سے باہر آئین۔ عیص نے کہا۔ کہ اگر تو مجھ سے پہلے نکلا تو مین اپنی مان کے پیٹ مین تیرے راستہ مین آجاؤنگا۔ جس سے میری مان مرجائیگی۔ اسواسطے حضرت یعقوب پیچھے رہ گیے۔ اور عیص نکل آیا۔ اور حضرت یعقوب عیص کے عقب مین نکلے۔ اس سببسے اون کا نام (یُعقُب) یعنی یعقوب ہوگیا۔ اور اون کے بھائی کا نام عصیان کی وجہ سے عیص قرار پایا۔

۱۶۸ حضرت اسحق کا حضرت یعقوب اور اونکے بھائی عیص کو دعا دینا۔

ان دونو مین باپ کو عیص اور مان کو یعقوب بڑے پیارے تھے اور عیص شکار کھیلا کرتا تھا۔ حضرت اسحق جب بوڑھے اور نابینا ہو گیے۔ تو اونھون نے اوس سے کہا کہ بیٹے مجھے شکار کا گوشت کھلا۔ اور میرے پاس آ۔ مین تیرے حق مین وہ دعا کرونگا۔ جو میرے باپ نے میرے لیے کی تھی۔ اور عیص کے بدن پر بہت بال تھے۔ اور یعقوب کے بدن پر نہ تھے۔

جب یہ بات اون دونو کی مان نے سنی۔ تو یعقوب سے کہا۔ کہ بیٹے ایک بکری ذبح کر۔ اور اوسے بھون اور اوسکی کھال اوڑھ۔ اور اوسے اپنے باپ کے پاس لیجا اور کہو کہ مین تیرا بیٹا عیص ہون چنانچہ ایسا ہی حضرت یعقوب نے کیا۔ اور جب وہ اونکے پاس گیے۔ تو کہا۔ باوا جان اسے کھائیے۔ حضرت اسحق نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین تمہارا بیٹا عیص ہون۔ اس پر حضرت اسحق نے اونہین ہاتھ سے چھوا۔ اور کہا۔

کہ بدن تو عیص کا سا معلوم ہوتا ہے مگر بو یعقوب کی سی آتی ہے۔ یہ سنکر اون کی مان نے کہا۔ کہ وہ عیص ہے۔ یہ کہا لو۔ حضرت اسحق نے وہ گوشت کہا لیا۔ اور یعقوب کو دعا دی کہ اللہ تعالی اون کی اولاد مین انبیا اور ملوک پیدا کرے" پہر حضرت یعقوب باپ کے پاس سے چلے گیے۔ اور عیص آیا جو شکار کو گیا تہا۔ اور باپ سے کہا۔ کہ تو نے جو شکار مانگا تہا مین وہ لیکر آیا ہون حضرت اسحق بولے۔ کہ تیرا بہائی تجہسے پہلے آچکا (یعنی وہ آیا اور مین نے اوس کے حق مین دعا کر دی یہ سنکر عیص نے قسم کہائی کہ مین یعقوب کو مار ڈالونگا۔ حضرت اسحق نے کہا۔ بیٹے مین نے تیرے لیے بہی ایک دعا رکہہ چہوڑی ہے۔ اور اوس کے لیے یہ دعا کی۔ کہ اوس کی اولاد ریت کے ذرون کے برابر کثرت سے ہو اور اون پر کوئی غیر بادشاہ نہو۔

۱۶۹ حضرت یعقوب کا بہاگنا اور ماموں کی بیٹیون سے نکاح کرکے پہر آنا اور حضرت اسحق کی وفات۔

پہر حضرت یعقوب اپنے بہائی کے خوف سے اپنے ماموں کے یہان بہاگ گیے۔ راستہ مین وہ دن کو چہپ رہتے اور سری کرتے یعنی رات کو چلتے تھے۔ اسواسطے اون کا نام اسرائیل رات کا چلنے والا ہو گیا۔ (مگر توریت مین اس کے معنی کچھ اور ہی لکہے ہین) پہر حضرت یعقوب نے اپنے ماموں کی دو بیٹیون سے ایک ہی وقت مین نکاح کر لیا۔ اسی واسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (یعنی اکٹہی دو بہنین تم پر حرام ہین البتہ وہ معاف ہے جو پہلے گزر گیا) ان دونو بہنون سے حضرت یعقوب کے اولاد ہوئی۔ اون کی بی بی راحیل جب کہ بنیامین پیدا ہوا تہا نفاس کی حالت مین مر گئی۔

پہر جب حضرت یعقوب نے چاہا۔ کہ بیت المقدس کو لوٹ آئین۔ تو اون کے ماموں

نے بہیڑ کا گلہ دیا۔ جب وہ چلے تو اون کے پاس خرچ کو کچھہ نہ تہا۔ اس واسطے یعقوب کی
بی بی نے یوسف سے کہا۔ کہ اوس کے باپ کے بتون مین سے ایک بت چرا لے
تاکہ وہ راستہ کے خرچ کے کام آوے۔ (یہ بت سونے کے تہے) حضرت یوسف نے
اپنے نانا کا ایک بت چرا لیا۔ اور یعقوب یوسف اور اون کے بہائی بنیامین کی یتیمی کے
سبب سے یوسف اور بنیامین کو نہایت ہی پیار کرتے تہے۔

اور حضرت یعقوب نے اپنے ایک راعی سے کہدیا تہا۔ کہ جب کوئی آکر تم سے
پوچہے کہ تم کون ہو تو کہنا۔ کہ ہم یعقوب کے آدمی ہین جو عیص کا غلام ہے۔ پہر جب عیص
آیا۔ اور اوس سے پوچہا تو راعی نے اوسے یہی جواب دیدیا۔ اس سے عیص نے
یعقوب سے کچھہ نہ کہا۔ اور یعقوب شام مین رہنے لگے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ

۱۷۰ حضرت ایوب اور ابلیس کا ان پر مسلط ہونا اور اون کے مصائب اور اوس کا سبب۔

یہ رومیون مین سے تہے۔ جو عیص کی اولاد مین
اون کا نام تہا ایوب ابن موص بن رازح بن عیص
بن اسحق بن ابراہیم۔ اور بعض کہتے ہین موص بن رعیل بن عیص۔ اور اون کی بی بی لیا یعقوب
بن اسحق کی بیٹی تہی۔ جس کی نسبت اونہین حکم ہوا تہا۔ کہ گہانس کی مٹہی سے مارین
اور بعض یہ بہی کہتے ہین۔ کہ اوس کا نام رحمہ بنت افرائیم بن یوسف تہا۔ اور حضرت ایوب
کی مان حضرت لوط کی اولاد مین سے تہی۔ اور اون کا دین توحید اور اصلاح بین الناس
تہا۔ اور جب کبہی خدا تعالیٰ سے اونہین حاجت ہوتی تو سجدہ کرکے مانگا کرتے تہے۔
اور اون کا قصہ اور مصیبت مین پہنسنے کا سبب اس طرح ہے۔ کہ جب ابلیس نے سنا کہ

جس وقت اللہ تعالی حضرت ایوب کا ذکر کرتا ہے تو فرشتے اون پر درود بہیجا کرتے ہین تو اوسے حسد ہوا - اور اوس نے اللہ سے درخواست کی - کہ اوسے حضرت ایوب پر مسلط کرے - تاکہ وہ اون کے دین کو آزمائے اس لیے اللہ تعالی نے اوسے حضرت ایوب کے مال پر فقط مسلط کر دیا - پھر ابلیس نے اپنے عفریتون مین سے بڑے بڑے اصحاب کو جمع کیا - اور حضرت ایوب کل بثنہ کے اور اوس کے علاقہ کے مالک تہے جو اعمال دمشق سے ہے (اور جہان حضرت یعقوب پیدا ہوئے تہے) اور اون کی ہزار بکریان تھین - اور اون کے چرواہے بہی تہے پانسو ہل چلتے اور ہر ایک ہل پر ایک غلام رہتا تہا اور ہر غلام کے پاس بی بی بچے اور مال واسباب تہا - اور گدہیان ہل چلانے کے لیے تھین - اونکے بہی ایک ایک دو دو بلکہ اس سے بہی زیادہ زیادہ بچے تہے - جب ابلیس نے اپنے لوگون کو جمع کیا تو اون سے پوچہا کہ تمہارے پاس کس کس قدر قوت اور عقل ہے - مجھے ایوب کے مال پر تسلط مل گیا ہے اس کے جواب مین ہر ایک نے اپنا اپنا حال بیان کیا - پھر ابلیس نے اونہین روانہ کیا - اور اونہون نے اون کے تمام مال کو تباہ کر ڈالا - لیکن حضرت ایوب اللہ کی حمد کرتے رہے - اور جیسے اللہ کی عبادت مین کوشش کر رہے تھے اور اوس کی نعمتون کا شکر بجا لا رہے تہے اوس سے نہ پہرے اور بلا پر صبر کیے رہے -

جب ابلیس نے یہ حالت دیکھی - تو اوس نے اللہ سے کہا - کہ مجھے اون کی اولاد پر بہی مسلط کر دے - یہ بہی اوس کی دعا قبول ہو گئی - مگر اون کے جسم اور عقل اور دل پر اوسے تسلط نہ ملا - ابلیس نے اون کی اولاد بہی ہلاک کر ڈالی پھر ابلیس اون کے معلم کی صورت بنا جو اونہین حکمت کی باتین سکھایا کرتا تھا اور زخمی اور سر پہوٹا بنکر اون کے پاس

آیا اور اون سے بڑی نرم نرم باتین کین جس سے اون کا دل بھر آیا۔ اور روکر اپنی مٹھی بھر مٹی لیکر اپنے سر پر رکھہ لی (جس سے یہ مطلب تہا کہ اونہین اپنی حالت زار پر بڑا افسوس ہوا) اس سے ابلیس خوش ہوا۔ مگر حضرت ایوب کو ندامت ہوئی اور اونہون نے استغفار کیا جس کو اونکے محافظ ملائکہ اون کی توبہ کو اللہ تعالیٰ کے پاس ابلیس سے بہی پہلے لے گئے۔

جب حضرت ایوب اپنے رب کی عبادت سے نہ پہرے۔ اور اپنی بلا پر صبر کیے بیٹھے رہے۔ تو ابلیس نے اللہ سے پہر سوال کیا۔ کہ وہ اوسے اون کے جسم پر بہی مسلط کر دے۔ اس پر بہی اللہ تعالیٰ نے اوسے تسلط دیدیا۔ لیکن زبان دل اور عقل اون کی باقی رہی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اوسے تسلط نہین دیا پہر ابلیس اون کے پاس آیا۔ اس وقت وہ سجدہ مین تہے۔ اوس نے اون کی ناک کے نتھنے مین ایک پہونک ماری۔ جس سے اون کے تمام جسم مین ایک آگ پھیل گئی۔ اور یہ نوبت ہوگئی۔ کہ اوںکا گوشت بکھر جائے۔ اور اون کے جسم مین کیڑے پڑ گیے۔ لیکن حضرت ایوب کی یہ حالت تہی۔ کہ جب کوئی کیڑا اون کے جسم سے گر پڑتا۔ تو اوسے اٹھاکر پہر رکھہ لیتے اور کہتے جو اللہ تعالیٰ نے تیری روزی بنائی ہے کہا۔ اور اونہین جذام ہو گیا تھا بلکہ اس سے بہی بدتر حالت ہو گئی تہی۔ اون کے جسم مین ایسے بڑے بڑے آبلے پڑتے اور پہوٹتے تہے جیسے عورت کی پستانین ہوتی ہین۔ اور ایسی بدبو اونکے جسم سے آتی تھی کہ کسی کو اوس کے سونگھنے کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے بستی والون نے اونہین بستی کے باہر کناسہ مین وہان نکالدیا جہان کوڑا وغیرہ ڈالتے تہے۔ وہان اون کے پاس بجز اون کی بی بی کے اور کوئی نہین جاتا تھا۔ صرف وہی اون کے پاس جاتی اور خدمت کیا کرتی تھی۔ اس مقام پر وہ سات برس تک پڑے رہے

اور اللہ تعالیٰ سے اس عذاب کے دفع کرنے کے لیے دعا نہ مانگی - اوس وقت
روے زمین پر اللہ کے نزدیک اون سے کوئی شخص زیادہ بزرگ اور اکرم نہ تہا -

۱۷۱ حضرت ایوب کی مصیبت کا دوسرا سبب کہتے ہین کہ اونکی اس مصیبت کا یہ سبب تہا - کہ ملک شام مین
ایکمرتبہ قحط پڑا - اسپر فرعون نے حضرت ایوب کے پاس آدمی بہیجا - کہ ان ایام مین ہمارے پاس چلے آؤ - یہان آپ بڑی فارغ البالی رہین گے
حضرت ایوب اپنی گہر والون کو اور گہوڑون چوپایون کو لیکر وہان چلے آئے - اور فرعون نے اونہین کچہہ اقطاع دیدیے
پہر حضرت شعیب نبی بہی فرعون کے پاس آئے - اور کہا فرعون تو اس سے نہین
ڈرتا - کہ اللہ تعالیٰ غصہ کرے جس سے تمام آسمان والے اور زمین دریا اور پہاڑ والے
غصہ ہو جائین - جس وقت یہ باتین ہو رہی تہین اسوقت حضرت ایوب وہان چپ
کہڑے رہے - جب یہ دونو شخص فرعون کے پاس سے باہر آئے - تو اللہ تعالیٰ
نے حضرت ایوب پر وحی بہیجی اور فرمایا - کہ ایوب تو اس لیے چپ رہا - کہ فرعون کی
ملک مین تو گیا ہے - اب تو بلا کے لیے تیار ہو جا - اس پر حضرت ایوب نے کہا -
کہ کیا مین یتیمون کی پرورش نہین کرتا تہا - اور غریبون کو پناہ نہین دیتا تھا اور بہوکون کو
کہانا نہین کہلاتا اور بیواون کی پرورش نہین کرتا تھا - اس پر اون کے پاس سے ایک
ابر گزرا اور اوس مین سے بجلی کی دس ہزار آوازین سنائی دین - کہ جنمین یہ آواز آئی "ایوب
یہ کس نے کیا تہا" اس سے حضرت ایوب نے (ازراہ ندامت) مٹی لی اور اپنے
سر پر ڈالی - اور کہا یارب یہ تیرا کام تھا اور اللہ تعالیٰ نے وحی بہیجی - کہ اب بلا کے لیے
مستعد ہو جا - حضرت ایوب نے کہا - کہ میرے دین کو تو کچہہ نقصان نہین پہونچے گا -
اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ نہین دین تیرا سلامت رہیگا - کہا تو کچہہ پروا نہین - مگر بعض لوگ
اس کا سبب کچہہ اور طرح بہی بیان کرتے ہین - لیکن اوس کا بیان بہی کچہہ ایسا ہی ہے

جیساکہ ہمنے ذکر کیا ہے۔

۱۷۲ حضرت ایوب کا اپنی بی بی سے ناراض ہونا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب پر بلا بھیجی اور مصیبت کی شدت ہوئی تو اون کی بی بی نے اون سے کہا۔ کہ تم تو مجاب الدعوۃ ہو۔ اللہ سے دعا مانگو وہ تمھین اچھا کر دے گا۔ کہا۔ کہ ستر برس تک عیش وعشرت مین رہے۔ ہمین چاہیئے کہ ستر برس تک ہی بلا مین صبر کرین۔ واللہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو مین تیرے سَو درہ مارون گا۔ کہتے ہین۔ کہ اونھون نے درہ مارنے کی اس وجہ سے قسم کہائی تھی۔ کہ اون کی بی بی کو ابلیس دکھائی دیا تھا۔ اور اوس سے پوچھا تھا۔ کہ یہ مصیبت تم پر کیون آئی ہے۔ کہا کہ خدا کی مرضی سے۔ کہا تو یہ بھی اللہ کی ہی مرضی سے ہے۔ میرے پیچھے آؤ۔ وہ اوس کے پیچھے گئی۔ تو ابلیس نے اوسے وہ سب کچھ ایک وادی مین دکھایا جو اون کا کھو گیا تھا۔ اور کہا مجھے سجدہ کرین تمھین یہ سب دیدون گا۔ وہ بولی کہ میرا شوہر ہے مین اوس سے جا کر اجازت لے آؤن۔ اگر وہ کہے گا تو مین تیرا کہنا مانون گی۔ جب اوس نے حضرت ایوب سے جا کر کہا۔ تو اونھون فرمایا۔ کہ تو نہین جانتی یہ شیطان ہے۔ اگر مین اچھا ہو گیا۔ تو تیرے سَو درے مارون گا۔ اور اوسے اپنے پاس سے دور کر دیا۔ اور کہا کہ تیرا کھانا پینا مجھپر حرام ہے۔ جو کچھ تو لائے گی مین ہرگز نہین چکھون گا۔ میرے پاس سے تو چلی جا مین تیرا مُنہ کبھی نہ دیکھون گا۔ یہ سنکر وہ چلی گئی۔

۱۷۳ حضرت ایوب کی دعا پر اللہ تعالیٰ کا اونھین شفا دینا اور گھر والون کا زندہ کرنا۔ جب حضرت ایوب نے دیکھا۔ کہ اون کی بی بی اونھین چھوڑ کر چلی گئی۔ اور اب اون کے پاس کھانا پینا کچھ نہین رہا اور سب دوست الگ ہو گئے تو سجدہ مین گئے۔ اور کہا۔ یَا رَبِّ مَسَّنِیَ الضُّرُّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (مجکو یہ بیماری لگ گئی ہے - اور تو سب رحم کرنے والون سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے) جب اونہون نے اس دعا کو دوہرایا - تو حکم ہوا - کہ اپنا سر اوٹھا
تیری دعا قبول ہوئی - اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ (زمین مین
اپنا پاوَن مار - یہان نہانے کے اور پینے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے) اور اللہ تعالی نے
اون کا جسم اور صورت بہی پہلی ہی سی کر دی - اودہر اون کی بی بی نے کہا کہ مین اونہین
کیسے چہوڑ دون اون کے پاس تو اور کوئی نہین ہے - وہ بہوکے مر جائین گے
اور کوئی درندہ اونہین کہا جاے گا - اس لیے وہ لوٹ آئی - دیکھا تو ایوب اچہے
ہو چکے تہے اوس نے اونہین نہین پہچانا - اور جب اونہین اپنی حالت بیماری پر نہ دیکھا
تو تعجب کیا - اور کہا اے بندۂ خدا تو نے اوس شخص کو دیکھا ہے جو یہان بیمار پڑا تھا -
حضرت ایوب نے پوچہا تو کیا اوسے پہچانتی ہے اگر تو اوسے دیکھے تو پہچان لیگی
کہا ہان - حضرت ایوب نے کہا - تو وہ مین ہی ہون - یہ سنتے ہی اوس نے اونہین
پہچان لیا - یہ بہی کہتے ہین - کہ مَسَّنِیَ الضُّرُّ انہون نے اوس وقت کہا تھا - کہ جب
کیڑے زبان اور دل تک پہنچے تہے - کیونکہ اس سے اونہین خوف ہوا تہا - کہ وہ
پہر اللہ تعالی کا زبان سے ذکر اور دل سے یاد کیسے کر سکینگے - اور اللہ تعالی نے اونہین
اون کے گہر والے اور ویسے ہی اون کے ساتھ اور بہی دیئے - کہتے ہین - کہ یہ لوگ
وہ ہی تہے جو پہلے تھے - نئے پیدا کر کے نہین دیے تہے اور یہ بہی کہتے ہین -
کہ اللہ تعالی نے اونہین اون کی بی بی بہی پہر دیدی اور اوس کی جوانی کی عمر کر دی تھی
جس سے اوس کے پیٹ سے اون کے ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے -

۱۷۴ حضرت ایوب پر طلائی ٹیڑیون کی بارش اور اونکی عمر اور دعا	پھر اللہ تعالی نے حضرت ایوب کے

پاس فرشتہ کو بھیجا - اوس نے آکر کہا کہ چونکہ آپ نے بلا اور مصیبت پر صبر کیا - اس
لیے اللہ تعالی آپ کو سلام کہتا ہے - یہان سے نکلکر آپ اپنے خرمن پر جائے - حضرت
ایوب نکلے - اور وہان گیے پہر اللہ تعالی نے ابر بہیجا - جس سے طلائی ٹیریان اون پر
برسین - یہ ٹیریان گو طلائی تہین - مگر چلتی تھین - حضرت ایوب بہی اون کے پیچھے پیچھے
جاتے اور اونہین گہیر گہیر کر خرمن مین لاتے تے - فرشتہ نے دیکھکر کہا کیا خرمن کے اندر
کی ٹیریون سے تمہارا پیٹ نہین بہرتا جو آپ اون کے پیچھے پیچھے باہر تک جاتے ہین
کہا - کہ یہ میرے پروردگار کی عنایت ہے میرا اوس سے کیسے دل بہر سکتا ہے -

پھر حضرت ایوب اس بلا کے دور ہونے کے بعد ستر برس دنیا مین زندہ رہے - اور جب
اچھے ہو گیے تو اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا - کہ ایک کہجور کی ڈالی توڑ و جس مین سو تکلی ہون
اور اوس سے تم اپنی بی بی کو مارو تاکہ تمہاری قسم پوری ہو جائے - چنانچہ حضرت ایوب نے
ایسا ہی کیا - اور قسم اُتار دی - اور یہ جو حضرت ایوب نے کہا کہ رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ
یہ دعا ہے - کوئی شکایت نہین ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ (یعنی ہم نے اوسے قبول کر لیا) اور حضرت ایوب یہ دعا مانگا کرتے تھے
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَارٍ عَيْنُهٗ تَرَانِیْ اِنْ رَاٰی حَسَنَةً سَتَرَهَا وَاِنْ
رَاٰی سَيِّئَةً ذَكَرَهَا (یعنی اللہ تعالی مجھے اوس ہمسایہ سے بچا جس کی آنکھ مجکو دیکھے اور وہ
ایسا ہو کہ جب میری بہلائی دیکھے تو اوسے چھپا دے اور جب میری بُرائی دیکھے تو اوسے کہتا پہرے)

۱۷۵ تین شخصون کا حضرت ایوب کو ملامت کرنا اور ایک لڑکی کا اونہین جواب دینا اور حضرت ایوب کا اون سے ناراض ہونا

کہتے ہین کہ حضرت ایوب نے جو دعا کی تھی اوس کا سبب یہ تھا کہ تین شخص اونکے
دین کے متبع ہو گیے تے - ایک کا نام یلدد اور دوسرے کا الیفر اور تیسرے کا صافر تھا

یہ تینون اون کے پاس اوس وقت آئے جس وقت کہ اون پر یہ بلا نازل ہوئی تھی۔ اور اون کو بہت کچھہ ڈرایا دہمکایا۔ اور کہا۔ کہ تو نے کوئی بڑا گناہ کیا ہے کہ کسی نے ایسا نہین کیا ہوگا اسی سے تجھپر سے یہ عذاب دور نہین ہوتا۔ اس پر حضرت ایوب سے اور اون سے بڑا جھگڑا ہوا۔

ان لوگون کے ساتھ ایک جوان گبرو بہی تھا۔ اوس نے اون کی باتون کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ تم نے اچھی بات اور سچی راے جو تھی وہ چھوڑ دی ہے۔ ایوب کا تمپر جس قدر حق ہے وہ اوس سے بہت بڑہکر ہے جو تم نے بیان کیا کیا تم اوس کے حق اور حرمت وعزت کو جانتے ہو جس کی توہین وتحقیر کر رہے ہو۔ جس کا تم عیب بیان کرتے ہو۔ یہ کون شخص ہے۔ تم کو نہین معلوم۔ ایوب اللہ تعالی کا نبی اور آج تمام مخلوق مین برگزیدہ اور خیر الورے ہے پھر تمہین نہ تو یہ معلوم ہے۔ اور نہ اللہ تعالی نے تمہین یہ بتایا ہے کہ وہ اوس کی کسی بات سے ناراض ہوگیا ہے اور نہ اوس سے اوس کی کرامت چھین لی ہی جس سے اللہ تعالی اپنی بندون کو مکرم کیا کرتا ہے۔ اور نہ ایوب نے کبھی تمہارے سامنے کوئی ایسا کام کیا ہی جو حق کے خلاف ہو۔ اب جو تمنے اوسکی بلا کو دیکھکر اوسے اپنے نزدیک حقیر سمجھہ لیا اور اپنے دل مین تم اوسے ذلیل سمجھنے لگے تو جان لو کہ اللہ تعالی بارہا اپنے نبیون صدیقون شہدا اور صالحین کو بلاؤن مین مبتلا کیا کرتا ہے۔ لیکن اون کی بلا اس بات کی دلیل نہین ہوتی کہ خدا تعالی اون سے ناراض ہے۔ یا اون کو حقیر جانتا ہے۔ بلکہ یہ اون کی کرامت اور بہتر ہونے کی علامت ہوتی ہی۔ اور اسیطرح کی اور بہی بہت باتین اوس نے کہین۔ پھر اوس نے اون سے کہا۔ کہ حضرت ایوب کو اللہ تعالی نے عظمت وجلال دیا تھا۔ وہ موت کا ذکر کیا کرتے تھے کہ جس سے تمہاری زبانین گنگ ہوتین اور تمہارے دل لرز جاتے تھے۔ اور تمہاری

حجتین قطع ہوجاتی تھین - کیا تم نہین جانتے - کہ خدا کے ایسے بندہ ہوا کرتے ہین - جو خدا کے خوف سے خاموش رہا کرتے ہین - حالانکہ وہ نہ تو ہکلاتے ہین اور نہ گونگے ہی ہوتے ہین - بلکہ وہ بڑے فصیح و لبیب ہوتے اور اللہ کو اور اوس کی نشانیون کو جانتے پہچانتے ہین - لیکن جب اللہ کی عظمت کا ذکر ہوتا ہے تو اون کے دل کانپ جاتے ہین - اور زبانین بند ہوجاتی ہین - اور اللہ تعالی کی ہیبت و خوف سے اونکے عقل و ہوش پران ہوجاتے ہین - لیکن پھر جب ہوش مین آتے ہین تو پھر بھی وہ اللہ کے ہی رہتے اور اعمال زاکیہ بجا لاتے ہین - وہ گو کہ ابرار اور اتقیا اور دانا ہوتے ہین مگر اپنے آپ کو گناہگارون اور مقصرین مین سمجھتے ہین - اور اللہ کے سامنے کسی بہت چیز کو بہت نہین سمجھتے اور اوس کے واسطے کسی تھوڑی چیز سے راضی نہین ہوتے - اور نہ اعمال حسنہ پر اوس کے روبرو وہ ناز کرتے ہین - اون کو جب تم دیکھو گے تو خائف اور ڈرتا ہوا پاؤ گے "

جب حضرت ایوب نے اوس کا کلام سنا - تو کہا - اللہ تعالی حکمت کا تخم صغیر و کبیر سب کے دل مین اپنی رحمت سے بویا کرتا ہے - اور جب کسی کے دل مین حکمت ہوتی ہے تو اوس کی زبان سے ظاہر ہوجایا کرتی ہے دانائی کے لیے عمر اور بوڑھاپے اور بڑے تجربہ کی ضرورت نہین ہے - اور جب اللہ تعالی اپنے کسی بندہ کو لڑکپن مین حکمت دیتا ہے تو اوس کا مرتبہ حکام کے نزدیک نہین گراتا ہے -

پھر حضرت ایوب اون تینون کی طرف متوجہ ہوئے - اور کہا - کہ تم لوگ اوس سے پہلے ڈر گئے کہ تمھین کوئی ڈرائے اور اوس سے پہلے رو پڑے کہ تمھین کوئی مارے - اگر مین تم سے کہتا کہ اپنے اموال مین سے میرے واسطے صدقہ دو - شاید اللہ مجھے اس سے

نجات دیدے۔ یا قربانیان کرو۔ کہ جس سے اللہ اونہین قبول کر کے مجھسے راضی ہوجاسئے۔ تو تمہاری کیا کیفیت ہوتی۔ تم بڑے مغرور ہوگئے ہو۔ یہ سمجھتے ہو کہ تم اپنی نیکیون کے سبب سے اچھی حالت مین ہو رہے ہو۔ یہ بغاوت اور تکبر کی باتین ہین۔ اگر تم راستی پر آؤ اور اپنی حالت کو اور پروردگار کی عنایتون کو دیکھو تو تمہین معلوم ہوجاسئے۔ کہ عافیت کے پردہ مین اللہ تعالی نے تمہارے کس قدر عیب چھپادئے ہین۔ میری بھی پہلے یہی حالت تھی۔ اور لوگ میری توقیر کرتے اور میری باتین مانتے تھے۔ اب میری یہ حالت ہے۔ کہ میری بات کچھہ چیز نہین رہی۔ اور تم میری بات کو نہین مانتے۔ اور تم مجھہ پر میری مصیبت سے بھی زیادہ مصیبت ہوگیے ہو۔

۱۷۶ حضرت ایوب سے اور اللہ تعالی سے جواب سوال اور اللہ تعالی کی مہربانی

پھر حضرت ایوب نے اون سے منھہ پھیر لیا اور اپنے رب کی طرف فریاد کے لیے متوجہ ہوئے۔ اور اوس سے زاری کر کے عرض کیا۔ یارب مجھے تو نے کیون پیدا کیا ہے۔ اگر تو مجھے برا سمجھتا ہے تو تو نے پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔ کیا اچھا ہوتا۔ جو مین مان کے پیٹ سے ساقط ہوجاتا۔ تو مجھے وہ گناہ بتادے جو مین نے کیا ہے اور اوس سے تو نے اپنی توجہ مجھسے اوٹھالی ہے۔ کیا اچھا ہوتا جو مین مرجاتا اس سے تو میری موت بہتر ہے۔ کیا مین غریبون اور مسکینون کو اپنے یہان نہین ٹھیراتا تھا۔ اور یتیمون کی دیکھہ بھال اور بیواؤن کی خبرگیری نہین کرتا تھا۔ الٰہی مین تیرا ذلیل بندہ ہون۔ اگر مین اچھا کام کرون تو تیرا احسان ہے۔ اور اگر مین کوئی برا کام کرون تو عذاب کا تجھے اختیار ہے تو نے مجھے بلا کا نشانہ بنایا ہے اوس سے مجھپر

بلا نازل ہوئی ہے - اگر تو اوسے کسی پہاڑ پر بھی مسلط کرتا تو وہ بھی اوس کا بار نہین
اُٹھا سکتا تھا - بھلا مین ضعیف کیا چیز ہون جو اوسے اُٹھا سکون - میرا تمام مال جاتا
رہا - مین ایک ایک مٹھی کو مانگتا پھرتا ہون - وہ لوگ مجھے کھلاتے ہین جن کو مین ایک
ایک لقمہ دیا کرتا تھا وہ مجھپر احسان جتاتے اور عار دلاتے ہین - میری اولاد بھی مرگئی
اگر اون مین سے کوئی باقی رہتا تو میری مدد کرتا - میری بی بی بھی آزردہ ہوگئی - اور میرے
قرابت دار سب مجھے چھوڑ گیے - میرے شناسا مجھ سے نفرت کرنے لگے اور دوست
مجھسے بھاگ گیے - میرے حقوق کا لوگ انکار کرتے ہین - اور میرے احسانات
کو بھول گیے ہین - میری تو فریاد سن - وہ فریاد نہین سنتے - اور میرے عذر کو قبول
کر وہ میرا عذر نہین مانتے - مین نے اپنے غلام کو بلایا - مگر وہ نہ آیا - مین نے اپنی
لونڈی کے روبرو تضرع کیا اوسے بھی کچھ رحم نہ آیا - اور یہ سب کچھ ایذا جو ہو رہی ہے
اور جو میری صورت بری ہوگئی ہے یہ سب تیری ہی قضا سے ہے - اور تو نے ہی
مجھے بیمار کیا ہے - اگر تو اپنی ہیبت کو جو میرے دل مین بیٹھی ہوئی ہے نکال لے
اور میری زبان کھولدے کہ مین دل کھول کے بول سکون تو کیا اچھا ہو - کیونکہ عبد کے
لیے ضرور ہے - کہ اپنے مولا سے حجت کرے لیکن میرا مولا تو مجھے اوپر ہے
اور مجھے نیچے ڈال دیا ہے - وہ مجھے دیکھتا ہے مین اوسے نہین دیکھتا وہ میری
باتین سنتا ہے مین اوس کی نہین سنتا وہ میری طرف نہین دیکھتا جو رحم کرے اور نہ
میرے نزدیک آتا ہے - جو مین اوس سے اپنی برات کے لیے گفتگو کرون - اور
اپنی بابت اوس سے مخاصمت کرون -

جب حضرت ایوب نے اس طرح عرض کیا - تو ایک ابر آیا - اور اوس مین سے

آواز آئی - کہ ایوب اللہ تعالیٰ تیرے پاس آیا ہے اور ہمیشہ سے تیرے پاس تھا
اُٹھہ اور اپنی حجت بیان کر - اور اپنی برأت کی دلیل پیش کر - اور آگر سامنے جبار کی طرح
کھڑا ہو - کیونکہ مجھسے مخاصمت کوئی شخص جبار کے سوا نہین کر سکتا - تو شیر کے منھہ مین
ناتھہ اور اژدہے کے منہ مین لگام دیتا ہے - اور نور کو پیمانہ سے ناپتا اور ہوا کو ترازو
مین تولتا اور دہوپ کو تہیلے مین بند کرتا اور گذری ہوئی کل کو لوٹاتا ہے - تیرے نفس
نے تجھے آرزو دلائی ہے - کہ جس تک تو اپنے سے نہین پہنچ سکتا - تیرا ارادہ ہی
کہ ایسے ضعف مین ہوکر تو مجھہ سے مکابرہ کرے - اور ایسے ہکلانے پر مجھہ سے
مخاصمت سے پیش آئے - اور ایسے گونگے پن سے مجھسے حجت کرے - تو اوس
وقت کہان تھا - جب مین نے زمین کو پیدا کیا تھا تو جانتا ہی کہ مین نے اوسی کتنا بڑا بنایا ہی - اور تو اوس
وقت کہان تہا - کہ جب مینے آسمان کو معلق بنایا جسکو اُٹھانے کیلئے کوئی ستون نہین کیا تیری اتنی بڑی عقل ہے
کہ تو اوسکے نور کو جاری رکھے یا اوس کے ستارون کو چلائے - یا تیرے حکم سے
رات اور دن ہوا کرین - اور اسیطرح اور بھی اللہ تعالیٰ کی مصنوعات کا ذکر کیا -
حضرت ایوب نے کہا - مین نے بڑا قصور کیا - کیا اچھا ہو جو زمین پھٹ جاے اور مین
اوس مین سما جاؤن اور کوئی بات ایسی نہ کہون جس سے تو مجھہ سے ناراض ہو - مجھپر
بلائین آکر نازل ہوگئی ہین - مین جانتا ہون جو جو تو نے بیان کیا یہ سب تیرے کام ہین
اور تیری ہی حکمت کی تدبیر سے ہوئے ہین - تیرے سامنے کوئی زبردست نہین -
کوئی چھپی بات تجھہ سے مخفی نہین - دلون کے حال سب تو جانتا ہے - تو وہ باتین
میری مصیبت کی جانتا ہے جو مین نہین جانتا تھا - مین پہلے تیری سطوت کا حال
کانون سے سنا کرتا تھا - لیکن اب اِس وقت آنکھون سے دیکھہ رہا ہون - جو کچھہ مین نے

کھا دہ تو کہا ہے مجھے معاف کر۔ اب مین کچھہ نہین کہتا مجھہ پر رحم کر۔ مین نے اپنے منہ پر ہاتھ
رکھہ لیا۔ اور زبان بند کر لی۔ اور مُنہ پر مٹی ڈال لی ہے ایسی بات مین کبھی نہین کرون گا
جس سے تو ناراض ہو۔ اور پھر دعا کی۔

اللہ تعالی نے فرمایا۔ ایوب تیری نسبت میرا حکم نافذ ہو گیا اور میری رحمت میرے
غصہ سے آگے بڑہ گئی مینے تجھے معاف کر دیا۔ اور تیرے گھر والے اور تیرا مال اور
اتنا ہی اور بھی تجھے پھر واپس دیا۔ تاکہ تیرے بعد مین جو لوگ ہون اون کے لیے یہ
ایک نشانی رہے۔ اور اہل بلا کے لیے عبرت اور صابرین کے لیے تسلی ہو فَارْكُضْ
بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ (تو زمین مین اپنا پاؤن مار۔ جب اونہون
نے پاؤن مارا تو ایک چشمہ نکلا۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے نہانے اور پینے کے لیے
یہ ٹھنڈا پانی ہے۔) اور اوس سے تو اچھا ہو جاے گا۔ اور اپنے اصحاب کی طرف سے
قربانی چڑہا۔ اور اون کے لیے استغفار کر۔ اونہون نے تیرے لیے میرا عصیان
کیا ہے۔ جب اونہون نے زمین مین پاؤن مارا تو پانی کا ایک چشمہ نکلا۔ اور وہ اوس
مین نہاے۔ جس سے اون کی بلا دور کر دی۔ پھر وہ وہان سے نکلکر باہر بیٹھے۔ اور اونکی
بی بی آئی اور اونکا حال پوچھا۔ کہ وہ کہان ہین۔ حضرت ایوب نے کہا کہ تو اونہین جانتی ہے
کہا ہان کیون نہین جانتی۔ اس پر وہ ہنس پڑے۔ اون کے ہنسنے سے اوس نے
اونہین پہچان لیا پھر وہ اونہین چمٹ گئی۔ اور اوس وقت تک وہ بغلگیر رہی۔ جبتک
کہ اون کا کل مال اور اولاد اونکے سامنے سے نہ گزر گئے۔

۱۷۷ حضرت ایوب کی وفات اور حضرت ذوالکفل اور شعیب نبی۔

چونکہ بعض لوگون نے حضرت ایوب کے
قصہ کو حضرت یوسف کے قصہ سے پہلے

بیان کیا ہے اس واسطے مین نے اوسسے پہلے لکھا ہے۔ حضرت ایوب حضرت
یعقوب کے عہد مین ایک نبی تہے۔ کہتے ہین۔ کہ ایوب کی عمر ۹۳ برس کی ہوئی تھی۔ اور
اونہون نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹے حوصل کو وصی کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ
نے اون کے بعد اون کے بیٹے بشر بن ایوب کو نبی کیا تھا۔ اور اون کا نام ذوالکفل
رکھا تھا۔ یہ شام مین رہا کرتے تہے۔ اور اوسی جگہہ اونہون نے دفات پائی تہی۔ اور
اون کی عمر ۷۵ برس کی ہوئی تھی۔ اونہون نے بہی اپنے بیٹے عیدان کو وصی کیا تھا
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد حضرت شعیب بن صفیون بن عنقا بن نابت بن
مدین بن ابراہیم علیہ السلام کو نبی کیا تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

۱۷۸ حضرت یعقوب اور اون کی بہن کی محبت حضرت یوسف سے اور حضرت یوسف پر چوری کا الزام

کہتے ہین۔ کہ جب حضرت اسحٰق نے وفات پائی تو ایکسو ساٹھ برس کے تہے۔ اور اون کی
قبر اون کے باپ حضرت ابراہیم کے پاس مزرعہ حبیرون مین ہے۔ اور قبر اون کی دو بیٹون
یعقوب اور عیص نے بنائی تھی۔ اور حضرت یعقوب کی عمر ۱۴۷ برس کی ہوئی تہی۔ اور
اون کے بیٹے یوسف اور اون کی مان کے حصہ مین نصف حسن دنیا بھر کا دیا گیا تھا
حضرت یعقوب نے اونہین اپنی بہن حضرت اسحق کی بیٹی کے سپرد کر دیا تہا۔ وہ اون کی
پرورش کرتی تھی اور اس لیے اوسے حضرت یوسف سے بڑی محبت ہو گئی تھی اور حضرت یعقوب کو بھی اون سے
کمال محبت تھی پھر حضرت یعقوب نے اوس سے کہا۔ بہن یوسف کو مجھے دیدے۔ واللہ مین اوسے ایک گھڑی بھی اپنی سے جدا نہین رکھہ
سکتا۔ اوس نے بہی کہا کہ مین بھی اوسے ایک گھڑی بھر جدا نہین کر سکتی۔ اسپر حضرت یعقوب نے اون کے

لینے پر اصرار کیا۔ اوس نے کہا۔ کہ اچھا تو چند روز کے واسطے میرے پاس تسلی کے لیئے رہنے دے۔

پھر اوس نے حضرت اسحق کی پیٹی لی۔ یہ پٹی اوسکے پاس رہا کرتی تھی۔ کیونکہ وہ اون کی اولاد مین سب سے بڑی تھی۔ پھر وہ پٹی اوس نے حضرت یوسف کی کمر مین باندہ دی۔ اور پھر مشہور کیا کہ وہ پٹی کہو گئی۔ دیکھو اوسے کون لے گیا۔ اور ڈہونڈہنے لگی۔ اور بولی کہ گھر والون کی تلاشی لو۔ جب تلاشی لی۔ تو اوسے حضرت یوسف کے پاس پایا۔ اوس زمانہ مین دستور تھا۔ کہ جس کا مال چوری جاتا وہ چور کو پکڑ لیا کرتا تھا۔ اور اوس کا کوئی معاوضہ نہین کرتا تھا۔ اس لیے اوس نے حضرت یوسف کو پکڑ لیا۔ اور جبتک زندہ رہی اپنے پاس رکھا۔ اوس کے مرنے کے بعد حضرت یعقوب نے اپنے بیٹے کو لے لیا اس واسطے حضرت یوسف کے بہائیون نے کہا تھا کہ اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (اگر بنیامین نے چوری کی تو کوئی تعجب نہین ہے اوس کے بہائی نے بہی پہلے چوری کی تھی) اس کے سوا اون کے چوری کرنے کی نسبت اور بہی لوگون نے باتین کہی ہین۔

۱۷۹ حضرت یوسف کا خواب دیکھنا اور بہائیون کا اون سے حسد کرنا

جب حضرت یوسف کے بھائیون نے اپنے باپ کی محبت حضرت یوسف پر دیکھی۔ اور دیکھا۔ کہ حضرت یعقوب اونہین کی طرف متوجہ رہتے ہین۔ تو بہائیون کو یہ امر نہایت گران گزرا اور حضرت یوسف سے اونہین حسد پیدا ہو گیا۔

پھر حضرت یوسف نے ایک خواب دیکھا۔ کہ گیارہ ستارہ اور شمس و قمر اونہین سجدہ کرتے ہین۔ پہر اس خواب کو اونہون نے اپنے باپ سے بیان کیا۔ اس وقت

اون کی عمر بارہ برس کی تھی باپ نے اون سے کہا۔ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاكَ عَلٰۤی اِخۡوَتِكَ فَیَكِیۡدُوۡا لَكَ كَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ؕ (بیٹے اپنے اس خواب کا حال اپنے بہائیون سے نہ کہنا اگر اونہون نے سن پایا تو تیرے کسی بلا مین پہانسنے کے لیے مکر جکر بنائینگے۔ شیطان آدمی کا کہلم کہلا دشمن ہے۔ وہ اونہین ضرور بہکائیگا) پھر حضرت یعقوب نے اون کے خواب کی تعبیر اونہین بتائی اور کہا كَذٰلِكَ یَجۡتَبِیۡكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ۔ (جیسا تو نے خواب مین دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا تیرا پروردگار تجکو برگزیدہ کرےگا اور تجکو خواب کی تعبیر سکہا دیگا)

۱۸۰ حضرت یوسف کے بہائیون کا خواب سنکر اون کے نکال دینے کا مشورہ کرنا — جب یہ بات حضرت یوسف نے اپنے باپ سے کہی تو حضرت یعقوب کی بی بی نے اوسے سن پایا۔ حضرت یعقوب نے اوس سے کہا۔ کہ جو بات یوسف نے کہی ہے وہ تو اپنے بچون سے نہ کہنا۔ اوس نے کہا اچھا۔ لیکن جب حضرت یعقوب کے بیٹے چرا گاہ سے آئے تو اون سے خواب کا حال کہدیا۔ اس سے اونہین اور بھی حسد اور رنج ہو گیا۔ اور کہا کہ شمس سے یوسف کی مراد بجز ہمارے باپ کے اور قمر سے بجز تیرے اور اور ستارون سے بجز ہمارے اور کچہ نہین ہے۔ ابن راحیل چاہتا ہے کہ ہمارا مالک بنے اور وہ اپنے آپ کو ہماری طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ مین تمہارا سردار ہون پھر اونہون نے آپس مین مشورہ کیا۔ کہ کسی طرح اونہین باپ سے جدا کردین۔ اور کہا۔ لَیُوۡسُفُ وَاَخُوۡهُ اَحَبُّ اِلٰۤی اَبِیۡنَا مِنَّا وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِۣ ۚ (کہ باوجودیکہ ہم حقیقی بہائیون کی بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اوس کا حقیقی بھائی ابن یامین ہمارے باپ کو ہمارے بہ نسبت بہت ہی پیارے ہین کچہ شک نہین کہ والد صاحب

صریح غلطی مین ہین) اور اون دونو کو ہم پر تفوق دیتے ہین۔ علانیہ خطا کرتے ہین اُقْتُلُوا یُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا یَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صَالِحِینَ (یوسف کو مار ڈالو یا کہین جا کر اوسے پھینک آؤ۔ پھر والد صاحب کا رخ صرف تمہارے ہی طرف رہیگا۔ اور اس کے بعد تم لوگ صالح ہو جانا۔ یعنی توبہ کر لینا یا اس کے بعد تمہارے سب کام درست ہو جاینگے) یہ بات سنکر قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ (ایک نے اون مین سے (جو سب سے افضل اور عاقل تھا یعنی یہودا نے) کہا کہ لَا تَقْتُلُوا یُوسُفَ (یوسف کو قتل مت کرو) قتل بڑا ہی سخت کام ہے۔ وَاَلْقُوهُ فِی غَیَابَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ (اور اگر تمہین ایسا ہی کرنا ہے تو اوسے کسی اندہے کنوے مین ڈالدو۔ کوئی راہ چلتا اوسے نکال لیگا) اور اس بات پر کہ وہ اوسے قتل نہ کرین اون سے عہد و پیمان لیا۔ پھر اس کے بعد اونہون نے ارادہ کیا۔ کہ حضرت یعقوب کے پاس جائین۔ اور حضرت یوسف کے اپنے ساتھ جنگل کو لیجانے کی اون سے درخواست کرین۔

۱۸۱ حضرت یعقوب کا حضرت یوسف کے بہائیونکی درخواست پر اونہین اونکے ساتھ جنگل کو بہیجنا

چنانچہ وہ حضرت یعقوب کے پاس آئے اور سامنے کھڑے ہوئے اسیطرح جب کچھ حاجت ہوتی تھی تو وہ کھڑے ہوا کرتے تھے جب حضرت یعقوب نے اونہین دیکھا تو پوچھا کیا ہے۔ قَالُوا یَا اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُونَ (بولے کہ باواجان یہ کیا بات ہے۔ کہ آپ یوسف کی نسبت ہمارا اعتبار نہین کرتے ہم تو اوسکے خیر خواہ ہین۔) جبتک ہم تیرے پاس اوسے نہ لائین گے برابر حفاظت کرتے رہین گے اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ (اوسے کل ہمارے ساتھ بھیجدے کہ (جنگل کی پھل پہلاری) کہائے اور وہان کھیلے کودے۔ اور ہم اوسکی حفاظت کے ذمہ دار ہین)

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ

(حضرت یعقوب نے کہا۔ کہ اوسے تمہارا لیجانا تو بجھے بڑا شاق گزرتا ہے۔ اور مجھے اس کا بہی خوف ہے۔ کہ کہین تم اوس سے غافل ہوجاؤ اور تمہین معلوم بہی نہوا اور اوسے کوئی بہیڑیا کہاجائے۔) یہ بات حضرت یعقوب نے اون سے اس لیے کہی تہی۔ کہ اونہون نے ایک خواب دیکھا تہا۔ کہ حضرت یوسف ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہین۔ اور دس بہیڑیے اون پر حملہ کر کے اونہین قتل کرنا چاہتے ہین۔ اسی مین اون مین سے ایک بہیڑیا اونہین بچانے لگا۔ اور پہر زمین شق ہوگئی۔ اور حضرت اوس مین چلے گیے۔ اور پہر تین دن کے بعد اوس سے نکل آئے" اسی سے اونہین خوف ہوا تہا۔ کہ کہین اونہین کوئی بہیڑیا نہ کہا لے۔ اس پر حضرت یعقوب کے بیٹون نے کہا۔ کہ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۔ (ہم تو اتنے آدمی ہین اگر اوسے ہمارے ہوتے ہوئے بہیڑیا کہا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی ٹہیرے۔) جب حضرت یعقوب نے اونکی یہ باتین سنین تو اونہین اون کی طرف سے اطمینان ہوگیا۔ اور حضرت یوسف نے بہی کہا باواجان مجھے اون کے ساتھ بہیجدیجیے۔ حضرت یعقوب نے کہا کیا تم بہی جانا چاہتے ہو۔ کہا ہان۔ اس لیے حضرت یعقوب نے اونہین جانے کی اجازت دیدی۔ اور اونہون نے کپڑے پہنے۔ اور اون کے ساتھ چلدیے۔

۱۸۲ حضرت یوسف کے بہائیونکا اونہین مارنا پیٹنا اور کنوے مین ڈالنا۔

اس وقت تو حضرت یوسف کے بہائیون نے اون کی بڑی عزت کی۔ مگر جب جنگل مین پہنچ گیے تو اون سے عداوت کرنے اور مارنے لگے جب ایک اون مین سے اونہین مارتا تو وہ دوسرے سے فریاد کرتے۔ مگر وہ بہی اونہین مارتا تہا۔ اس سے اونہین

معلوم ہوگیا کہ کوئی بھی اون پر رحم نہین کرتا ہے - پھر اونہون نے اون کو اتنا مارا کہ گویا
قتل ہی کیے دیتے ہین - اس سے وہ چلائے کہ با واجان یعقوب دیکھو یہ باندی بچے
تمہارے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہے ہین -

جب یہ نوبت پہنچ گئی - کہ وہ اونہین مار ہی ڈالین - تو یہودا نے اون سے کہا - کہ تم نے
تو مجھ سے عہد کیا تہا کہ اوسے قتل نہ کرینگے - اس لیے وہ اونہین کنوے کی طرف
لائے - اور مشکین باندہین - اور کرتا اوتار لیا - اور اوس مین اونہین ڈال دیا - حضرت
یوسف نے کہا بہائیو میرا کرتا تو مجھے دیدو - کہ کنوے مین مین اوس سے اپنا بدن
ڈہکون - کہا - تو شمس وقمر اور گیارہ ستارون کو بلا - کہ وہ تیری موانست کرین - حضرت
یوسف نے کہا مین نے تو کچھہ نہین دیکھا تھا پہر اونہین کنوے مین لٹکایا - اور جب
وہ نصف کنوے تک پہنچ گیے تو اون کے مار ڈالنے کی نیت سے اونہین چہوڑ
دیا - لیکن اس کنوے مین پانی تھا - وہ پانی مین گرے - اور نکل کر وہین ایک پتھر پر
جان بچائی اور وہین کھڑے رہے - پہر بہائیون نے اونہین پکارا - کہ وہ مر گیے
یا ابہی زندہ ہین - حضرت یوسف نے سمجہا کہ بہائیون کو کچہہ رحم آگیا اس واسطے اونہون
نے جواب دیا - جب اونہون نے جانا کہ حضرت یوسف زندہ ہین تو چاہا کہ اون پر پتھر
مارین - مگر یہودا نے منع کیا - پہر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف پر وحی بہیجی لَتُنَبِّئَنَّهُم
بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ط (کہ اس بات سے کچہہ تنگدل نہ ہو - ایک دن
ایسا آئے گا کہ تم اِن کو انکی اس بدسلوکی سے متنبہ کروگے - اور وہ نہ جانینگے) کہ تم پر وحی
آتی ہے - یا بعضون کے قول کے بموجب یہ نجانینگے کہ تم ہی یوسف ہو - یہ کنوا
(جس مین حضرت یوسف کو اونہون نے ڈال دیا تھا) بیت المقدس کی سرزمین

مین مشہور و معروف ہے۔

۱۸۳ بہائیونکا باپ سے کہنا کہ یوسف کو بہیڑیا کہا گیا وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْهُمْ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ (اور پہر یہ لوگ رات کو روتے ہوئے اپنے باپ پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم تو دوڑین دوڑنے لگے تہے کہ کون آگے نکل جاے اور یوسف کو اسباب پاس چہوڑ گئے تہے اتنے مین بہیڑیا آکر اوسے کہا گیا۔ اون کے باپ نے اون سے کہا (کہ اوسے بہیڑیے نے تو نہین کہایا) بلکہ تم نے اپنے (کو بے جرم ٹہیرانے کے لیے اپنے) دل سے ایک بات بنالی ہے تو خیر صبر ہی اچھا ہے) پہر اون سے کہا۔ کہ مجھے اوس کا کرتا تو دکہاؤ۔ پہر اونہون نے دکہایا (تو معلوم ہوا کہ کرتا خون آلود تو ہے مگر کہین سے پہٹا چرا نہین ہے) تو بولے۔ کہ مین نے ایسا کوئی حلیم بہیڑیا نہین دیکہا جس نے میرے بیٹے کو کہایا ہے۔ اور اوس کا کرتا کہین نہین پہاڑا ہے۔ پہر چلائے اور غش کہا کر گر گیے۔ اور کچھہ دیر تک بیہوش پڑے رہے۔ جب ہوش مین آئے تو بہت روئے۔ اور کرتے کو لیکر چوما اور سونگہا۔

۱۸۴ مالک کا حضرت یوسف کو کنوے سے نکالکر مول لینا اور مصر مین عزیز کے ہاتھہ بیچنا اور وہان کے بادشاہ اور حضرت یوسف کنوے مین تین دن پڑے رہے۔ اور اللہ تعالی نے اون کے پاس ایک فرشتہ بہیجدیا۔ کہ جس نے اون کی مشکین کہولدین۔ پہر وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ (وہان ایک قافلہ (اتفاقاً) آگیا) فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ (اور اونہون نے اپنے وارد کو کنوے پر بہیجا) وارد (یعنی سقہ) وہ ہے جو پانی لایا کرتا ہے فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ (اوس نے (کنوے مین (اپنا) ڈول ڈالا) اوس سے حضرت

یوسف لٹک گیے۔ اور اوس نے اونہین کنوے سے نکال لیا وَقَالَ یَا بُشْرٰی هٰذَا غُلَامٌ (اور کہا اہا یہ تو لڑکا ہے) یعنی خوش ہوجاؤ۔ بعض نے کہا ہے کہ بشریٰ اوس غلام کا نام تھا۔ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً (اور اوس سقہ اور اوسکے اصحاب یعنی قافلہ والون نے حضرت یوسف کو مال تجارت قرار دیکر چہپا رکہا) اونہین یہ خوف ہوا تھا۔ کہ اگر وہ کہین کہ ہم نے اوسے مول لیا ہے تو اون کے رفیق کہین گے کہ ہمین بھی اوس مین شریک کرلو۔ اس لیے اونہون نے کہا۔ کہ پانی والون نے اس لڑکے کو ہمین فروخت کرنے کے لیے (امانتاً) دیا ہے۔

اُدہر یہودا حضرت یوسف کے لیے کہانا لایا۔ لیکن جب اوس نے کنوے مین نہ دیکھا تو ادہر اُدہر نظر کی تو دیکھا کہ وہ اوسی جگہہ قریب مین ایک شخص مالک نام کے پاس ہین۔ اوس نے جاکر یہ حال بہائیون سے کہا۔ اور وہ مالک کے پاس آئے اور کہا۔ کہ یہ غلام ہمارے پاس سے بہاگ کر آیا ہے۔ چونکہ حضرت یوسف رو رہے تھے اونہون نے اس غلام کے کہنے اور بہاگنے کے ذکر کرنے پر بہی اپنا کچہہ حال نہ کہا اور قافلہ والون نے اون کے بہائیون سے اونہین تہوڑے دامون مین مول لے لیا۔ کوئی بیس درہم اور کوئی چالیس درہم اون کی قیمت کی مقدار بتاتے ہین۔ اور اونہین پہر وہ مصر کو لے گیے۔ پہر مالک نے اونہین کپڑے پہنائے۔ اور فروخت کے لیے بازار مین لیگیا۔ وہان اونہین قطفیر یا اطفیر نے مول لے لیا۔ جسے عزیز کہتے تھے۔ اور وہ مصر کے خزانون پر مقرر تھا۔ اور بادشاہ اوس زمانہ مین ریان بن الولید تھا جو عمالقہ قوم سے تہا کہتے ہین یہ بادشاہ مرنے سے پہلے حضرت یوسف پر ایمان لے آیا تھا۔ اور حضرت یوسف کی زندگی ہی مین مرگیا تہا۔ اور اوس کے بعد قابوس بن مُصعب

بادشاہ ہو گیا تھا - اوسے حضرت یوسف نے مسلمان ہونے کو کہا - مگر وہ ایمان نہ لایا -

۱۸۵ راعیل کا حضرت یوسف کو اپنی طرف پھسلانا پھر جب حضرت یوسف کو اوس نے خرید لیا تو وہ اونہیں اپنے گھر لایا اور اپنی عورت سے جس کا نام راعیل تھا کہا - اَکْرِمِیْ مَثْوٰاہُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَہٗ وَلَدًا (اوسے اچھی طرح سے رکھہ) جب وہ ان باتون کو جن کی ہم تجسس مین ہین جان جاے گا تو دکیا تعجب ہے کہ ہمارے کام آئے یا شاید اوسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لین -) یہ عزیز عورتون کے کام کا نہ تھا - اوس کی عورت خوبصورت تھی اور دنیا دولت کے ناز نعمت مین پلی تھی -

پھر جب حضرت یوسف تیتیس برس کے ہوگے تو اللہ تعالیٰ نے اونہین نبوت سے قبل ہی علم و حکمت عطا فرمایا -

اور راعیل نے حضرت یوسف سے اپنا ناجائز مطلب حاصل کرنا چاہا - اور اپنے آپ اندر مکان مین گئی اور اونہین بھی اندر لے گئی اور دروازہ بند کر لیے اور ناجائز کام کرنے کے لیے اون سے کہا قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (حضرت یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ میرا رب ہے) یعنی تیرا شوہر میرا آقا ہے اوس نے مجکو اچھی طرح سے رکھا ہے دمین اوس کی امانت مین خیانت نہین کر سکتا) کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے اور (ظالمون کو کبھی فلاح نہین ہوتی) اور وہ حضرت یوسف کی خوبیان بیان کرتی اور اونہین اپنا شوق دلاتی تھی - چنانچہ وہ بولی - یوسف تیرے بال کیسے اچھے ہین - کہا یہی سب سے اول میرے جسم سے گر پڑینگے پھر بولی - کہ یوسف تیری آنکھین کیسی خوبصورت ہین - کہا یہی سب سے اول میرے جسم سے بہہ جائینگی - پھر بولی - کہ تیرا منہ کیسا حسین ہے - کہا وہ مٹی مین مل جائے گا -

پھر جب کچھہ دیر تک یہ باتین ہوتی رہین - تو ھَمَّتْ بِہٖ وَھَمَّ بِھَا (وہ عورت بدکاری کے لیے

تیار ہوگئی) اور وہ بھی تیار ہو گئے - کہ اوسے ماریں - مگر علامہ ابن الاثیر کہتے ہیں اور اونھوں نے چاہا کہ اپنا پائیجامہ کھولیں - اس نیت کا کرنا ہی تھا کہ اون کے سامنے حضرت یعقوب کی صورت آگئی - کہ وہ انگشت بدندان ہیں اور کہتے ہیں - کہ یوسف یہ تو کیا حرکت کرتا ہے جبتک تو یہ حرکت نہ کرے گا تب تک تیری مثل اس پرندہ کی سی ہے کہ جو آسمان میں اوڑتا ہو جسے کوئی نہیں پکڑ سکتا - لیکن اگر تو نے یہ حرکت کرلی - تو تیری ایسی مثل ہوجائے گی کہ وہ پرندہ مرجائے اور زمین پر گر پڑے - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں - کہ حضرت یوسف اوس عورت کی ٹانگوں میں بیٹھ بھی گئے تھے اوس وقت اونھوں نے دیوار پر لکھا دیکھا - لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا (اور زنا کے پاس ہی ہوکر نہ پھٹکنا - وہ بڑی بے حیائی کا کام اور بہت ہی برا چلن ہے)

۱۸۶ راعیل کا حضرت یوسف کی بھاگنے پر کرتے کا پھاڑنا اور عزیز کے روبرو اوس کا جرم ثابت ہونا -

اور جب حضرت یوسف نے اپنے رب کی طرف سے یہ برہان بھیجی ہوئی دیکھی - اور اوس سے متنبہ ہوئے تو دروازہ کے ارادہ سے بھاگے - مگر راعیل نے دوڑ کر اونہیں دروازہ سے نکلنے سے پیشتر جالیا - اور پیچھے سے کرتہ پکڑ کر ایسا کھینچا کہ وہ پھٹ گیا وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ (اتفاقاً وہاں اوس کا شوہر بھی دروازہ کے پاس ہی تھا) اور اوس کے ساتھ راعیل کا چچیرا بھائی بھی تھا - جب اوس نے یہ معاملہ دیکھا - تو راعیل نے پیش بندی کے طور پر اپنے شوہر سے کہا - کہ مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ (جو شخص تیری بی بی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے تو اوس کی سزا یہی ہے کہ قید کردیا جائے) حضرت یوسف نے کہا هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ (یہ عورت ہی مجھے پھسلاتی تھی) میں اوس کے پاس سے بھاگا - مگر اوس نے مجھے پکڑ لیا - اور میرا کرتا پھاڑ دیا راعیل کے چچیرے بھائی نے کہا -

کہ ان دونون کی سچ جھوٹ کی شہادت کرتے سے معلوم ہوسکتی ہے اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَاِنْ کَانَ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ ٥ (اگر اوس کا کرتا آگے سے پھٹا ہو تو عورت سچی ہے۔ اور اگر پیچھے سے پھٹا ہو تو عورت جھوٹی ہے) پھر کرتا پیش کیا گیا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ پیچھے سے پھٹا ہے قَالَ اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِکُنَّ اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ (تو عزیز نے اپنی بی بی سے کہا۔ کہ یہ تم عورتون کے چرتر ہین۔ کچھ شک نہین کہ تمھارے چرتر بڑے غضب کے ہوتے ہین) بعض کہتے ہین۔ کہ اس معاملہ کا شاہد ایک بچہ تھا جو جھولے مین پڑا تھا۔ ابن عباس نے کہا ہے کہ چار ایسے ننھے بچون نے باتین کی ہین جو جھولے مین جھولنے کی عمر کے تھے۔ ایک اون مین سے فرعون کی بی بی کی دائی کا بیٹا ہے دوسرا حضرت یوسف کا شاہد ہے۔ تیسرا جریج کا ساتھی اور چوتھے حضرت عیسی ابن مریم ہین پھر راعیل کے شوہر نے کہا یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا (یوسف اس بات کو جانے دو) یعنی اس کا کسی سے ذکر مت کرو۔ پھر اپنی بی بی کی طرف مخاطب ہو کر کہا اِسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکِ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِیْنَ (تو اپنے قصور کی معافی مانگ کیونکہ سر تا سر تیری خطا ہے)

۱۸۷ راعیل کا اپنی بدنامی کی شہرت پر اپنے عذر کا اظہار کرنا

اب یہ معاملہ جو حضرت یوسف اور عزیز کی بی بی کا ہوا۔ یہ شہر مین مشہور ہوا اور عورتین اس کا ذکر و تذکرہ کرنے لگین۔ یہانتک کہ اس شہرت کا حال عزیز کی بی بی کو بھی معلوم ہوا۔ اَرْسَلَتْ اِلَیْھِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَھُنَّ مُتَّکَاً (تو راعیل نے اونھین بلوا بھیجا۔ اور ایک محفل کی اون کے لیے تیاری کی۔ کہ جہان وہ تکیہ لگا کر بیٹھین اور وہان تکیے رکھے اور وہ آئین۔ اور اوس نے اونھین ترنج دئے وَاٰتَتْ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُنَّ سِکِّیْنًا (اور ہر ایک عورت کو اون مین سے ایک ایک چھری دی) کہ ترنجون کو کاٹین۔

اور حضرت یوسف کو اوس مجلس سے الگ بٹھایا۔ وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ (اور اون سے کہا کہ اون کے سامنے باہر آؤ) پھر وہ نکلے۔ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ (پھر جب عورتون نے یوسف کو دیکھا تو اون پر حضرت یوسف کے حسن و جمال کی دہاک بیٹھ گئی) اور حیران و ششدر رہگئین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ (اور پہلون کو کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ) بیخبری مین چھریون سے کاٹ لیے) وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (اور کہنے لگین سبحان اللہ یہ تو بشر نہین بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے) پھر جب اون کی یہ حالت ہو گئی۔ اور اونہون نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور اون کے ہوش جاتے رہے اور جان گئین۔ کہ جو کچھ اونہون نے طعنہ کی باتین راعیل کی نسبت کہی تھین اون مین اونہین کی خطا تھی۔ تو راعیل نے اپنی خطا کا اقرار کیا وَقَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ (اور بولی کہ یہی تو ہے جس کی نسبت کہ تم مجکو ملامت کیا کرتی تھین بیشک مین نے اوسے اپنے مطلب کے لیے پھسلایا تھا مگر وہ بچا رہا)

۱۸۸ حضرت یوسف کا قید ہونا

اور یہ بھی راعیل نے کہا) وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (اور اگر وہ میرا کہنا نہ مانیگا تو ضرور قید کیا جاوے گا اور بیشک بے عزت ہو گا) مگر حضرت یوسف نے معصیت اللہ پر قید خانہ کو پسند کیا۔ فَقَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ (اور کہا کہ پروردگار جس حرکت کی طرف مجھے وہ بلاتے ہین اوس سے تو مجھے قید خانہ ہی پسند ہے۔ اور اگر تو نے مجھے ان کے چرترون سے نہ بچایا۔ تو مین اون کی طرف مائل ہی ہو جاؤن گا) (جب حضرت یوسف نے اللہ تعالی

کی جناب مین یہ دعا کی فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ
(تو پروردگار نے اون کی دعا قبول فرمائی - اور اون سے عورتون کے مکر دفع کر دیے) پھر
جب عزیز نے حضرت یوسف کے پاکدامنی کی نسبت قمیص کی اور منہ کے چھلنے کی
اور لڑکے کی گواہی کی اور عورتون کے اپنے ہاتھہ کاٹ لینے کی نشانیان دیکھین
تو اوس نے چاہا۔ کہ حضرت یوسف کو بالکل چھوڑ دے - لیکن کہتے ہین۔ کہ راعیل
نے اپنے شوہر سے شکایت کی - اور کہا۔ کہ اوس غلام نے لوگون مین سب مجھے
فضیحت کیا ہے۔ اور کہتا پھرتا ہے کہ مین نے اوسے پھسلایا تھا۔ اس لیے
اوس نے حضرت یوسف کو سات سال کے لیے قید کر دیا۔

۱۸۹ حضرت یوسف کا نان بائی اور ساقی کے خوابون کی تعبیر بتانا -

جب حضرت یوسف قید مین گیے۔ تو اون کے ساتھ فرعون مصر کے دو جوان اور بھی قید خانہ
مین داخل ہوئے۔ ایک تو بادشاہ کا کھانا پکانے والا تھا۔ اور دوسرا شراب پلانے
والا کیونکہ ان دونو کی نسبت لوگون نے بیان کیا تھا۔ کہ وہ بادشاہ کو زہر دینا چاہتے ہین۔
جب حضرت یوسف قید خانہ مین پہنچے۔ تو کہا کہ مین خواب کی تعبیر بیان کرنا جانتا ہون۔ ان
دونو نے خوابین دیکھی تھین۔ یہ سنکر اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا۔
چلو اسے آزمائین۔ نان بائی نے کہا کہ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ
خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ (مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ مین اپنے سر پر روٹیان اٹھائے ہوئے
ہون۔ اور پرندے ہین۔ کہ اونمین سے کھا کھا جاتے ہین) اور دوسرے نے کہا کہ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ
اَعْصِرُ خَمْرًا (مین کیا دیکھتا ہون کہ گویا شراب بنانے کے لیے (انگورون کا) عرق نچوڑتا ہون
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا

(حضرت یوسف نے جواب دیا کہ جو کھانا تمکو کھانے کے لیے ملنے والا ہے وہ تم تک آنے بھی نہ پائیگا۔ کہ مین تمکو اوس کے آنے کے پہلے ہی اس کی تعبیر بتادونگا) حضرت یوسف نے یہ پسند نہ کیا۔ کہ جو سوال اونہون نے کیا ہے۔ اوس کی تعبیر اونہین بتادین اور اور باتین کرنے لگے۔ اور بولے۔ کہ۔ یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (اے میرے دونو قیدخانہ کے رفیقو کیا یہ جدا جدا معبود اچھے ہین۔ یا وہ اللہ اچھا ہے جو اکیلا اور زبردست ہے) اس نان بائی کا نام مجلت اور دوسرے کا نام نبو تھا۔ مگران دونو نے اونہین نہ چھوڑا۔ بلکہ اپنے خوابون کی تعبیر پوچھکر ہی رہے۔ حضرت یوسف نے آخر اون سے کہا۔ کہ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِ (تم مین سے ایک شخص (جس نے شراب بنانا دیکھا ہے) وہ تو اپنے رب کو (یعنی اپنے بادشاہ اور آقا کو) شراب پلائیگا اور بدستور اوس کا ساقی بنا رہیگا) لیکن دوسرا (جس نے سر پر روٹیان رکھی دیکھی ہین) اوسے سولی دیجائیگی اور پرند اوس کا سر نوچ نوچ کر کھا ئینگے) جب حضرت یوسف نے یہ تعبیر اون سے بیان کردی۔ تو بولے کہ ہم نے تو کچھہ بھی خواب نہ دیکھا تھا۔ کہا قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ (جس بات کو تم نے پوچھا تھا اور مین نے اوس کا جواب دیا وہ اسی طرح خدا کے یہان ہو چکا ہے ٹلنے والا نہین)

۱۹۰ بادشاہ مصر کا خواب دیکھنا اور ساقی کے آنے پر حضرت یوسف کا اوسکی تعبیر بیان کرنا کہ قحط پڑیگا

پھر حضرت یوسف نے نبو سے قَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ (جس کی نسبت اونہون نے سمجھا تھا کہ وہ بچ جائیگا کہا۔ کہ اپنے آقا (یعنی بادشاہ) کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا اور اوس سے کہنا کہ مین ناحق قید ہون) فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ (سو شیطان نے

اس کو اپنے آقا سے اس کا تذکرہ کرنا بہلا دیا) کیونکہ حضرت یوسف شیطان کے سبب سے
غفلت مین پڑ گئے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف پر وحی بہیجی اور
فرمایا یوسف تو نے میرے سوا دوسرے کو اپنا حامی بنایا۔ مین تیری قید کی
مدت بڑہا دون گا فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ٥ (اسی لیے وہ قید مین
چند سال) یعنی سات سال (رہے)
پہر بادشاہ نے جس کا نام ریان بن الولید بن الہروان بن اراشہ بن فاران بن عمرو بن عملاق
بن لاوذ بن سام بن نوح تھا ایک بڑا ہیبت ناک خواب دیکھا۔ اوس نے دیکھا۔ سَبْعَ
بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ
(کہ سات موٹی گائین ہین کہ اونہین سات دبلی کہائی جاتی ہین اور ایسے ہی سات بالیان ہین سبز
اور تر و تازہ اور سات خشک ہین) اس لیے اوس نے ساحرون اور کاہنون اور شگونیون
کو جمع کیا۔ اور اون سے اس خواب کو بیان کیا۔ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ
بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ (تو اونہون نے کہا کہ یہ پریشان خیالات ہین اور ہم
ایسے خیالات کی تعبیر نہین جانتے) وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ
أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ٥ (اور اوس شخص نے جو اون دو شخصون مین سے
رہائی پا گیا تہا۔ اور اب اوسے ایک مدت بعد حضرت یوسف کا قصہ یاد آیا تھا کہا کہ مین تمہین اسکی
تعبیر بتا دون گا مجہے (ذرا قید خانہ تک) جانے دو) پہر جب اوسے حضرت یوسف کے
پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ تو اوس نے جا کر خواب کا حال اون سے بیان کیا
قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۝ حضرت یوسف نے کہا کہ (خواب کی تعبیر یہ ہے) کہ تم لوگ بدستور سات برس تک کہیتی کرتے رہوگے۔ اوس وقت جو فصل تم کاٹو اوسے بالون ہی مین رہنے دینا صرف تہوڑا سا کہانے کے لئے نکال لینا۔ پہر اون کے بعد سات برس سخت (قحط کے) آئین گے۔ کہ جو کچہہ تم نے جمع کر رکہا ہوگا وہ سب کہا جائین گے مگر ہان قدرے قلیل جو تم (بیج کے لیے) بچا رکہوگے۔ پہر اون کے بعد ایک ایسا سال آئیگا۔ کہ جس مین لوگون کی دعا سُن لی جائیگی یعنی خوب سمان ہوگا اور اوسمین (کہیتی) کے علاوہ انگور بہی خوب پہلینگے) اور لوگ (شراب بنانے کے لئے اون کا عرق) نچوڑین گے) کیونکہ موٹی تازی گائین سمی کے برس ہین اور دبلی سوکہی گائین قحط کے سال ہین۔ اور ایسے ہی سبز اور خشک بالون کا حال ہے۔

۱۹۱ حضرت یوسف کی پاکدامنی کا ثبوت اور بادشاہ کا اونہین قید خانہ سے بُلا کر وزارت خزانہ کے عہدہ پر مقرر کرنا

پہر نبو بادشاہ کے پاس لوٹ گیا۔ اور اوس سے تعبیر بیان کردی بادشاہ کو یقین ہوگیا۔ کہ یوسف کی بات سچی ہوگی وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ۝ (تو اوس نے کہا کہ یوسف کو یہان لاؤ۔ جب قاصد اون کے پاس آیا اور اون سے بادشاہ پاس چلنے کو کہا) تو اونہون نے کہا۔ کہ تو اپنے سرکار کے پاس لوٹ جا۔ اور اوس سے دریافت کر۔ کہ آپکو اون عورتون کا حال بہی معلوم ہے جنہون نے مجھکو دیکہکر اپنے ہاتھ کاٹ لیے تہے (آیا مین اون کے درپے تہا یا وہ میرے درپے تہین) جب چوبدار حضرت یوسف کے پاس سے لوٹ گیا تو بادشاہ نے اون عورتون سے اس کی کیفیت

دریافت کی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْٓءٍ (وہ بولین کہ حاشاللہ
ہم نے تو یوسف مین کسی طرح کی برائی نہین دیکھی) لیکن عزیز کی بی بی نے ہم سے ذکر کیا تھا
کہ اوس نے یوسف کو پھسلایا تھا - اس پر عزیز کی بی بی ذلیخا کہا اَنَا رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ
(مین نے اوسے اپنے واسطے پھسلایا تہا) حضرت یوسف نے چوبدار سے کہا کہ مین نے
اس واسطے تجھے واپس کر دیا تھا - کہ سرکار کو معلوم ہوجائے کہ مین نے اون کے
پیچھے کوئی خیانت نہین کی ہے - یہ سنکر حضرت جبرئیل نے کہا - کہ اوس وقت تو نے
خیانت نہین کی تھی جبکہ تو نے اوسکی عورت کا قصد کیا تہا - حضرت یوسف نے کہا -
وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ (یون تو مین بھی بندہ بشر ہون اپنی
نسبت نہین کہتا کہ مین پاک صاف ہون کیونکہ نفس تو آدمی کو بدی کے لیے اُبھارا ہی کرتا ہے)
پھر جب بادشاہ پر حضرت یوسف کی پاکدامنی اور امانت ظاہر ہوگئی قَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِہٖٓ
اَسْتَخْلِصْہُ لِنَفْسِیْ ۝ (تو بادشاہ نے حکم دیا - کہ یوسف کو میرے پاس لاکر حاضر کرو -
مین اوسے اپنا خاص معتمد بناؤن گا) جب چوبدار حضرت یوسف کے پاس آیا - تو اوس کے
ساتھ چلے - اور قید خانہ والون کو دعا دی - اور اوسکے دروازہ پر لکھا - کہ یہ زندون کی
گور اور غمگینون کا گہر اور دوستون کی آزمایش کا اور دشمنون کی شماتت کا مقام ہے پھر
نہائے دہوئے اور کپڑے بدلے - اور بادشاہ کے پاس چلے اور اوس کے
پاس پہونچے قَالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ ۝ (پھر جب اوس نے حضرت
یوسف سے بات چیت کی - تو کہا آج سے تم ہماری سرکار مین بڑے باوقار اور صاحب اعتبار
ہو -) اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (حضرت یوسف نے عرض کیا - کہ اگر سرکار نے میری
ایسی قدردانی فرمائی ہے) تو مجھے ملکی خزانون پر (یعنی مالگذاری پر) مقرر فرما دیجئے) یہ درخواست

جب حضرت یوسف نے خود کی تو اللہ تعالیٰ نے اوسے پسند نہ کیا۔ اسی وجہ سے
اوس نے ایک برس بعد اونہین اس کام پر مقرر کیا۔ اور اگر وہ یہ نہ کہتے کہ مجھے ملکی خزانون پر
مقرر فرما دیجئے تو وہ اونہین اوسی وقت مقرر کر دیتا۔ پھر اوس نے اپنے تمام خزانے
ایک برس بعد اونہین سپرد کر دئے۔ اور وزارت کا عہدہ اونہین دیدیا۔ اور اونکا حکم
نافذ کر دیا۔ اور قطفیر کا کام اون کے حوالہ فرما دیا۔ جو اون کا آقا تھا اور اب انہین
ایام مین مرچکا تھا۔ بعض یہ بھی کہتے ہین کہ فرعون نے اوسے معزول کر دیا تھا
اور حضرت یوسف کو اس کا کام دیدیا تھا۔ مگر اول ہی بات صحیح ہے۔ کیونکہ حضرت یوسف
نے اوس کی بی بی سے بھی نکاح کر لیا تھا جیسا کہ ہم ابھی ذکر کرتے ہین۔

۱۹۲ ریان کا حضرت یوسف پر ایمان لانا اور حضرت یوسف کا نکاح راعیل سے

جب حضرت یوسف مصر کے کام پر مقرر ہو گئے
تو اونہون نے ریان بادشاہ سے ایمان لانے
کو کہا۔ اور وہ ایمان لے آیا۔ پھر جب وہ مر گیا۔ تو اوس کے بعد قابوس بن مصعب بن
معاویہ بن نمیر بن السلواس بن قاران بن عمرو بن عملاق مصر کا بادشاہ ہوا۔ حضرت یوسف
نے اس سے ایمان لانے کو کہا۔ مگر ایمان نہ لایا اور حضرت یوسف نے اوسی کے
عہد حکومت مین وفات پائی۔

پھر حضرت یوسف کے عامل ہونے پر ریان بادشاہ نے راعیل کے ساتھ جو اون کے
آقا کی بی بی تھی نکاح کرا دیا۔ پھر جب اونہون نے اوس سے مباشرت کی۔ تو راعیل سے
کہا۔ کہ جس بات کو تو پہلے چاہتی تھی اوس سے یہ بہتر نہین ہے کہا پیارے مجھے
ملامت مت کر مین حسین وجمیل عورت تھی اور ناز و نعمت مین پلی تھی۔ اور میرا شوہر عورتون
کے کام کا نہ تھا اور تجھے اللہ تعالیٰ نے بڑا حسین بنایا تھا۔ اس سے میرا نفس مجھ پر

غالب ہو گیا۔

جب حضرت یوسف کا اوس سے نکاح ہوا تو اونہون نے اوسے باکرہ پایا۔ اور اوس سے اون کے افرائیم اور منشا دو بیٹے پیدا ہوئے۔

۱۹۳ قحط سالی مین حضرت یوسف کے بہائیون کا غلہ لینے کو مصر کو جانا اور حضرت یوسف کا اونہین غلہ دیکر بنیامین کے لانیکا وعدہ کرانا

پہر جب حضرت یوسف مصر کے خزائن پر مقرر ہو گیے۔ اور اچہی فصل کے ساتون برس گزر گیے۔ اور حضرت یوسف نے بالیون مین غلہ جمع کر رکہا۔ اور قحط سالی کا زمانہ آیا۔ اور مخلوق پر خشک سالی آئی۔ اور بہوک نے لوگون کو ستایا۔ اور جہان حضرت یعقوب رہتے تہے اس ملک مین بہی مصیبت آکر نازل ہوئی تو اونہون نے اپنے بیٹون کو مصر کی طرف بہیجا اور یوسف کے حقیقی بہائی بنیامین کو اپنے پاس رکہ لیا جب یہ لوگ حضرت یوسف کے پاس گیے تو اونہون نے اپنے بہائیون کو پہچان لیا۔ مگر بہائیون نے اونہین نہ جانا کیونکہ وہ اون سے ایک مدت سے نہ ملے تہے۔ اور اب لباس بہی اون کا وہ نہ تہا۔ شاہانہ لباس پہنے ہوئے تہے۔

جب حضرت یوسف نے اونہین دیکہا۔ تو پوچہا۔ کہ تم کون ہو۔ کہا ہم شام کے رہنے والے ہین۔ اور یہان غلہ کے واسطے آئے ہین۔ حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تم جہوٹے ہو۔ غلہ کے لیے نہین آئے ہو بلکہ تم جاسوس ہو۔ مجہے اپنا ٹہیک ٹہیک حال بتاؤ۔ کہا ہم سب دسون ایک ہی شخص کی اولاد ہین۔ ہمارا باپ صدیق ہے پہلے ہم بارہ[۱۲] تہے۔ ایک بہائی ہمارا ہمارے ساتہ جنگل کو گیا تہا۔ وہان وہ مر گیا اور باپ اوسے ہم مین سب سے زیادہ پیار کرتا تہا۔ حضرت یوسف نے پوچہا۔ تو پہر اب تمہارے باپ کی تسکین کس سے ہوتی ہے۔ کہا ایک اور بہائی ہے جو اوس

بھائی سے چھوٹا ہے۔ حضرت یوسف نے کہا۔ تو اوسے میرے پاس لاؤ۔ مین اوسی
دیکھون کہ تم سچے ہو یا جھوٹے فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا
تَقْرَبُوْنِ ۝ (اگر تم اوسے نہ لاؤگے۔ تو پھر مین تمہین غلہ نہ دونگا۔ اور نہ تم میرے پاس آنا۔
قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ ۝ (بولے کہ ہم اوس کے باپ سے اوسکی درخواست
کرینگے۔) اور ہم ضرور لائینگے حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تو اِس وعدہ کے پورا کرنے کیلئے
اپنے مین سے کسی کو میرے پاس اوٗل مین رکھہ جاؤ۔ وہ میرے پاس اوس وقت
تک رہیگا کہ تم لوٹ کر نہ آؤ۔ پھر اونھون نے قرعہ ڈالا۔ کہ اوٗل مین کون رہے۔ اور
شمعون کا نام نکلنے پر اوسے وہان چھوڑ دیا۔ اور حضرت یوسف نے اون کے غلہ کا
سامان کردیا۔ وَقَالَ لِفِتْیَانِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ
یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ (اور حضرت یوسف نے
نوکرون سے کہا۔ کہ اون کی جمع پونجی بھی اونہین کی بوریون مین رکھدو۔ تاکہ جب یہ لوگ اپنے
اہل وعیال کی طرف لوٹکر جائین تو اپنی پونجی کو پہچانین اور اس سے عجب نہین کہ پھر بھی غلہ لینے کو
آئین۔) کیونکہ حضرت یوسف جانتے تھے کہ وہ امانت والے اور دیانت دار ہین۔ وہ
اس پونجی کو لوٹانے کے لیے آئین گے۔ اور بعض کہتے ہین۔ اس لئے اون کی پونجی
دیدی تھی۔ کہ حضرت یوسف کو یہ اندیشہ ہوا تھا کہ اگر اون کے باپ پاس دوسرے
مرتبہ آکر غلہ لینے کے لیے کچھہ نہ ہوا تو وہ کیونکر آئین گے۔ لیکن جب دیکھین گے کہ پونجی ہے
تو پھر لوٹ آئین گے۔ اور جب حضرت یوسف دیکھتے تھے کہ لوگون کی خراب حالت ہی
تو اون کی بڑی تسلی وتشفی کیا کرتے تھے۔ اور کسی شخص کو ایک اونٹ کے بوجھ سے
غلہ بڑھتی نہین دیتے تھے۔

۹۴ بہائیون کا حضرت یعقوب پاس جاکر بن یامین کے مصر لیجانے کی درخواست کرنا

فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْهِمْ (جب وہ اپنے باپ پاس) اپنے اونٹون کو لیکر دگیے) تو کہا کہ باواجان عزیز مصر نے ہماری ایسی بڑی خاطرداری کی - کہ اگر وہ ہمارا بہائی بھی ہوتا تو اس سے زیادہ نہ کرتا - لیکن اوس نے شمعون کو اُول ہین رکھہ لیا ہے - اور کہا ہے - تم اپنے اوس بہائی کو لاؤ جس کو تمہارے گم شدہ بہائی کے بعد باپ بہت پیار کیا کرتا ہے فَاِنْ لَّمْ تَأْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ - (اور اگر تم اوسے نہ لاؤ گے تو ہم بھی تمہین غلہ نہ دون گا اور نہ تم میرے پاس آنا -) قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ؕ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِیْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا ۚ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ۞ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

(حضرت یعقوب نے کہا - کہ مین تو تم پر اس کا کیا اعتبار کرون - ہان مگر اوسی طرح اعتبار کرتا ہون جیسا کہ مین نے پہلے اوس کے بہائی کے بارے مین تم پر کیا تھا - اور جب اونہون نے اپنا اسباب کہولا - تو دیکھتے کیا ہین کہ اونکی پونجی اون کو لوٹا دی گئی ہے - یہ دیکھکر وہ باپ سے کہنے لگے - کہ باواجان ہمین اور کیا چاہیئے ہے - یہ ہماری پونجی بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی ہے - ہمکو اب اجازت دیجئے کہ ہم ابن یامین کو لیکر جائین - اور اپنے اہل وعیال کے لیے غلہ لے آئین اور راستہ مین ہم اپنے بہائی ابن یامین کی حفاظت کرین گے - اور اس کے حصہ کا ایک بار شتر اور لے لین گے یہ غلہ جو اب ہم لائے ہین تہوڑا ہے - باپ نے کہا - کہ جبتک تم مجھے خدا کی

قسم کہا کر عہد نہ دو گے۔ کہ تم اوسکو ضرور میرے پاس لاکر پہونچا دو گے۔ بشرطیکہ تم آپ ہی کہین نہ گھر جاؤ (بدون ایسے اقرار کے تو) مین اوس کو تمہارے ساتھ نہ بہیجون گا۔

۱۹۵ بہائیون کا نبیامین کو مصر لیجانا۔ اور حضرت یوسف کا اوسے اپنی جان دکہا دینا۔

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ (پہر جب اونہون نے عہد و پیمان کر لیا۔ تو پہر باپ نے کہا۔ کہ اس قول قرار کا اللہ تعالی شاہد و وکیل ہے) پہر جب نبیامین کو اون کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی۔ تو اون کے باپ نے اونہین نصیحتین کین وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ (اور کہا بیٹو تم مصر مین ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا۔ بلکہ جدا جدا دروازہ سے شہر مین جانا) یہ اس لیے اونہون نے نصیحت کی تھی۔ کہ کہین اونہین نظر بد نہ ہو جائے وہ بڑے حسین و خوبصورت تہے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب کہتے ہین۔ کہ مین اس حیلہ سے خدا کے حکم کو تم پر سے ٹال نہین سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا چلتا ہے۔ مین نے اوسی پر بہروسا کر لیا ہے۔ اور سب بہروسہ کرنے والون کو چاہیے کہ اوسی پر بہروسہ کرین۔) چنانچہ اونہون نے باپ کے فرمانے کے بموجب ایسا ہی کیا۔ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَخَاهُ (اور جب وہ حضرت یوسف کے پاس پہونچے تو اونہون نے اپنے بہائی نبیامین کو اپنے پاس ٹہایا) اور اوسے پہچان لیا۔ اور اونہین اچھی جگہہ ٹہرایا۔ اور اون کے وظائف جاری کر دیے اور اونکے آگے کہانا کہوایا اور اونہین سے دو دو ایک ایک دسترخوان پر بیٹھے۔ اس لیے نبیامین اکیلا باقی رہگیا۔ اور تنہائی کے سبب سے اپنے بہائی یوسف کو یاد کر کے رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔ اگر میرا بہائی یوسف جیتا ہوتا۔ تو وہ میرے ساتھ بیٹھتا حضرت یوسف نے کہا۔ یہ تمہارا ایک بہائی اکیلا رہگیا ہے۔ اور خود اوسے اپنے ساتھ بٹہالیا

اورخود بیٹھکر اوس کے ساتھ کہانے لگے۔ جب رات ہوئی تو اون کے لیے فرش بچھوایا
اور کہا کہ دو دو بھائی ایک ایک بستر پر سوئین۔ اس وقت بھی بنیایمن اکیلا رہ گیا۔ تو کہا کہ
یہ میرے ساتھ سوئے گا۔ چنانچہ وہ اون کے ساتھ بستر پر سویا۔ اور رات بہر وہ اونہین
سونگھتا اور چپٹاتا رہا۔ اور بنیایمن نے اون سے اوس رنج کا حال کہا جو اوسے یوسف
پر تھا۔ حضرت یوسف نے کہا۔ کہ تیرا بھائی جو کھو گیا ہے اوس کے بجاے اگر مین
تیرا بھائی ہو جاؤن تو تو پسند کریگا۔ بنیایمن نے کہا کہ ایسی قسمت کہان جو تجھسا بھائی
کسیکو ملے لیکن تو تو یعقوب اور راحیل کا بیٹا نہین ہے۔ اس سے حضرت یوسف
رو پڑے اور اوٹھکر اپنے بھائی سے ملے۔ قَالَ اِنِّیٓ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور چپکے سے کہا مین ہی تیرا بھائی یوسف ہون۔ اس درمیان مین جو کچھ بدسلوکی
یہ لوگ کرتے رہے ہین اوس سے کچھ رنج نکر) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے
اور جو یہ بات مین نے تجھے بتائی ہے وہ تو اون سے ابھی نہ کہنا۔ یہ بھی کہتے ہین
کہ جب بھائی حضرت یوسف کے پاس گیے۔ تو اونہون نے کٹورا بجایا۔ اور کہا
کہ یہ کٹورا کہتا ہے۔ کہ تم بارہ شخص تھے۔ اور تم نے اپنے ایک بھائی کو بیچ ڈالا ہے
جب یہ بات بنیایمن نے سنی۔ تو اونہین سجدہ کیا۔ اور کہا کہ اپنے کٹورے سے
پوچھ کہ کیا وہ میرا بھائی زندہ ہے یا مر گیا۔ اونہون نے بجایا۔ پھر کہا۔ کہ وہ زندہ ہے
اور تو جلد اوسے دیکھے گا۔ یہ سنکر اوس نے کہا تو تو میرے ساتھ کچھ بھی کر۔ کچھ پروا
نہین۔ کیونکہ اس سے بنیایمن کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ مجکو جلد بچاے گا۔ پھر حضرت یوسف
اندر چلے گیے۔ اور رونے لگے۔ بعد ازان وضو کیا۔ اور پھر باہر اون کے پاس آئے۔

۱۹۶ حضرت یوسف کا بنیایمن کے تھیلے مین کٹورا	پھر حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کے اونٹ

رکھواکر چوری کے الزام مین اوسے غلام بنالینا - غلہ سے بہروا دیئے تو اون مین سے اپنے
بہائی کے بورے مین غلہ ناپنے کا برتن رکہدیا جو ایک چاندی کا کٹورا تھا - اور بعض نے
اوسے پانی پینے کا برتن بھی بتایا ہے - اور یہ کٹورا اسطرح رکہا کہ اون کے بہائیون
کو معلوم نہ ہوا - یہ بھی کہتے ہین - کہ جب بنیامین کو معلوم ہوا - کہ یوسف اوس کے بہائی
ہین - تو کہا - کہ مین تجہسے جدا ہونا نہین چاہتا - حضرت یوسف نے کہا کہ اس سے والدین
کو رنج ہوگا - اور تجہے مین قید اوس وقت تک نہین کرسکتا - جبتک کہ تیرے اوپر کوئی
تہمت نہ لگادون - بنیامین نے کہا - لگا دے - حضرت یوسف نے کہا - کہ مین کٹورا
تیرے بورے مین رکہے دیتا ہون پہر مین مشہور کردون گا کہ تو چور ہے - تاکہ مین تجہے
پکڑ لون - کہا ایسے ہی کر -

جب یہ لوگ چلدیئے تو اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ ۝
(حضرت یوسف کے اشارہ سے ایک پکارنے والے نے آکر آواز دی - کہ قافلہ والو تم چور ہو) بولے ہم تو چور
نہین ہین - تمہین معلوم ہے کہ ہم یہان فساد مچانے کو نہین آئے ہین - ہم نے تو اوس کو
غلہ کی قیمت واپس کردی - جب اونہون نے یہ کہا تو قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ
كٰذِبِيْنَ ؕ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ۝ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ
قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ (حضرت یوسف کے آدمی بولے
کہ اگر تم جہوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا - کہا سزا اوس کی یہی ہے کہ جس کے پاس تمہاری چیز نکلے وہ ہی
آپ اپنی سزا ہے) یعنی اوسے تم پکڑ لینا - (پہر حضرت یوسف نے اپنے بہائی کے تہیلے سے پہلے اونکے
تہیلون سے دیکھنا شروع کیا) اور اپنے بہائی کے تھیلے سے پہلے اون کی تلاشی لی بعد
ازان اپنے بہائی کے تہیلے سے وہ کٹورا نکلوایا) قَالُوْا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (یہ دیکھکر حضرت یوسف کے بہائی بولے۔ کہ اگر اس نے چوری کی توکوئی تعجب کی بات نہین۔ اوس کے حقیقی بہائی نے بہی پہلے چوری کی تہی) یعنی یوسف نے بھی چوری کی تھی اونکی چوری سے یہ مطلب تہا۔ کہ اونہون نے اپنے نانا کا ایک بت چرایا تھا۔ اور اوسے توڑ ڈالا تھا اس سے وہ حضرت یوسف کو چڑایا کرتے تہے۔ اور اس چوری سے بعض کے نزدیک وہ منطقہ کی چوری مراد ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

جب لڑکے کے بورے سے چوری کا مال نکل آیا۔ تو اون کے بہائیون نے کہا۔ کہ بنی راحیل تمہارے سبب سے ہم پر ہمیشہ بلائین نازل ہوا کرتی ہین۔ بنیامین نے کہا۔ کہ نہین بلکہ تمہارے سبب سے بنی راحیل پر بلائین نازل ہوتی رہتی ہین۔ یہ کٹورا میرے بورے مین اوسے شخص نے رکہا ہے جس نے زر ہم تمہارے بورون مین رکہے تہے۔

پہر حضرت یوسف نے اپنے بہائیون کے کہنے کے بموجب اپنے بہائی کو پکڑ لیا جب اون کے بہائیون نے دیکہا۔ کہ اب معاملہ کے سلجہنے کی کوئی سبیل باقی نہ رہی۔ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ (تو حضرت یوسف سے کہا کہ اے عزیز اوس کا باپ ایک بڑا بوڑہا ہے۔ آپ مہربانی کرکے ہم مین سے کسی کو اوس کے عوض مین رکہہ لین۔) اور اوسکو چہوڑ دین (کہا اللہ پناہ دے کہ ہم اوس شخص کو چہوڑ کر جس کے پاس ہماری چیز نکلی ہے کسی دوسرے شخص کو پکڑ رکہین)

۱۹۷ بنیامین کی نسبت بہائیون کا مشورہ۔ پہر جب وہ اوس کی رہائی سے مایوس ہو گیے۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا (تو مشورے کے لیے الگ ہو بیٹہے) کہ کوئی غیر اون کے پاس نہ رہا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ

قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِي أَبِي
ارْجِعُوا إِلٰى أَبِيكُمْ (پہر اون مین سے شمعون اور بعض کے نزدیک روبیل (جو سب سے بڑا تھا
بولا - کہ کیا تم کو معلوم نہین کہ والد نے نبیا یمن کی نسبت تم سے قول لیا ہے - اور خدا کی قسم بہی لی ہے)
کہ ہم اپنے بہائی کو ضرور اوس کے پاس واپس لیجائین گے - ہان صرف اوسی وقت
نہین کہ جب ہم خودہی گھر جائین (اور اس سے پہلے تم سے یوسف کے باب مین ایک
تقصیر بھی ہو چکی ہے - مین تو یہان سے اوس وقت تک ہرگز نہ ٹلون گا - کہ میرا باپ
مجھے اجازت نہ دے) کہ مین یہان سے وہان کو چلا آؤن - اور بعض نے کہا ہے کہ لڑنے
کی اجازت نہ دے (تم باپ کے پاس لوٹ جاؤ) اور اوس سے یہ سارا حال بیان کرو -

۱۹۸ بہائیون کا اپنے باپ حضرت یعقوب پاس آنا اور باپ کی ناراضی -

پہر جب یہ لوگ باپ پاس لوٹ کر گئے - تو اوس سے بنیا یمن کا سارا قصہ بیان کیا - اور کہا کہ شمعون
بہی وہان اسی سبب سے رہگیا ہے - قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (کہا بنیا یمن نے تو چوری نہین کی) بلکہ یہ بات تم اپنے
دل سے بنا کر لائے ہو - صبر ہی اچھا ہے - اللہ میرے سب لڑکون (یوسف اور اوس کے بہائی کو
اور شمعون کو) میرے پاس لا کر موجود کرے گا -) وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (پہر یعقوب اون کی طرف سے ہٹ کر
الگ چلے گئے اور (یوسف کو یاد کر کے) کہنے لگے ہائے یوسف اور مارے غم کے اون کی آنکھین
(روتے روتے) سپید پڑ گئی تہین اور وہ دل ہی دل مین کڑہا کرتے تھے) اور ہمیشہ اندوہگین اور مغموم
رہتے تھے - یہ سنکر اون کے بیٹون نے کہا - تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ
حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (تم تو ہمیشہ یوسف کو ہی یاد کیا کرو گے - اور اس مین گلے

لگے دایم المرض یا از کار رفتہ ہوجاوگے۔ اور یا بالکل جان سے ہی جاوگے۔) قَالَ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اس کا جواب حضرت یعقوب نے اونہین دیا۔ اور (کہا مین تم سے تو کچھ نہین کہتا۔ جو پریشانی اور رنج مجھ کو ہی اوسے مین اللہ سے عرض کرتا ہون۔ اور اوسے اللہ کی طرف سے مجھے وہ باتین) یوسف کے خواب سچ ہونے کی نسبت (معلوم ہین جو تمہین معلوم نہین ہین۔)

۱۹۹ حضرت یعقوب کا رنج اور اس بلا کے نازل ہونے کی وجہ

کہتے ہین کہ حضرت یعقوب کو ان باتون کا اتنا بڑا غم تھا کہ جتنا ستر مان باپون کو ہو جن کے بچے مر گیے ہون اور اس پر اللہ تعالیٰ نے اونہین ستر شہیدون کا اجر دیا تھا۔ اور اس بلا کے نازل ہونے کی وجہ یہ بتاتے ہین۔ کہ حضرت یعقوب کے پاس اون کا ایک پڑوسی آیا۔ اور کہا یعقوب تمہارا یہ کیا حال ہے۔ تم تو بالکل جرجرا اور مرنے کے قریب ہوگیے ہو۔ حالانکہ ابھی تمہاری عمر تمہارے باپ دادون کے برابر بھی نہین ہوئی ہے۔ کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے یوسف کے غم مین مبتلا کر دیا ہے اور اوس سے مین جرجرا اور مردہ ہوگیا ہون۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے وحی آئی۔ کہ یعقوب تو نے میری شکایت مخلوق کے روبرو کی۔ حضرت یعقوب نے جناب باری مین عرض کیا۔ کہ یہ مجھ سے بڑی خطا ہوئی۔ پروردگار معاف کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مین نے معاف کیا۔ اس سے بعد جب کبھی کوئی حضرت یعقوب سے ایسا سوال کرتا تو کہتے تھے اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ۝ جس سے اون پر وحی آئی۔ کہ اگر یوسف اور بنیامین مر بھی گیے ہوتے تب بھی ہم اونہین تیرے لیے زندہ کر دیتے۔ ہم نے تجھے بلا مین اس وجہ سے مبتلا کیا ہے۔ کہ تو نے گوشت بھونا اور تیرے ہمسایہ نے اوس کی بو سونگھی مگر تو نے

اوسے نہ کہلایا۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حضرت یعقوب کے ابتلا کا سبب یہ تہا۔ کہ اون کے پاس ایک بچے والی گائے تھی۔ اونہون نے اوس کے بچے کو اوسی کے سامنے ذبح کیا تھا۔ اور اوس کے چلاتے پر بہی اونہون نے کچھ رحم نہ کہایا تھا۔ اس لیے اون کا سب سے عزیز بیٹا اون سے کہو گیا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ اونہون نے بکری ذبح کی تھی۔ اور اونکے دروازہ پر ایک مسکین آیا اور اونہون نے اوسے کہانا نہ کہلایا تھا۔ اس واسطے اون پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اسی سبب سے اون پر بلا آئی ہے اس واسطے حضرت یعقوب نے کہانا پکایا۔ اور سب سے بآواز بلند کہا۔ کہ جو کوئی روزہ دار ہو وہ یہان آکر یعقوب کے پاس افطار کرے۔

۲۰۰ حضرت یعقوب کا بہائیون کو مصر بہیجنا اور حضرت یوسف کا اون پر ظاہر ہونا۔

پہر حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون کو حکم دیا۔ کہ وہ پہر مصر کو لوٹ جائین۔ اور یوسف اور اونکے بہائی کی خبر لگائین۔ اس لیے وہ مصر کو لوٹ کر گیے۔ اور جب حضرت یوسف کے پاس پہونچے۔ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا (تو کہا اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہل (وعیال) کو (قحط کی وجہ سے بڑی بہی) تکلیف پہنچ رہی ہے) اور ہم بضاعت مزجاۃ (یعنی تہوڑی سی پونجی (لائے ہین ہمین پورا غلہ دلا دیجئے) کیونکہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ اون کے درہم کہوٹے تھے اور بعض نے بتایا ہے کہ درہم نہین تہے بلکہ گہی اور پشم لے گئے تہے اور بعض اور اور طرح تفسیر کرتے ہین اس لیے اونہون نے کہا اور ہم کو بقدر قیمت نہین بلکہ اپنی خیرات دیجئے یا) ایسا دیجئے کہ جو نہ بہت اچھا ہو نہ بہت برا اور بعض نے

اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ ہمارے بہائی کو ہمین دیدیجیئے۔
جب حضرت یوسف نے یہ بات سنی تو اون کا دل بہر آیا۔ اور آنکہون سے آنسو بہ گیے
پہر جو باتین کہ وہ ابتک اپنے بہائیون سے چہپائے ہوئے تہے وہ کہدین۔ اور اپنے
آپ کو اون پر ظاہر کردیا۔ بعض کہتے ہین کہ اُنہون نے اپنے آپ کو اس واسطے ظاہر
کردیا تھا۔ کہ اون کے باپ نے جب سنا کہ اونہون نے اون کا بیٹا کچہہ چوری کرنیکے
سبب سے پکڑ لیا ہے تو اون کو ایک خط اسطرح لکہا۔
یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحٰق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے عزیز مصر کو
واضح ہو جو بڑا عادل ہے کہ ہم ایسے خاندان والے لوگ ہین۔ جن پر ہمیشہ بلا آتی رہی ہے
میرے دادا کے ہاتھ اور پیر باندہے گیے اور اونہین آگ مین ڈالا گیا تھا۔ جسپر
اللہ تعالیٰ نے آگ کو سلامتی کے ساتھ ٹھنڈا کردیا۔ رہا میرا باپ سو اوس کے بھی ہاتھہ
پانون باندہے گئے۔ اور ذبح کرنے کے لئے اوس کے حلق پر چھری رکھی گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ
نے اوس کا فدیہ دیدیا۔ اور میرا حال یہ ہے کہ میرا ایک بیٹا تھا۔ اور مین اوسکو اپنی اولاد
مین سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ اوسے اوس کے بہائی جنگل کو لے گیے۔ اور وہان سے
لوٹ کر اوس کا قمیص خون آلود لائے اور کہا کہ اوسے بہیڑیا کہا گیا اوسی کی مان سے ایک
اور میرا بیٹا تھا۔ مین اوس سے اپنی تسلی دے لیا کرتا تہا۔ اوسے بھی اوس کے بہائی
لے گئے اور اب لوٹ کر آئے ہین اور کہتے ہین۔ کہ اوس نے کچہہ چوری کی ہے اور
تو نے اوسے قید کرلیا ہے۔ ہم ایسے گہرانے کے لوگ ہین۔ کہ چوری نہین کرتے
ہمارے نطفہ سے چور نہین پیدا ہوتا۔ اگر تو اوسے چہوڑ دے تو بہتر ہے ورنہ مین تجھے
بد دعا دونگا جو تیری سات پشت تک اثر کریگی۔ جب یہ خط اونہون نے پڑہا تو اون سے

نہ رکا گیا اور رو پڑے۔ اور اون پر ظاہر ہو گیے۔

پہر کہا هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ط (تم کو کچہہ یاد بہی ہے کہ تم نے بعض وقت جہالت چڑہی ہوئی تھی تو یوسف اور اوس کے بہائی کے ساتھ کیا کیا تھا اس کہنے سے بہائیون کا کچہہ خیال پہرا۔ اور) کہنے لگے کیا حقیقت مین توہی تو یوسف نہین ہے۔ کہا مین ہی یوسف ہون۔ اور یہ (بنیا مین) میرا ہی بہائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے) کہ ہم سب کو باہم ملا دیا۔ پہر اونہون نے اپنے قصورون کا عذر کیا۔ اور کہا بخدا کچہہ شک نہین۔ کہ تجہکو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی ہے۔ اور بے شک ہم ہی قصوروار تہے۔ کہا اب تم پر کچہہ الزام نہین) یعنی مین تمہارے قصور کا کچہہ ذکر اب نہین کرتا (خدا تمہین معاف کرے)

۲۰۱ حضرت یوسف کا قمیص حضرت یعقوب کے پاس بہیجنا اور اون کا بینا ہونا۔ پہر اون سے حضرت یوسف نے اپنے باپ کا حال پوچہا۔ کہا جب سے بنیا مین اون سے جدا ہوا ہے تب سے رنج کی وجہ سے اون کی بصارت جاتی رہی ہے تو کہا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (یہ میرا قمیص لیجاو۔ اور اوس کو میرے باپ کے منہ پر ڈالدو۔ وہ دیکہنے لگین گے۔ اور اپنے تمام کنبے کو میرے پاس لے آؤ)

یہودا نے کہا۔ کہ مین کرتے کو لیکر جاؤن گا۔ کیونکہ مین ہی کرتا خون آلود اون کے پاس لیکر گیا تہا اور اونہین خبر دی تھی کہ یوسف کو بہیڑیے نے کہا لیا ہے۔ اب مین

اونھین خبر دون گا۔ کہ وہ زندہ ہے اور جیسے مین نے اوسے رنج دیا تھا اوسی طرح
جا کر بشارت سناؤن گا۔ اس لیے جو اللہ تعالی نے بشیر کا لفظ فرمایا ہے وہ یہی بشیر تھا۔
وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ ٥ (اور جب قافلہ مصر سے چلا) تو ہوا حضرت یوسف کی بو
حضرت یعقوب کے پاس لیگئی اور اون دونو کے درمیان اسی فرسنگ کا فاصلہ تھا۔
حضرت یوسف مصر مین تھے اور حضرت یعقوب ملک کنعان مین حضرت یعقوب نے
کہا۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ٥ (کہ اگر مجھ سٹھا ہوا نہ
بتاؤ تو مین تم سے ایک بات کہون مجھے تو یوسف کی بو آرہی ہے) یہ سنکر وہان جو اون کے
بیچے موجود تھے اونھون نے کہا۔ بخدا تم وہی اپنے قدیمی خبط مین مبتلا ہو فَلَمَّآ اَنْ
جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ٥ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (پھر جب حضرت یوسف کے زندہ وسلامت ہونے کی
بشارت دینے والا اون کے پاس آیا۔ اور کرتا اون کے منہ پر ڈالا۔ تو پھر وہ انکھیارے ہو گیے۔ اور کہا
کیا مین تم سے نہین کہا کرتا تھا کہ مین اللہ کی طرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے) یعنی
مین جانتا ہون کہ یوسف کا خواب ضرور سچا ہوگا۔
پھر جب یہ بشیر حضرت یعقوب پاس آیا۔ تو پوچھا کہ یوسف کو تو کیسا دیکھکر آیا ہے۔ کہا
مین نے دیکھا ہے کہ وہ مصر کا پادشاہ ہے۔ کہا مین بادشاہی کو لیکر کیا کرتا ہون یہ بتا کہ
وہ کس دین وایمان پر ہے۔ کہا اوس کا دین اسلام ہے۔ کہا تو اب اللہ تعالی کی نعمت
پوری ہوگئی۔
پھر جب اون کی اولاد نے جو اون کے پاس موجود تھی حضرت یوسف کا قمیص دیکھا اور
اون کا حال سنا کہ وہ زندہ ہین۔ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۝ توکہا باواجان ہمارے قصور خدا سے معاف کرائیے
بیشک ہم قصوروار تہے کہا مین اپنے پروردگار سے تمہارے قصورون کی معافی کی (صبح کے
وقت جمعہ کی رات کو) التجا کرون گا)

۲۰۲ حضرت یعقوب کا مصر کو جانا اور یوسف کے ماں باپ اور بہائیون کا اونہین سجدہ کرنا۔ پہر حضرت یعقوب اور اون کے بچے سب روانہ ہوئے - اور جب مصر کے قریب پہنچے
توحضرت یوسف اون کے استقبال کو نکلے - اس وقت مصر والے بھی اون کے
ساتھ تہے اور وہ حضرت یوسف کی بڑی تعظیم کرتے تہے - پہر جب یعقوب اور یوسف
ایک دوسرے کے قریب پہنچے توحضرت یعقوب نے سوار پیادہ دیکہے - حضرت یعقوب
پیادہ پا اپنے بیٹے یہودا کے سہارہ سے چل رہے تہے یہ دیکہکر اونہون نے پوچہا بیٹے
کیا یہ مصر کا فرعون ہے - یہودا نے کہا نہین یہ آپ کا بیٹا یوسف ہے جب قریب آگئے
توحضرت یوسف نے چاہا کہ پہلے خود حضرت یعقوب کو سلام کرین - مگر وہ سلام نہ کرسکے
اور حضرت یعقوب نے کہا اے رنج کے دور کرنے والے السلام علیک - یہ اس
لیے اونہون نے کہا کہ جبتک حضرت یوسف اون کے پاس سے جدا رہے
تب تک ہمیشہ وہ گریہ وزاری اور رنج وغم مین مبتلا رہے پہر وہ مصر مین داخل ہوئے
رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ۝ (توحضرت یوسف نے اپنے والدین یعنی ماں باپ کو اونچا
عرش پر بٹھایا) بعض نے کہا ہے کہ ماں نہ تھی بلکہ اون کی خالہ تھی اور اون کی ماں پہلے
ہی مرچکی تھی وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۝ (اور یعقوب اور یوسف کی ماں اور بہائی حضرت یوسف کی
تعظیم کے لیے) اون کے آگے سجدہ مین گرپڑے) اوس زمانہ مین سجدہ آپس مین لوگون
کیلئے اور بادشاہون کیلئے بجائے سلام کے تھا یہان سجدہ سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ پیشانی زمین پر رگڑتے تہے - کیونکہ یہ تو

سجدہ اللہ تعالیٰ کو اور کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ یہاں سجدہ سے خضوع اور تواضع اور سلام کیلئے جھکنا مراد ہے
جیسا کہ آجکل بادشاہوں کیلئے کیا کرتے ہیں۔ اور عرش سے مراد تخت ہے۔ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ
رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا (اور حضرت یوسف نے اپنا خواب یاد کرکے
کہا باوا جان جو میں نے پہلے خواب دیکھا تھا اوسکی یہ تعبیر ہے یہ۔ پروردگار نے اوس خواب
کو آج سچا کر دکھایا)

۲۰۳ حضرت یوسف کی عمر اور اولاد وغیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف نے یہ خواب
دیکھا تھا۔ اوس وقت سے ابتک چالیس برس اور بعض کے نزدیک اسی برس گزرے
تھے۔ کیونکہ جب اونہیں کنوے میں ڈالا ہے تو اوسوقت وہ سترہ برس کے تھے۔
اور جب وہ اپنے باپ سے ملے ہیں تو اون کی عمر ستانوے[97] برس کی تھی۔ اور اس کے
بعد وہ تیئیس[23] برس اور زندہ رہے اور کل ایک سو بیس[120] برس کی عمر میں اون کا انتقال ہوا
اور اپنے بھائی یہودا کو اونہوں نے اپنا وصی کیا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت یعقوب
اور یوسف میں صرف اٹھارہ برس کی جدائی رہی تھی۔ لوگوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ حضرت
یوسف جب مصر کو گئے ہیں تو اون کی عمر سترہ برس کی تھی۔ اور اسکے تیرہ برس بعد فرعون نے
اونہیں اپنا وزیر مقرر کیا تھا اور حضرت یعقوب سے اون کی جدائی بائیس[22] برس ہوئی تھی۔
اور حضرت یعقوب اور اون کے اہل و عیال مصر میں اون کے پاس سترہ[17] برس رہے تھے
لیکن اس میں اختلاف بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

جب حضرت یعقوب نے وفات پائی تو حضرت یوسف کو وصیت کر مرے کہ اونہیں
اون کے باپ اسحاق پاس دفن کردیں۔ چنانچہ حضرت یوسف نے ایسا ہی کیا۔
اور خود شام کو گئے۔ اور وہاں اونہیں اون کے باپ پاس دفن کر دیا۔ پھر مصر کو لوٹ آئے

اور حضرت یوسف نے بہی وصیت کی۔ کہ مجھے بہی مصر سے وہین لیجانا۔ اور میرے باپ داداؤن کے پاس مجھے دفن کرنا۔ چنانچہ اون کو حضرت موسی اپنے زمانہ مین لے گیے جب کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لاے تہے۔

حضرت یوسف کے دو بیٹے آفرائیم اور منشا ہوئے تہے۔ اور افرائیم کا بیٹا نون اور نون کا بیٹا یوشع تہا جو حضرت موسی کے ساتہہ تہا۔ اور منشا کی اولاد مین موسی بن عمران تھے۔ لیکن توریت والے کہتے ہین۔ کہ اوسکی اولاد مین خضر والی موسی تہے۔ اور منشا کی ایک بیٹی رحمہ تھی۔ جو ایک قول کے بموجب حضرت ایوب کی بی بی تہی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ

۲۰۴ حضرت شعیب اور اون کا نسب کہتے ہین۔ کہ حضرت شعیب کا نام یثرون بن ہنیعون بن عنقا بن نابت بن مدین بن ابراہیم ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اون کا نام شعیب بن میکیل ہے جو اولاد مدین مین سے تھا اور کوئی کوئی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد مین نہ تہے۔ بلکہ وہ کسی ایسے شخص کی اولاد مین سے تہے جو حضرت ابراہیم پر ایمان لایا تھا اور اون کے ساتھ شام کو ہجرت کر گیا تھا۔ لیکن وہ حضرت لوط کی بیٹی کے بیٹے تہے۔ اس لئے حضرت شعیب کی نانی حضرت لوط کی بیٹی تھی۔

اور حضرت شعیب ضریر البصر اور نابینا تھے۔ اور اللہ تعالی کے قول اِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا (ہم تم کو اپنے لوگون مین بہت کم زور اور ضعیف پاتے ہین) مین ضعیفا سے ضریر البصر ہی مراد ہے۔ نبی صلعم جب حضرت شعیب کا ذکر کرتے تو فرمایا کرتے تہ

کہ اپنی قوم کو ایسا اچھا جواب دیا کرتے تھے کہ انہین خطیب الانبیا کہنا چاہیے۔

۲۰۵ حضرت شعیب کی قوم کی نافرمانی اور اون پر یوم الظلہ کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کو اہل مدین کی طرف نبی کرکے بہیجا تھا۔ یہی لوگ اصحاب الایکہ کہلاتے ہین۔ ایکہ گھنے درختون کو کہتے ہین۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کفر کرتے اور مخلوق کو ماپ اور وزن مین دہوکہ سے کم دیتے۔ اور ملک مین فساد پہیلا رکہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے باوجود اس کفر وطغیان کے اون کو وسیع الرزق اور فارغ البال کر رکہا تھا۔

حضرت شعیب نے اون سے کہا۔ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ (بہائیو۔ خدا کی ہی عبادت کرو۔ اوس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہین۔ اور ماپ تول مین کمی نکیا کرو۔ مین تم کو خوشحال اور فارغ البال دیکھتا ہون۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہین ایک نہ ایک دن تم پر ایسا عذاب نہ آپڑے کہ تم سب کو گھیرلے۔)

حضرت شعیب کی نصیحتون نے کچھہ اثر نہ کیا۔ اور اللہ کے عذاب کا اونہین کچھہ ڈر نہ ہوا۔ بلکہ وہ اپنے ضلالت وغوایت مین ہی بڑہتے گئے۔ اور اللہ نے اونکا ہلاک کرنا چاہا۔ تو اون پر یوم الظلہ کا عذاب بہیجا اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ (پہر اون کو واقعہ سائبان کے عذاب نے آلیا۔ (یعنی بادل سائبان کی طرح آیا۔ اور اوسمین سے بجلی گری اور وہ تباہ ہوگئے) اسمین شک نہین کہ یہ واقعہ بہی بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا) اس قول کی تفسیر مین حضرت

ابن عباس سے کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اون پر نہایت شدت کی گرمی اور حرارت بھیجی
تھی۔ جس سے وہ بیتاب ہو گئے تہے۔ اور گھر دن سے نکلکر جنگل کی طرف بھاگے
تہے۔ وہان اون پر اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی بھیجی۔ جس سے دھوپ مین اون پر سایہ
کرلیا۔ اور وہان اون کو ٹھنڈک اور آرام معلوم ہونے لگا جس سے ایک نے
دوسرے کو پکارا۔ اور وہ اوس کے نیچے وہان جمع ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اونپر
آگ بھیجی۔ عبداللہ بن عباس سے کہتے ہین۔ کہ یہی واقعہ سائبان کا عذاب تھا۔

۲۰۶ حضرت شعیب کا دو قومونکی طرف بھیجا جانا حضرت قتادہ سے کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت شعیب کو دو امتون اہل مدین اور اصحاب الایکہ (بن والون) کی طرف بھیجا تھا
اور یہ بن گنجان درختون کا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اونہین عذاب کرے۔
تو اون پر سخت گرمی کردی۔ اور بادل کی صورت مین اون پر عذاب بھیجا جب وہ ابر
قریب آیا تو اوس کے نیچے کی ٹھنڈک کی امید پر وہ نکلکر وہان گیے۔ اور جب اوسکے
نیچے پہنچ گیے۔ تو اون پر وہان آگ برسنے لگی۔ قتادہ سے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے
قول فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ کے یہی معنی ہین۔ رہے اہل مدین
سو وہ مدین بن ابراہیم الخلیل کی اولاد مین ہین۔ اون پر اللہ تعالیٰ نے رجفہ یعنی زلزلہ کا
عذاب بھیجا تھا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیے۔

بعض علما کہتے ہین۔ کہ حضرت شعیب کی قوم نے حدود اور تعزیر کو معطل کر رکھا تھا۔
اس پر اللہ نے اون کے رزق مین کشادگی دی۔ پھر بھی اونہون نے حدود کو معطل
رکھا۔ سو اللہ نے اور اون کا رزق کشادہ کیا اسیطرح وہ جس قدر حدود کو معطل
کرتے رہے۔ خدا اون کے رزق مین فراخی کرتا رہا۔ آخرکار اوس نے اون کی ہلاکی کا

ارادہ کیا - اور اون پر ایسی سخت شدت کی گرمی کردی - کہ اوس کی برداشت اونکی طاقت سے باہر ہوگئی - اور اون کو کہین سایہ اور پانی مین چین نہین پڑتا تھا - اسی مین اونمین سے ایک شخص کہین نکلگیا اور سائبان کے نیچے جاکر سایہ مین ٹھیرا - اور وہان کچھہ ٹھنڈک اوسے حاصل ہوئی - اس لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا کہ ادھر ٹھنڈک مین آؤ - یہ سنکر وہ جلدی جلدی اُدھر کو گیے - اور وہان جاکر جمع ہو گیے تو اللہ تعالی نے اون پر آگ جلائی - یہی عذاب سائبان کے واقعہ کا ہے - اور مجاہد کہتے ہین کہ عذاب یوم الظلہ کا یہ تھا - کہ عذاب نے قوم شعیب پر سایہ کرلیا تھا -

حضرت خضر اور اونکے اور حضرت موسی کے حالات

۲۰۷ اس بات کا اشکال کہ خضر کون تھے اور کس زمانہ مین تھے -

اہل کتاب نصاری اور یہود کہتے ہین - کہ خضر والے موسی موسی بن منشا بن یوسف بن یعقوب ہین - اور جو حدیث صحیح نبی صلعم سے آئی ہے - اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ خضر والے موسی موسی بن عمران ہین - جیسا کہ ہم آگے چلکر بیان کرین گے - اور علماے کتاب کے قول کے بموجب حضرت خضر فریدون بادشاہ بن اشکان کے زمانہ مین موسی بن عمران سے پہلے تھے - اور بعض یہ بھی کہتے ہین - کہ وہ ذو القرنین الاکبر کے جو حضرت ابراہیم خلیل کے زمانہ مین تھا مقدمۃ الجیش تھے - اور وہ ذو القرنین کے ساتھ آب حیات تک گئے تھے - اور وہان پانی پیا تھا - لیکن ذو القرنین کو اور اوس کے ہمراہیون کو یہ بات معلوم نہ تھی - اس لئے حضرت خضر کبھی نہین مرینگے - اور اون کی نزدیک وہ ابھی تک زندہ ہین - اور بعض یہ کہتے ہین - کہ وہ ایک شخص کی اولاد

مین ہین - جو حضرت ابراہیم پر ایمان لایا تھا اور اون کے ساتھ ہجرت کی تھی - اس شخص کا نام بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح تہا - اور اونکا باپ ایک بڑا بادشاہ تھا اور کچھہ لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ جو ذوالقرنین حضرت ابراہیم کے زمانہ مین تھا وہ فریدون بن اشکان تھا - حضرت خضر اوسی کے مقدمتہ الجیش تھے - عبد اللہ بن شوذب کہتا ہے - کہ خضر فارس والون مین سے ہین - اور الیاس بنی اسرائیل مین سے - یہ دونو ہمیشہ موسم حج مین آکر ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے ہین -

اور ابن اسحق کہتا ہے - کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر ایک شخص کو بنی اسرائیل مین سے جس کا نام ناشیہ بن اموص تھا حاکم کیا تھا - اور حضرت خضر کو اوس کے ساتھہ نبی کرکے اون کی طرف بھیجا تھا - اور کہتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت خضر کو ارمیا بن حلقیا کہتے ہین - یہ سبط ہارون بن عمران مین سے تھے اور فریدون اس بادشاہ سے ہزار برس سے بھی زیادہ پہلے تھا -

اب ان اقوال کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ جو شخص خضر کو فریدون اور ذوالقرنین الاکبر کے زمانہ مین موسی بن عمران سے پہلے بتاتا ہے اوس کا قول حدیث صحیح سے زیادہ ملتا ہوا ہے - کہ موسی بن عمران کو اللہ تعالی نے حضرت خضر کے پاس جانے کے لیے حکم کیا تہا - اور رسول اللہ صلعم واقعات دنیوی کے حالات سب سے زیادہ جانتے تھے اس لیے یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ خضر ذوالقرنین کے مقدمہ پر موسی سے پہلے ہونگے ہون - اور اونہون نے آب حیات پیا ہو - اور اون کی عمر بڑی ہوگئی ہو - لیکن حضرت ابراہیم کے زمانہ مین وہ نبی نہ ہوئے ہون - اور ناشیہ بن اموص کے وقت مین

خدا نے اونہین نبی کرکے بھیجا ہو - جو بشتاسپ بن لہراسپ کے زمانہ مین گزرا ہے -

۲۰۸ حضرت موسیٰ کا خضر کی تلاش مین جانا اور مچھلی کے زندہ ہوجانے پر اون کو پالینا -

اور حدیث جو ابی بن کعب نے نبی صلعم سے روایت کی ہے وہ اس طرح ہے - کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے - کہ مین نے ابن عباس سے کہا - کہ نوف کہتا ہے - کہ موسیٰ بن عمران خضر والے موسیٰ نہین ہین - کہا وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے - مجھسے ابی بن کعب نے بیان کیا ہے کہ نبی صلعم نے کہا ہے - موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل مین ایک مرتبہ خطبہ کرنے کیلئے کھڑے ہوئے - لوگون نے اون سے پوچھا کہ کون شخص بڑا عالم ہے - حضرت موسیٰ نے کہا مین - چونکہ اونھون نے یہ نہین کہا کہ اللہ جانتا ہے اس لیے خدا تعالیٰ کا اس جواب سے اون پر عتاب ہوا حضرت موسیٰ نے عرض کیا یارب کیا کوئی مجھسے بھی بڑا عالم ہے - فرمایا ہان ایک میرا بندہ مجمع البحرین مین ہے - عرض کیا یارب مین اوس تک کسی طرح پہونچ سکتا ہون فرمایا کہ ایک صورت ہے - کہ تو ایک مچھلی لے - اور اوسے کسی مکتل یعنی برتن مین رکھ - اور جہان وہ مچھلی کھو جاوے وہ اوسی جگہ ہوگا - اس واسطے حضرت موسیٰ نے ایک مچھلی لیکر مکتل مین رکھی - پھر اپنے ساتھی سے کہا - کہ جہان یہ مچھلی گم ہو جاوے وہان مجھے بتانا -

پھر یہ دونو بحر کے ساحل پر چلے - اور رفتہ رفتہ ایک چٹان کے پاس جہان یہ پانی یعنی آب حیات تھا پہونچے اوس پانی مین سے جو کوئی پانی پیتا پھر وہ کبھی نہین مرتا تھا - اور اگر وہان کوئی مردہ پہونچتا تو جی جاتا تھا - جب اس مچھلی کو وہان کا پانی لگا تو وہ زندہ ہوگئی - حضرت موسیٰ اس وقت سو رہے تھے - اور مچھلی مکتل مین کلبلانے

لگی۔ اور نکل کر دریا مین چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے وہان قدرت سے پانی کا بہنا موقوف کر دیا۔ اور پانی ایک طاق کی طرح ہو گیا جس نے مچھلی کے لیے ایک سرنگ کا کام دیا۔ حضرت موسیٰ کے آدمی کو اس سے تعجب ہوا۔

پھر یہ دونو آگے چلدیے۔ جب ناشتہ کا وقت ہوا۔ قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا (توحضرت موسیٰ نے اپنے آدمی سے کہا۔ کہ ہمارا ناشتہ تو لاؤ۔ ہم آج کے اس سفر سے تو بہت تھک گیے ہین۔) راوی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ اوس وقت تلک درماندہ نہین ہوئے تھے کہ جبتک اوس مقام سے آگے نہین ہوئے تھے جہان کا اللہ تعالیٰ نے اونھین حکم دیا تھا۔ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (حضرت موسیٰ کے خادم نے کہا۔ کہ کیا آپ نے یہ بھی دیکھا۔ کہ جب ہم اوس پتھر کے پاس ٹھرے تھے تو مین اوسی جگہ مچھلی بھول اُٹھا۔ اور شیطان نے مجھے یہ بات بھلا دی کہ مین اوس کا آپ سے تذکرہ کرتا۔ اور مچھلی نے عجیب طور پر دریا مین اپنا راستہ کر لیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی بات کو تو ہم تلاش کر رہے تھے۔ پھر وہ اپنے قدمون کے نشانون پر اولٹے پھرے۔) راوی کہتا ہے کہ وہ اپنے پیرون کے نشان ڈھونڈھتے ہوئے اوسی چٹان تک آئے۔ جہان وہ ٹھرے ہوئے تھے۔ وہان دیکھا تو ایک شخص کپڑے مین لپٹا سو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اوسے سلام کیا۔ کہا یہان تو سلام کا رواج نہین ہے۔ تو کون ہے۔ کہا مین موسیٰ ہون پوچھا کیا موسیٰ نبی اسرائیل کا ہے کہا ہان۔ کہا موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے کچھہ باتین ایسی بتائی ہین

جنھین تونھین جانتا ہے - اور تجھے کچھ ایسی باتین بتائی ہین جنھین مین نہین جانتا ہون

۲۰۹ حضرت موسیٰ کا حضرت خضر کے ساتھ جانا

حضرت موسیٰ نے خضر سے کہا۔ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۞ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۞ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۞ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۞ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۞ فَانطَلَقَا ۞ (آپ اجازت دین تو مین آپ کے ساتھ چلون بشرطیکہ آپ مجھے وہ علم سکھا دین جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ خضر نے کہا۔ کہ تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہ ہو سکیگا اور جو چیز کہ تمھارے علم کے احاطہ سے باہر ہے اوس پر تم (بے سوچے) کیسے صبر کر سکتے ہو۔ موسیٰ نے کہا کہ اگر اللہ چاہے تو آپ مجھے صابر پاوینگے۔ اور مین آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کرون گا۔ خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ آتے ہو تو اوس وقت تک کہ مین تم سے کسی بات کا ذکر نہ کرون تب تک مجھسے کوئی بات نہ پوچھنا۔ پھر موسیٰ اور خضر دونو چلدیے) اور دریا کے کنارے کنارے پاپیادہ روانہ ہوئے پھر وہ دونو ایک کشتی مین سوار ہوئے۔

وہان اوس کشتی مین ایک کنارے پر ایک چڑیا آکر بیٹھی۔ اور پانی مین چونچ ڈبوئی۔ حضرت خضر نے حضرتِ موسیٰ سے کہا کہ میرا اور تمھارا علم خدا کے علم کے مقابلہ مین اتنا ہے کہ جتنا اوس پانی کا دریا کے مقابلہ مین ہے۔ جو اس چڑیا نے دریا سے لیا ہے۔

۲۱۰ حضرت خضر کا ایک کشتی کو توڑنا اور ایک لڑکے کو مار ڈالنا اور ایک دیوار بلا اجرت بنا دینا۔ اوزکا سبب پوچھنے پر سبب بتا کر حضرت موسیٰ سے الگ ہو جانا

راوی کہتا ہے۔ کہ یہ لوگ کشتی مین جا رہے تھے کہ موسیٰ یہ دیکھکر چونک پڑے۔ کہ خضر اوس کشتی مین ایک میخ گاڑ رہے ہین یا اوسمین سے

ایک تختہ نکال رہے ہین۔ حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ اس کشتی والے نے تو ہمین بلا اُجرت کشتی مین سوار کرالیا ہے اور آپ اوسے توڑے دیتے ہین۔ لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا (اور کشتی والون کو ڈبوتے ہین۔ یہ تو بڑا ہی خطرناک کام ہے۔) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۝ (حضرت خضر بولے۔ کہ مین نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ موسیٰ نے کہا کہ بیشک مین بھول گیا۔ میری بھول چوک پر آپ کچھ گرفت نہ کیجئے۔ اور میرے معاملہ مین میرے ساتھ اس قدر سختی نہ فرمائے) راوی کہتا ہے کہ یہ پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ سے بھول ہوئی تھی۔

اس جواب دینے پر جب یہ بات رفت و گزشت ہوگئی۔ تو کشتی مین سے نکلے اور آگے پیدل چلدئے۔ کہین ایک لڑکا لڑکون مین کھیل رہا تھا۔ اوسے ان دونو نے دیکھا خضر نے اوس کا سر پکڑا اور مار ڈالا۔ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ط فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا ۝ (حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے ایک بیگناہ کو مار ڈالا۔ اور وہ بھی کسی خون کے بدلے مین نہین۔ یہ تو آپ نے بہت ہی بیجا حرکت کی۔ خضر نے کہا مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ اگر مین پھر کچھ پوچھون تو آپ مجھے اپنے ساتھ پھر نہ رکھنا کہ آپ میری طرف سے حد عذر کو پہونچ چکے یعنی اگر مین پھر پوچھون تو آپ معذور ہین۔)

پہر یہ دُونو آگے چلے اور رفتہ رفتہ ایک گانون والون کے پاس پہونچے۔ اور وہان والون سے کہانے کو مانگا۔ مگر اونہون نے انہین کہانا دینا منظور نہ کیا۔) اور دُونو بہوکے رہے۔ کسی نے بہی اونہین نہ تو کہانا کہلایا اور نہ پانی پلایا۔ فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ (راستے مین اونہون نے اوس گانون مین ایک دیوار دیکہی جو گرا چاہتی تہی۔ اوسے حضرت خضر نے (توڑا اور بناکر) کہڑا کر دیا) حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ انہون نے نہ تو ہمین کہانا کہلایا اور نہ اترنے کو جگہہ دی۔ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ط قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ط سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ط اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ط وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ط فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ط وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ط رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ط وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ط ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا (اگر آپ چاہتے تو اون سے دیوار کے بنا دینے کی اجرت لیتے۔

خضر نے کہا تم نے پہر پوچھا اب ہم تم ساتھ نہین رہ سکتے۔ سنو جن باتون پر صبر نہ ہوسکا ہے اوسکی اصل حقیقت مین تمہین بتائے دیتا ہون کہ کشتی تو کچہہ غریب ملاحون کی تہی۔ وہ اوسے دریا مین مزدوری پر چلایا کرتے تہے اوسے مین نے چاہا کہ عیب دار کر دون۔ کیونکہ ان کے سامنے

کی طرف دریا پار ایک بادشاہ تھا - کہ وہ زبردستی ہر ایک کشتی کو (اور ابی کی قرات مین ہے اچھی درست کشتی کو) چھین لیتا تھا - اور وہ لڑکا جو تھا - اوس کے مان باپ دونو ایمان والے تھے - تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا - کہ (مبادا بڑا ہوکر) سرکشی اور کفر سے اون کو ایذا دے - اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا - کہ اوسے مار دین اور اوس کے عوض مین اون کا پروردگار اونہین ایسا فرزند عنایت فرمائے جو پاک نفسی اور پاس قرابت مین اوس سے بہتر ہو - اب رہی وہ دیوار وہ دو یتیم لڑکون کی تھی جو اس شہر مین رہتے تھے - اور اوس کے نیچے ان لڑکون کا خزانہ تھا - اور اون کا باپ ایک نیک شخص تھا - اسواسطے تیرے پروردگار نے چاہا - کہ دونو لڑکے جوانی کو پہونچین - اور دیوار کے تلے سے اپنا خزانہ نکال لین - اور یہ اون کے حال پر تیرے پروردگار کی ایک رحمت تھی - یہ جو کام مین نے کئے اپنے حکم سے نہین کیے - بلکہ اللہ تعالی کے حکم سے کئے ہین یہ اون واقعات کی اصل حقیقت ہے جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا - (اس قصہ مین جو قرآن کی آیات ہین وہ سب سورۂ کہف کی آیت ۶۰ سے ۸۲ - آیت تک ہین - مگر بعض چھوڑ دی گئی ہین -)

۲۱۱ اس بات کا ثبوت کہ ارمیا اور خضر ایک شخص نہین ہین اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ خضر حضرت موسیٰ کے پہلے سے تھے - اور اون کے زمانہ مین بھی تھے - اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے - کہ اوس شخص کا قول غلط ہے - جو خضر کو ارمیا بتاتا ہی کیونکہ ارمیا اس سی ایک مدت دراز کے بعد بخت نصر کے زمانہ مین تھا اور موسیٰ کے اور بخت نصر کے مابین جو مدت ہے اوسے تاریخ کے ماہر خوب جانتے ہین - کیونکہ موسیٰ منوچہر کے زمانہ مین نبی ہوئے تھے - اور وہ اپنے دادا فریدون کے بعد بادشاہ ہوا -

منوچہر اور اوس کے زمانہ کے واقعات

۲۱۲ منوچہر فریدون کی اولاد مین تھا اور نبی اسحاق ہونے کی تکذیب

پھر فریدون بن اشکان بن کاوے کے بعد منوچہر بادشاہ ہوا - جوارج بن فریدون کا بیٹا تھا اور دنباوند مین اور بعض کے نزدیک رے مین پیدا ہوا تھا - جس وقت یہ منوچہر پیدا ہوا - تو اوس کے چچا طوج اور سلم کے خوف سے اوسے چھپا دیا تھا - لیکن جب یہ بڑا ہوگیا - تو وہ اپنے دادا فریدون کے پاس آیا - فریدون نے اوسے دیکھا - تو اوسے بہت اچھا اور ہونہار پایا - اس لیے اوس کے دادا کا ملک اوسے دے دیا - اور اپنا تاج اوس کے سر پر رکھا -

اور بعض لوگ کہتے ہین - کہ یہ منوچہر بیٹا ہے - شجر بن افریقش بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کا - یہ خود ہی بادشاہ ہوگیا تھا - اور اس امر کی تائید مین جریر بن عطیہ کا یہ قول پیش کرتے ہین -

وابناءُ اسحاقَ اللیوثُ اِذا ارتَدَوا ۔ حَمائِلَ موتٍ لابسینَ السَّنوَّرا

وہ بنی اسحاق جس وقت موت کی حمائل یعنی تلوار کو لٹکائین اور ہتیار پہنین تو اوس وقت وہ شیر کی طرح ہوجاتے ہین

اِذا انتَسَبوا عدُّوا الصِّبهِدَ مِنهُم ۔ وَکِسریٰ وعدُّوا الهُرمُزانَ وقیصَرا

جسوقت وہ اپنا نسب بیان کرتے ہین تو وہ ایسے عالیشان خاندان والے ہین کہ اسپہبد یعنی سپہ سالار ان ایران اور کسریٰ کو اور نیز ہرمزان اور قیصر روم کو اپنی خاندان مین شمار کرتے ہین

وکانَ کِتابٌ فِیهِمُ وَنُبُوَّةٌ ۔ وکانوا بِاِصطَخرَ المُلوکَ وتُستَرا

یہی لوگ ہین کہ جن پر کتاب توریت و انجیل نازل ہوئی اور انہین کو نبوت ملی - اور یہی لوگ ہین جو اصطخر اور تستر شہر مین بادشاہ رہے ہین

فیَجمَعُنا والغُرَّ اَبناءَ فارِسٍ ۔ اَبٌ لا اُبالی بَعدَهُ مَن تَأَخَّرا

ہرگوری گوری فارس والون کو اور ہمکو ایک دا ابراہیم (باپ) جمع کرتا ہے یعنی سلسلہ نسب اوس ایک پر منتہی ہوتا ہے اور بعد اوسکے کوئی ہوئے ہوا در نسب تک الگ ہوگئی ہو کچھ پروا نہین کرتا ہم

رَضِینَا بِمَا اَعْطَی الْاِلٰہُ وَقَدَّرَا	اَبُوْنَا خَلِیْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَبُّنَا

ہماری باپ اللہ کے خلیل ہین اور اللہ ہمارا رب ہی - جو کچھ اللہ نے ہمین عطا فرمایا اور ہماری تقدیر مقدر کی اوس سے ہم راضی ہین

مگر اہل فارس اس نسب کو نہین مانتے - اور فریدون کی اولاد کے سوا اور کسی کو بادشاہ ہی نہین جانتے ہین - اور نہ کسی اور کے لیے بادشاہت کا اقرار کرتے ہین - ہم کہتے ہین - کہ اہل فارس کا ہی قول صحیح ہے - کیونکہ اونکے بادشاہون کے نام جو سکندر سے پہلے تھے بخوبی مشہور ہین - اور سکندر کے بعد ملوک الطوائف ہوئے ہین - اور چونکہ منوچہر حضرت موسی کے زمانہ مین ہوا ہے - اور حضرت موسی اور حضرت اسحق کے درمیان صرف پانچ پشت کا فاصلہ ہے جنہین سب جانتے ہین - اور یہ لوگ ہمیشہ مصر مین رہے ہین - سو ان پشتو نمین اونہین کتنا زمانہ مل گیا جس مین وہ بکثرت ہوئے اور پھیلے اور ملک فارس کے بادشاہ ہو گیے - اور جریر کو یہ علم کہان سے آگیا - جو اوس کا قول سند مان لیا جائے خاصکر اوس سے تو سبھی فارس والون کو بنی اسحق بنا دیا ہے -

۲۱۳ منوچہر کی حکومت کی مدت ہشام بن الکلبی نے بیان کیا ہے - کہ طوج اور سلم اپنے بہائی ایرج کے بعد تین سو[۳۰۰] برس تک دنیا کی بادشاہی کرتے رہے - پہر اون کے بعد منوچہر نے ایک سو بیس[۱۲۰] برس بادشاہی کی - اسی زمانہ مین جب کہ اوس کی حکومت کا اسیئون سال شروع تھا کہ طوج ترک کا بیٹا اوٹھا - اور اوس نے منوچہر پر حملہ کیا - اور بلاد عراق سے اوسے نکال دیا - بارہ برس کے بعد پہر منوچہر کی قسمت نے پلٹا کہایا - اور اس سے اپنے ملک سے اوسے خارج کر ڈالا اور بادشاہ ہوگیا - اور اٹھائیس[۲۸] برس اور حکومت کی -

یہ منوچہر بڑا عادل اور رعایا پرور آدمی تھا	۲۱۴ منوچہر کا عدل انصاف نہرین نکالنا خندقین کہدانا

اور دہقانی کا دستور مقرر کرنا اور افراسیاب سے لڑکر صلح کرنا۔

اسی نے سب سے پہلے شہرون کے گرد خندقین کہودنے کا قاعدہ نکالا ہے اور آلات حرب جمع کئے ہین۔ اور اسی نے سب سے اول دہقانی کا قاعدہ جاری کیا۔ اور ہر ایک گانون کے لیے ایک دہقان مقرر کیا ہے۔ اور وہان کے لوگون کو اوس کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ اسی کی حکومت کے ۶۰ سنہ مین ظاہر ہوئے تہے اور ہشام کے سوا اور لوگ کہتے ہین۔ کہ جب منوچہر بادشاہ ہوگیا۔ تو یہ اپنے دادا ایرج بن فریدون کے خون کا انتقام لینے کے واسطے ترکون کے ملک پر چڑہ گیا۔ اور طوج بن فریدون اور اوس کے بہائی سلم کو قتل کیا۔ پہر اس کے بعد افراسیاب بن پشنگ بن رستم بن ترک جو ترکون کا مورث اعلیٰ ہے اور طوج بن فریدون کی اولاد مین تہا طوج کے قتل سے دو برس بعد آکر منوچہر سے لڑا۔ اور اوسے طبرستان مین آکر گہیر لیا۔ پہر دونو کی اس بات پر صلح ہوگئی۔ کہ طبرستان سے ایک تیر پرتاب پر دونو فریق کے بادشاہی کی حد مقرر کیجائے۔ اور یہ تیر پہینکنے والا ایک منوچہر کا آدمی ہو جس کا نام ایرشی تہا یہ شخص جب تیر پہینکتا تہا تو تیر اوس کا نہایت ہی دور جاتا تہا۔ جب اوس نے طبرستان سے تیر پہینکا۔ تو جاکر دریاے بلخ مین گرا۔ یہ دریا ترکون کی جو اولاد طوج مین تہی۔ اور منوچہر کی عملداریون کی سرحد قرار پایا۔ ہم کہتے ہین۔ کہ یہ بات اکاذیب اہل فارس مین سب سے زیادہ تعجب انگیز ہے کہ ایک تیر اس قدر دور فاصلہ پر جاکر گرے۔

اور یہ بہی ذکر کرتے ہین کہ منوچہر نے دریاے فرات دجلہ اور دریاے بلخ سے بڑی بڑی نہرین نکالی تہین۔ اور ملک کو خوب آباد اور معمور کیا تہا۔

۲۱۵ ترکون کے حملہ کی وجہ سے منوچہر کا

کہتے ہین کہ منوچہر کے ۳۵ سنہ جلوس کے

اراکین سلطنت کے روبرو خطبہ۔	بعد ترکون نے اوس کے ملک کے اطراف

مین آکر اوس کی رعایا کو لوٹا تھا۔ اس لئے اوس نے اپنی قوم کو سرزنش کی۔ اور کہا
لوگو۔ یہ مت سمجھو کہ تمام جہان مین تم ہی تم ہو۔ دنیا مین اور بھی بہت لوگ رہتے ہین۔ جوان
مرد وہ ہین۔ کہ جو لڑتے اور دشمن کو اپنے اوپر سے دفع کرتے ہین۔ دیکھو ترکون نے
تمہارے ملک کے اطراف کو لوٹا کھسوٹا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اون کے
اوپر چڑہائی کرنا موقوف کر دیا ہے۔ اور اسمین شک نہین کہ اللہ تعالی نے یہ ملک
ہمکو آزمانے کے لیے عطا فرمایا ہے۔ کہ ہم اس ہین اوسکا شکر کرتے ہین۔ یا کفران
کرتے ہین اگر ہم کفر کرینگے تو وہ ہمین عذاب کرے گا۔ تمکو چاہیئے کہ کل تم سب میری پاس آؤ۔
جب دوسرے روز عمائد و اشراف اوسکے پاس آئے۔ تو وہ سروقد کھڑا ہوا۔ بادشاہ کو
کھڑا دیکھکر حاضرین بھی کھڑے ہو گئے۔ منوچہر نے کہا۔ کہ تم سب بیٹھہ جاؤ۔ مین تو اس لیے
کھڑا ہوا ہون کہ میری آواز تم تک پہنچ سکے اس واسطے وہ بیٹھہ گئے۔

پھر منوچہر نے کہا۔ کہ اے لوگو۔ یہ جو دنیا مین مخلوقات ہے۔ ان سب کا ایک پیدا کرنے والا ہے
اور جو نعمتین ہین وہ سب اوسی کی دی ہوئی ہین۔ اون پر اوس کا شکر کرنا چاہیئے۔ اور اوسی
قادر کی مرضی پر سر تسلیم خم کرنا مناسب ہے جو کچھہ ہونے والا ہے وہ ضرور ہوئیگا۔ اور خالق
کے ہاتھہ مین کوئی شے مخلوق سے زیادہ ضعیف نہین۔ اور نہ کوئی خالق سے قوی
ہے۔ اور مخلوق خالق سے کسی طرح نہین بھاگ سکتی۔ اور دنیا و دین کے امور مین فکر
و اندیشہ کرنا روشنائی اور نور ہے۔ اور اوس سے غفلت کرنا تاریکی و ظلمت ہے۔ اس لیے
ضلالت جہالت کا نام ہے اولین و متقدمین تو گزر گئے۔ اور دنیا ہمارے لیے چھوڑ گئے۔
اس لیے ہم بھی دنیا چھوڑ جائینگے۔ اور اونہین اولین کے ساتھہ ہم آخرین بھی ملجاوینگے

اللہ تعالیٰ نے ہمین یہ ملک دیا ہے۔ اس لیے ہم پر اوس کی حمد کرنا ضرور ہے اور ہم اوس سے
رشد وصدق اور یقین کی درخواست کرتے ہین۔ وہ ہمین نیک راستہ دکھائے۔
یاد رکھو کہ اراکین سلطنت پر بادشاہ کے اور بادشاہ پر اراکین مملکت کے حقوق ہوتے ہین
بادشاہ کا حق تو اراکین مملکت پر یہ ہے۔ کہ وہ اوسکی اطاعت کرین۔ اور اوسے نیک
صلاحین بتائین۔ اور اوس کے ساتھہ ہو کر دشمنون سے لڑین۔ اور بادشاہ پر اون کا
حق یہ ہے۔ کہ اپنے اپنے اوقات معینہ پر اون کی تنخواہین دے۔ کیونکہ اوس کے سوا
اور کسی پر اونکو تکیہ اور بھروسہ نہین ہوتا ہے۔ اور وہی اون کا خازن ہے۔ اور رعایا کا
حق بادشاہ پر یہ ہے کہ اوس کی پاسبانی اور نگرانی کرے۔ اور رفق وملاطفت کے ساتھہ
اوس سے پیش آئے۔ اور اوس پر ایسا جبر نہ کرے۔ کہ جس کے وہ متحمل نہ ہوسکین۔ اور
اگر اوس پر کوئی مصیبت آئے۔ اور خشکی کی وجہ سے اون کے باغات پھلین پھولین
نہین تو اون سے اوس کا خراج نہ لے۔ جو خشکی سے پیدا ہونے سے رہ گیا ہے
اور اگر کوئی اور مصیبت اوس پر آپڑے تو ایسا اوس کا معاوضہ کرے اور اونہین
تقاوی دے کہ جس سے وہ آباد اور فارغ البال رہین۔ اور پھر سال دوسال مین اون
سے اپنا روپیہ اسطرح وصول کرے۔ کہ اون کی حالت تباہ نہ ہوجائے۔
یاد رکھو کہ بادشاہ مین تین باتین ہونا چاہئین۔ اول سچا ہو کبھی جھوٹی بات نہ کہے۔ دوسرے
سخی ہو اور کنجوسی سے دور بھاگتا ہو۔ تیسرے غصہ کے وقت مین جامہ سے باہر
نہ ہوجاوے۔ کیونکہ تمام مخلوق اوس کے ہاتھہ مین ہے اور ہاتھہ اوس کا سب جگہہ پھیلا
ہوا ہے اور خراج اوسکے ہاتھہ مین آتا ہے۔ اس لیے اوسے نہ چاہیئے کہ اپنے
لشکر اور رعیت سے جس کے وہ سزاوار ہین اوسے چھپا رکھے۔ اور اوسے چاہیئے

کہ اکثر خطائین معاف کر دیا کرے کیونکہ جو بادشاہ معاف کر دیتا ہے اوس سے کوئی
بادشاہ زبردست نہین ہوتا اور نہ اوس سے زیادہ مدت تک برقرار رہتا ہے بادشاہ
اگر معاف کرنے مین کبھی خطا بھی کرے تو یہ خطا اوس سے بہتر ہے کہ کسی کی
تعذیب مین خطا کرے - دیکھو ترکون نے ہمارے ملک کے لینے کا ارادہ
کیا ہے - تمہین چاہیئے کہ ہماری حمایت کرو - اور یہ حمایت فقط ہماری نہین بلکہ تمہاری
اپنی ہی حمایت ہے - مین نے حکم دیدیا ہے کہ تمہین ہتیار دیدین اور لڑائی کا سامان
مہیا کردین - اب مین جو تم کہو اوس مین شریک ہون - اور مین تمہارا صرف نام کا بادشاہ
ہون - یاد رکھو کہ بادشاہ اوس وقت مین بادشاہ ہے کہ جب مخلوق اوس کی اطاعت
کرے - اور اگر لوگ اوس کے برخلاف کرین تو وہ رعایا ہی ہے - بادشاہ نہین ہے
یاد رکھو کہ مصائب کے وقت پر بڑا ہتیار صبر ہے - اور جان لو کہ جو کچھ ہونا ہے
وہ ہوگا - جو شخص کہ دشمن کے جہاد مین مرے گا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس سے
خوشس ہوگا - یہ جہان ایک سفر ہے - اور مخلوق اپنے اپنے سامان باندہے
ہوئے چل رہی ہے اپنے بوجھون کو جاکر دوسری دنیا مین کھولین گے" یہ ایک
بہت بڑا خطبہ ہے ہم نے اسے مختصر کر دیا ہے -

جب خطبہ کر چکا تو اوس نے کھانا منگایا - اور سب نے بیٹھکر کھایا پیا اور پھر خوش خوشس
اوس سے رخصت ہوئے اس بادشاہ نے ایکسو بئیس [۱۲۰] برس حکومت کی ہے -

۲۱۶ رائش اور ابرہیہ یمن کے بادشاہ ابن الکلبی کہتا ہے - کہ رائش جس کا نام حارث
بن قیس بن صیفی بن سبا ابن یعرب بن قحطان تھا - اور یعرب بن قحطان کے بعد
بادشاہ ہوا تھا منوچہر کے ہی زمانہ مین یمن کا بادشاہ تہا - اوسے رائش (یعنی مال و

و دولت کا جمع کرنے والا اور کہلانے پلانے والا - اس لئیے کہتے تہے کہ وہ بہت
مال غنیمت یمن کو لایا تھا - اسی سے اوسے لوگ رائش کہنے لگے تہے - پھر وہ
ہند پر چڑہکر گیا - اور وہان دشمنون کو قتل کیا اور اونہین گرفتار کرکے مال غنیمت کے ساتھ
لایا - پہر کوہستان طے کو گیا - پہر انبار پر حملہ کیا - پہر موصل پر جا دہمکا اور وہان سے
اپنی فوج اپنے ایک دوست کی ماتحتی مین جس کا نام شمر بن العطاف تھا ترکون پر
بہیجی - وہ ترکون کے ملک مین آذربیجان مین داخل ہوا - اور دشمن کی سپاہ کو قتل کیا
اور اون کے بچون کو گرفتار کرلیا - اور جو کچہہ حال اوس کا وہان کے جانے مین گزرا تھا
اوسے دو پتہرون پر لکھا - یہ دو نو پتہر آذربایجان مین مشہور ہین -
پھر اس کے بعد اوس کا بیٹا ابرہہ بادشاہ ہوا - جس کا لقب ذوالمنار تھا - اور یہ لقب
اس کا اس وجہ سے ہوا تھا - کہ وہ بلاد مغرب پر چڑہکر گیا تہا - اور خشکی اور تری کی دونو جانب
سے اوس کی انتہا تک چلا گیا تھا - راستہ مین جب آگے جاتا تھا تو اوسے
خوف ہوا تھا - کہ لوٹتے وقت راستہ شاید نہ ملے - اس لیے اوس نے جابجا
راستہ مین منارے بنوا دئے تہے - تاکہ اونہین دیکھکر اوس کے آدمی لوٹ آئین -
اور بعض اہل یمن یہ بہی کہتے ہین - کہ اوس نے اپنے بیٹے عبد بن ابرہہ کو مغرب کے دور ترین ملکونمین سے
کسی طرف بہیجا تھا - وہ وہان سے مال غنیمت اور قیدیونکو لیکر لوٹ آیا - اس لوٹ کے قیدیونمین ایک
بڑا بدصورت شخص تہا جس سے لوگ ذعر یعنی خوف کہاتے تہے - اسی سے لوگون نے عبد کو ذوالاذعار کا لقب
دیدیا تھا - اس لیے یہ ابرہہ یمن کے اون بادشاہونمین سے ہی جو ملکون مین دور دور گئے ہین -
ان یمن کے بادشاہون کا جو مین نے یہان ذکر کیا ہی وہ اس لیے کیا ہے کہ لوگ رائش کو منوچہر
کے عہد مین بتاتے ہین - اور کہتے ہین - کہ یمن کے بادشاہ بادشاہانِ فارس کے عمال اور صوبہ دار تہے -